جانِ اول مظہرِ درگاہ شد　　جانِ جاں خود مظہرِ اللہ شد
(رومیؒ)

لوائحِ خانقاہِ مظہریہ

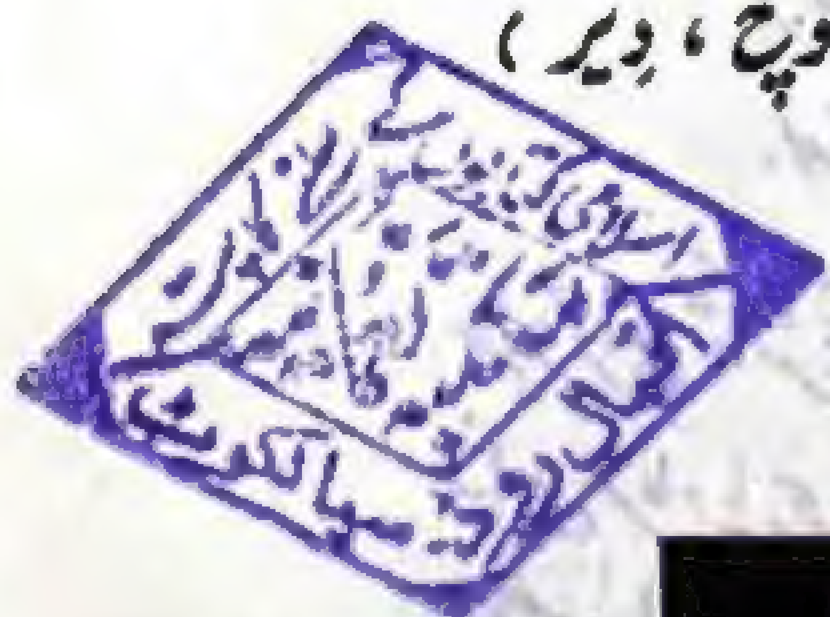
۱۹۷۲ء

یعنی

مکتوباتِ مدرسۂ دیر

۱۳۹۲ھ

(مخزونہ خانقاہ اخوند نسیمؒ الموسوم بہ خانقاہ نور محل، اوچ، دیر)



مرتبہ

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان

سندھ یونیورسٹی

فضائلِ صحابہؓ واہلِ بیتؓ
مع مکتوباتِ عزیزی
از شاہ عبدالعزیز دہلویؒ

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور ان کے نامور فرزند شاہ عبدالعزیز دہلویؒ وغیرہ نے مغل آخرین کے زمانے میں ملّتِ اسلامیہ کی بڑی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ شاہ عبدالعزیز کی تصانیف میں تحفہ اثنا عشریہ اور تفسیر عزیزی اور بستان المحدثین وغیرہ مشہور و معروف ہیں۔ شاہ عبدالعزیز دہلویؒ نے فضائلِ صحابہ واہلِ بیت پر چند رسالے عزیز الاقتباس فضائل اخیار الناس، سیر الجلیل اور احسن النجات تحریر فرمائے ہیں۔ ہم نے ان رسالوں کو ملک کے نامور اہلِ قلم سے ترجمہ کرا کے "فضائلِ صحابہ واہلِ بیتؓ" کے نام سے یکجا کر دیا ہے اور آخر میں شاہ عبدالعزیز دہلویؒ کے مکتوبات بھی شامل کر دیئے ہیں۔ شاہ صاحبؒ کے مکتوبات مختلف کتابوں اور بیاضوں سے نہایت محنت سے تلاش کئے گئے ہیں۔ اس پر پروفیسر محمد ایوب قادری نے ایک جامع اور مبسوط مقدمہ لکھا ہے، جس میں پروفیسر صاحب نے روہیلکھنڈ میں شیعت کے فروغ کے اسباب تاریخی حقائق کی روشنی میں تحریر کئے ہیں۔ قیمت ۱۰/- دس روپے

جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں لاکھوں ہند و پاکستانیوں نے اپنی جانیں قربان کیں اور آزادی کے لئے آخر وقت تک انگریزوں سے لڑتے رہے۔ ان ہی میں مولانا فیض احمد بدایونی بھی شامل تھے۔ پروفیسر محمد ایوب قادری نے مولانا فیض احمد بدایونیؒ کے مفصل حالات تحقیق اور محنت سے تحریر کئے ہیں جو پڑھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔۔۔۔۔۔ قیمت دو روپے۔

Marfat.com

اظہارِ تشکر

اللہ بخشے حکیم حافظ ذوقی الہ آبادی (م ۱۳۹۳ھ) کو، وہ میری اکثر کتابوں کی کتابت کر دیا کرتے تھے۔ اُن کے بعد حیدر آباد میں اب ایسا کوئی کاتب نہیں جو عربی اور فارسی سے بھی بخوبی واقف ہو، اسی مجبوری کی وجہ سے یہ کام التواء میں پڑ گیا تھا۔ آخر کار عزیز گرامی ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب نے (جنھوں نے کتابچہ کی ترتیب میں بھی پوری مدد فرمائی ہے) اکثر صفحات کی کتابت خود ہی فرمائی۔ اسی طرح ڈاکٹر مولانا سید محمد نعیم ندوی صاحب نے بھی کرم فرمایا۔ پھر عزیزی ڈاکٹر سید سخی احمد ہاشمی صاحب (حال صدر شعبۂ اردو) اور ڈاکٹر مولانا ابوالفتح محمد صغیر الدین صاحب، نیز بیٹی رابعہ اقبال سلمہا نے بھی چند کلمات تبرعاً کتابت فرمائے۔ سندھ یونیورسٹی کے یہ تمام اساتذہ میرے لیے بہت عزیز ہیں۔ اللہ پاک ان کو خوش و خرم رکھے اور دونوں جہانوں میں سرفراز و سربلند فرمائے۔ آمین۔

زشوقِ دوست پر اوراقِ دفترِ گلہا (سعد اللہ گلشن)
بہار نامہ نوشتم ز اشکِ بلبلہا

عزیز گرامی ڈاکٹر نجم الاسلام صاحب نے کتابچہ کے آخر میں اشاریہ بھی شامل فرما دیا ہے اور میرے عزیز ڈاکٹر ابوالفتح صغیر الدین صاحب اور عزیزی پروفیسر ایاز الدین سلمہ کی رفاقت میں اس مجموعے کی تمام و کمال تصحیح بھی فرما دی ہے۔ ان سب حضرات کا شکریہ ادا کرنے کے لیے الفاظ تو نہیں ہیں لیکن دل شکر گزار اور دعا گزار ہے۔

ب

سلسلۂ مظہریہ کے دو سو مکتوبات کا مجموعہ

مشتمل بر دو ابواب

(۱) باب مظہریہ (۱۷۲ مکتوبات)

(۲) باب نسیمیہ (۲۸ مکتوبات)

طبع اوّل

سنۂ ترتیب سنہ ۱۹۷۳ء

سنۂ طباعت سنہ ۱۹۷۵ء

قیمت

پندرہ روپئے

مجلد - ۱۸ روپے

مطبوعہ :- آفریشیا پرنٹنگ پریس، ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸

فہرست مندرجات

مقدمہ — از مرتب — ۱

(۱)

باب مظہرؒ

۱- مکتوبات حضرت مظہرؒ:

بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ — ۲۹
" اخوند ملا محمد نسیم — ۳۰
" میر عبدالہادی — ۴۰
" "شیخ صاحب" — ۴۳

۲- بنام حضرت مظہرؒ:

مکتوبات قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ — ۴۶
" محمد احسان احدی — ۵۷
" نواب ارشاد خان — ۶۴
" ظفر علی — ۷۵
" غلام عسکری خان — ۷۹
" مولوی ثناء اللہ سنبھلی — ۸۳
" میر محمد متین — ۸۶
" میر علی اصغر عرف میر مکھو — ۹۴
مکتوب شیخ محمد مراد — ۹۸
مکتوبات محمد خان (برادر نامدار خان) — ۱۰۰

Marfat.com

مکتوب غلام حسن	۱۰۱
" نعیم اللہ	۱۰۳
مکتوبات شاہ علی	۱۰۶
مکتوب اہلیۂ حضرت مظہر	۱۱۰
مکتوبات محمد حسن خان خانزادہ	۱۱۰
مکتوب رحیم خان خانزادہ (۱)	۱۱۴
مکتوبات عبدالعزیز خان	۱۱۷
مکتوب محمد کلیم	۱۱۹
مکتوبات فتح خان	۱۲۱
مکتوب والدہ عبدالرحیم	۱۲۴
" حمزہ خان	۱۲۵
" غلام نبی	۱۲۶
" جان عالم خان	۱۲۹
" امانی بیگم	۱۳۰
مکتوبات محمد خان (ہمشیرزادۂ دوندے خان)	۱۳۲
" ضیاء الدین حسین	۱۳۵
مکتوب منصب خان	۱۳۸
" محمد وجیہ الدین	۱۳۹
" اسد خان	۱۴۱
" برادر خواجہ فتح اللہ	۱۴۱
" امان اللہ و ہمشیرہ فتح محمد	۱۴۳
" افضل	۱۴۴
" نادر علی پسر شیخ غلام محمد	۱۴۵

مکتوبات والدِ محمد مرتضیٰ خان ۱۴۶

مکتوب ہمشیرہ خواجہ بادشاہ نقشبندی ۱۴۷

" چتورام ۱۵۰

" جیون ۱۵۰

" والدِ لبھاون لال بیدار ۱۵۱

مکتوبات چھتر مل ۱۵۲

" نانک چند ۱۵۳

" مرلی دھر ۱۵۵

" نامعلوم ۱۵۹

۳- مکتوبات متوسلین حضرت مظہرؒ فیما بینہم:

حافظ شاہ محمد و حافظ نامدار	بنام میر صاحب جیو	۲۱۲
نامعلوم	" " "	۲۱۳
نعمت اللہ	" نامعلوم	۲۱۴
نامعلوم	" نواب ارشاد خان	۲۱۵
غلام حسن	" مولوی عبدالرزاق	۲۱۵
لعا سحاں (؟)	" میر صاحب جیو	۲۱۸
عبداللہ خان	" برادران	۲۱۹
شاہ علی	" شاہ صاحب	۲۲۰
ابو سعید	" میاں ابو العوالی	۲۲۱
قاسم بیگ	" شاہ نور خان جیو	۲۲۲
نامعلوم	" آخوند صاحب	۲۲۲
عبدالعزیز خان	" ملا تیمور و لعل خاں	۲۲۳
نامعلوم	" حاجی محمد رسول	۲۲۴

Marfat.com

بہمت (خان)	بنام میر صاحب و اخوند محمد سلیم	۲۲۴
حاجی امان	" میر صاحب	۲۲۵
محمد عجب	" دادا جی صاحب	۲۲۶
مکتوب سفارش برائے شاہ نور اللہ درویش		۲۲۷
رکن الدین	بنام حافظ نور جیو	۲۲۷
کمال خان	" عبداللہ خان جیو	۲۲۸
نصرالدین	" قطب الدین جیو	۲۳۰
حاجی عبدالخالق	" ملا محمد فاروق	۲۳۱

(۲)

باب نسیمؒ

۱۔ مکتوبات قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ ۲۳۴

۲۔ مکتوب اہلیہ حضرت مظہرؒ ۲۴۱

۳۔ مکتوب والدہ ماجدہ حضرت نسیمؒ ۲۴۲

۴۔ مکتوبات احباب و مریدین

مکتوب سید غلام ۲۴۳

" عبدالقدوس ۲۴۵

" محب اللہ ۲۴۷

مکتوبات محب اللہ و عبدالقدوس ۲۴۸

مکتوب میر مجوی ۲۵۲

مکتوبات نامعلوم ۲۵۳

مکتوب محمد ۲۵۶
مکتوب سیف الدین احمدی ۲۵۷
مکتوبات غلام حسن ۲۵۸
" عبداللہ ۲۶۳
مکتوب بشارت اللہ ۲۶۵
" حاتم ۲۶۶
" محمد نصیر ۲۶۷
" محمد غلام ۲۶۹
" نامعلوم ۲۶۹
" دوندیا خان پسر دین محمد ۲۷۰

ضمیمہ:

مکتوب صاحبزادہ حکیم محمد میرا آغا جان بنام مرتب ۲۷۱

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

محترم ڈاکٹر خلیق انجم نے مختلف مجموعوں کے مطالعے سے حضرت میرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۹۵ھ) کے مکتوبات اور نثری تحریروں کو مرتب کرکے ان کا اردو ترجمہ ۱۹۶۲ء میں دہلی سے "مرزا مظہر جانجاناں کے خطوط" کے نام سے شائع کیا تھا۔

پھر محترم عبدالرزاق قریشی نے حضرت مظہرؒ کے نادر اور غیر مطبوعہ فارسی مکتوبات کا ایک مجموعہ "مکاتیبِ میرزا مظہرؒ" کے نام سے ۱۹۶۶ء میں بمبئی سے شائع کیا، جس میں علاوہ تین مطبوعہ مکتوبات کے ' ۱۴۴ غیر مطبوعہ مکتوبات تھے جو مرتب کو حضرت مولانا ابوالحسن زید صاحب فاروقی ' سجادہ نشین درگاہ شاہ ابوالخیرؒ (چتلی قبر، دہلی) سے ملے تھے اور مولانائے موصوف کو حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مکان واقع محلہ قاضیان ' پانی پت سے حاصل ہوئے تھے۔ قاضی صاحبؒ کو حضرت مظہرؒ سے کیسی شیفتگی اور عقیدت تھی اور ان کے مکتوبات کو کیسی حفاظت سے رکھا ہوگا !

اس دوران میں حسنِ اتفاق سے راقم الحروف کو حضرت مولانا حنیف اللہ صدیقی سے شرفِ نیاز حاصل ہوا ' جو گمبٹ (ضلع خیرپور، سندھ) میں عربی کے معلم ہیں اور ریاست دیر (مالاکنڈ ایجنسی) کے مقام اوچ کے رہنے والے ہیں۔ اوچ میں اس وقت اُن کے بڑے بھائی محترم حکیم صاحبزادہ محمد میر آغا جان صاحب خانقاہ اخوند ملا محمد نسیمؒ الموسوم بہ خانقاہ نور محل میں مسند نشین تھے۔ حضرت اخوند ملا محمد نسیمؒ حضرت مظہرؒ کے تمام خلفاء میں سے تھے اور بر سوں حضرت

مظہرؒ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے۔ اُن کی حضرت مظہرؒ سے عقیدت و شیفتگی بہت غیر معمولی اور بے مثل تھی جس کا ذکر مقاماتِ مظہری میں خاص طور سے کیا گیا ہے اور صراحت کی گئی ہے کہ حضرت مظہرؒ سے اخلاص و متابعت کا جذبہ یہاں تک راسخ تھا کہ کوئی کام آپ کی اجازت کے بغیر نہیں کرتے تھے۔ اسی اخلاص و عقیدت کے سبب سے حضرت مظہرؒ کی کئی یادگاریں[1] اور ایک بڑی تعداد میں سلسلۂ مظہریہ کے مکتوبات ان کے پاس محفوظ رہے، اور ان کے بعد ان کے اخلاف کی توجہات کے نتیجے میں آج تک خانقاہ نور محل اوچ، ڈیرہ میں محفوظ ہیں۔

راقم الحروف نے حضرت نسیمؒ کے جمع کردہ نادر اور غیر مطبوعہ مکتوبات تک رسائی حاصل کرنے کے لیے اوچ کا سفر اختیار کیا۔ خانقاہ میں حضرت مظہرؒ کے دس مکتوبات، اور ان کے خلیفہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ (م ۱۲۲۵ھ) کے نو مکتوبات موجود ہیں۔ حضرت مظہرؒ کے نام ان کے احباب اور مریدین و متوسلین کے لکھے ہوئے مکتوبات بھی ایک بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ ان کی تعداد ۱۳۷ ہے۔ علاوہ ازیں ۴۴ مکتوبات ایسے ہیں جو حضرت مظہرؒ کے احباب اور مریدین و متوسلین نے آپس میں ایک دوسرے کو تحریر کیے ہیں، یا

---

[1] ملا نسیمؒ کی خانقاہ میں حضرت مظہرؒ کی شہادت کے وقت کے خون آلودہ کپڑے بھی محفوظ ہیں۔ شہادت چونکہ ۶ جنوری ۱۷۸۱ء (۱۰ محرم ۱۱۹۵ھ) کو ہوئی تھی یعنی سخت سردی کے دن تھے اس لیے حضرت میرزا صاحبؒ رومی کا فرغل پہنے ہوئے تھے۔ بائیں طرف دل کے قریب، وہ فرغل طمنچے کی ضرب سے خون آلودہ ہے اور اس وقت کا تہمد بھی ہے جس کے سامنے کے حصے میں دو سوراخ چھوٹے چھوٹے ہیں اور پچھلے حصے میں بڑے بڑے سوراخ جلے ہوئے اور خون آلودہ ہیں۔ وہیں ایک پوٹلی میں وہ دھجیاں بھی ہیں جن سے حضرتؒ کا خون پونچھا گیا تھا۔ یہ سب چیزیں خانقاہ نور محل میں موجود ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے موئے مبارک بھی ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کا سبز کلاہ اور حضرت ملا نسیم کے کرتے اور ٹوپیاں بھی موجود ہیں۔ حضرت مظہرؒ کا فرغل راقم الحروف نے پہن کر دیکھا تھا جس سے اندازہ ہوا کہ ان کا جسمِ مبارک راقم الحروف کے بدن کی طرح تھا۔

Marfat.com

حضرت نسیمؒ کے متوسلین نے تحریر کیے ہیں ۔ اس موقع پر حضرت نسیمؒ کے اخلاف مذکورہ کی عنایت سے نہ صرف ان غیر مطبوعہ مکتوبات میں سے بعض کی نقل حاصل ہوئی، بلکہ چند کے عکوس تیار کرانے کا موقع بھی ملا ۔

راقم الحروف نے اس ذخیرۂ مکتوبات کو علمی حلقوں سے روشناس کرانے کی سعادت حاصل کی ۔ رسالہ اردو کراچی میں اس سلسلے کی دو قسطیں چھپیں ۔ جولائی ۱۹۶۷ء کے شمارے میں حضرت مظہرؒ کے چند غیر مطبوعہ مکتوبات پیش کیے گئے، اور ان مکتوبات شریف تک رسائی کی کیفیت بھی درج کردی گئی ۔ پھر رسالہ اردو کی دوسری اشاعت بابت اکتوبر ۱۹۶۷ء میں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مکتوبات پیش کیے گئے ۔

ان مکتوبات کے پہلی بار چھپنے کے بعد، قبلہ حکیم صاحبزادہ محمد میر آغا جان صاحب سجادہ نشین خانقاہ نورمحل نے یہ کرم فرمایا کہ ۱۹۶۹ء میں خود اپنے دستِ مبارک سے باقی جملہ مکتوبات نقل کرکے روانہ فرمائے ۔ افسوس کہ قبلہ حکیم صاحب نے پنج شنبہ ۲ رمضان ۱۳۹۲ھ (۱۲ اکتوبر ۱۹۷۲ء) کو انتقال فرمایا اور وہ یہ مطبوعہ مجموعہ نہ دیکھ سکے[1] ۔

ان مکتوبات کو از سرِ نو ترتیب دے کر پیش کیا جا رہا ہے ۔ بعض مکتوبات کے لکھنے والوں کا نام بصراحت مکتوبات میں موجود نہیں ہے ۔ قرائن

---

[1] قطعۂ تاریخ وفات حکیم محمد میر آغا جان صاحب مرحوم، از مرتب :-

گذشت افسوس ازیں دنیا — جناب مرشدِ ذی شان
شہ طبع صفا بودہ — محمد میر آغا جان
۵ + ۱ ۳ ۹ ۸ = ۱۹۷۲ء
مطیع دینِ حق چون او — کجا پیدا کند یزدان
طبیب ظاہر و باطن — یقیناً رہبرِ عرفان
حکیم و عالم و حافظ — حبیب حق و انس و جان
نہ بودش ہیچ در عالم — ہوا و حرص عالمیان
سرو پائے ہوا بر زد — محمد میر آغا جان
۱۴۵ − ۱ ۳ ۹ ۸ = ۱۳۹۲ھ

اور شواہد کی بنا پر ان کے لکھنے والوں کے نام کی تعیین کی گئی ہے۔ بہت سے مکتوب نگار حضرت مظہرؒ کے سلسلے کے معروف و ممتاز افراد ہیں جن کا ذکر اس سلسلے کی کتابوں میں جگہ جگہ آتا ہے۔ علاوہ ازیں، اس مجموعے کے متعدد مکتوبات سے بھی ان حضرات کے مزید حالات پر روشنی پڑتی ہے۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ، محمد احسان احمدی، نواب ارشاد خان اور ان کے صاحبزادے ظفر علی، غلام عسکری خاں، مولوی ثناء اللہ سنبھلی، میر محمد تقی، میر علی اصغر عرف میر بکھو، محمد مراد، غلام حسن، نعیم اللہ، محمد کلیم اور اخوند محمد نسیم — یہ وہ حضرات ہیں جن کا ذکر حضرت مظہرؒ کے مکتوبات میں جگہ جگہ ہے اور ان کے نام مکتوبات بھی ہیں۔ نیز مقامات مظہری میں، ان میں سے اکثر کا بیان حضرت کے خلفاء کے ذیل میں آیا ہے۔ ان سب ماخذوں سے حالات اخذ کر کے مکتوبات سے قبل درج کر دیے گئے ہیں تاکہ اس مجموعے کے مکتوبات کو سمجھنے میں سہولت ہو اور جہاں جہاں ممکن ہوا، تعیین سنین کی بھی کوشش کی گئی ہے۔

اس مجموعے میں، حضرت مظہرؒ کے نام لکھے ہوئے ایسے مکتوبات بھی ہیں جو حضرت مظہرؒ کے بعض مکتوبات کے جواب میں ہیں اور اس طرح کلمات طیبات اور محترم خلیق انجم و محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعوں میں شامل شدہ بعض مکتوبات کو سمجھنے میں وہ معاون ثابت ہوں گے۔ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے نام کلمات طیبات اور محترم خلیق انجم کے مجموعے میں حضرت مظہرؒ کے سات مکتوبات ہیں۔ محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے میں یہ تعداد ۱۳۰ تک پہنچ گئی ہے۔ کلمات طیبات کے مکتوبات ۵، ۷، ۷ کے بارے میں، جو قاضی صاحبؒ کے نام لکھے ہوئے مکتوبات میں سے ہیں، محترم عبدالرزاق قریشی نے صراحت کی ہے کہ یہ حضرت مظہرؒ کے اصل مکتوبات کے انتخابات کی شکل میں ہیں۔ بہرکیف

ان کو نظر انداز کر دیا جائے تو بھی قاضی صاحبؒ کے نام، حضرت مظہرؒ کے کوئی ۱۳۵ مکتوبات ہوتے ہیں جو مطبوعہ مجموعوں میں شامل ہیں۔ مگر قاضی صاحبؒ کا کوئی ایسا مکتوب جو حضرت مظہر کے نام لکھا گیا ہو، دستیاب نہیں تھا۔ اب اس مجموعے (لوائح خانقاہِ مظہریہ) میں قاضی صاحبؒ کے پانچ مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ شامل ہیں۔ اسی طرح اور بھی کئی ایسے حضرات کے لکھے ہوئے مکتوبات اِس مجموعے میں شامل جن کے نام حضرت مظہرؒ کے مکتوبات کلماتِ طیبات میں اور محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعوں میں ہیں اور اِس مجموعے کی بدولت حضرت مظہرؒ اور ان کے احباب کے مابین خط و کتابت کا وہ سلسلہ دو طرفہ ہو رہا ہے جو مطبوعہ مجموعوں میں اب تک یک طرفہ ہی رہا ہے۔ اِس طرح حضرت مظہرؒ اور ان کے احباب اور مریدین کے مابین تعلقات و مراسم کی تصویر زیادہ واضح طور سے اُبھرتی ہے۔

بعض مکتوبات میں تاریخی واقعات کی طرف اشارات ملتے ہیں، خصوصیت کے ساتھ شاہ ابدالی اور نواب قاسم علی خاں سے متعلق اشارات قابلِ لحاظ ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ اور مُرلی دھر کے مکتوبات میں، احمد شاہ ابدالی کی آمد آمد کی خبروں کا ذکر ہے۔ نواب قاسم علی خاں سے متعلق مکتوبات کی تاریخی افادیت اور زیادہ واضح ہے۔ حضرت مظہرؒ کا روہیلہ سرداروں پر گہرا اثر تھا۔ ان کے سلسلے کے کئی حضرات "نواب عماد الملک"، نواب نجیب الدولہ، نواب افضل خاں برادر نجیب الدولہ، اور نواب مجد الدولہ کی سرکاروں سے وابستہ تھے۔ ملّا رحم داد روہیلہ خود حضرت مظہرؒ کا عقیدت مند تھا اور اس کے لشکر میں حضرتؒ کے متعدد مرید تھے جب کہ وہ سکھوں پر لشکر کشی میں مشغول تھا۔ اور روہیل کھنڈ کے سرداروں میں، حافظ رحمت خاں، دوندے خاں، اس کا بیٹا محب اللہ

خاں اور ہمشیرزادہ محمد خاں وغیرہ حضرت مظہرؒ سے تعلق رکھتے تھے۔ نواب قاسم علی خاں جب بکسر کی لڑائی میں شکست کے بعد شمالی ہند آیا اور دوبارہ فوج اکٹھی کرنے کا منصوبہ اس نے بنایا تو حضرت مظہرؒ کے متوسلین نے بھی اس مہم میں دل چسپی لی، جیسا کہ اِس مجموعے کے متعدد مکتوبات سے ظاہر ہے۔ عربی زبان میں لکھا ہوا ایک مکتوب تمام تر اسی نوعیت کا ہے، اور بہت اہم معلوم ہوتا ہے اِس میں ایک عقیدت مند سردار کی جانب سے، حضرت مظہرؒ کے توسط کو کام میں لاتے ہوئے سوار اور پیادے اور گھوڑے مہیا کرنے کی پیش کش کی گئی ہے۔ حضرت مظہرؒ کے ایک مکتوب بنام میر عبدالہادی میں نواب قاسم علی خاں کی ان کوششوں کا تفصیلاً ذکر ملتا ہے اور اسی میں مکتوب الیہ کی اس فرمائش پر کہ نواب قاسم علی خاں سے ان کے لیے بھی سفارش کی جائے، حضرت مظہرؒ نے ان موانع کا بھی ذکر کر دیا ہے، جو نواب قاسم علی خاں کو جانباز روہیلوں کا تازہ دم لشکر بھرتی کرنے میں پیش آئے۔ روہیلہ سرداروں نے روہیلہ سپاہیوں کی بھرتی کی اجازت اوّلاً تو دے دی، لیکن جب دیکھا کہ نواب قاسم علی خاں کے علوفہ بیش قرار مقرر کرنے کے سبب سے جامہ دار سب اس کی رفاقت میں کھنچے چلے جاتے ہیں تو از راہِ دور اندیشی وہ سردار مانع آئے اور ناچار نواب قاسم علی خاں بریلی جا کر بیٹھ گئے۔

نواب افضل الدولہ (برادر نجیب الدولہ) کے لشکر کے رسالداروں میں سے رحیم خاں خانزادہ اور محمد حسن خاں خانزادہ بھی حضرت مظہرؒ کے عقیدت مندوں میں شامل تھے جو حضرتؒ کے ارشادات کی تعمیل میں کوشاں رہتے تھے جیسا کہ ان حضرات کے لکھے ہوئے مکتوبات (بنام حضرت مظہرؒ) سے ظاہر ہوتا ہے۔ غلام عسکری خاں اور نواب ارشاد خاں (اور ان کے صاحبزادے ظفر علی خاں) بختاور خاں، محمد خاں آفریدی، میرزا محمد علی بیگ، خواجہ عبید خاں یہ سب اصحابِ سیف تھے جو حضرت مظہرؒ کے عقیدت مندوں میں سے تھے۔ امراء

رسالداروں، جماعہ داروں اور دیگر فوجی خدمات انجام دینے والوں کی اس کثیر تعداد میں حضرت مظہرؒ سے عقیدت مندی کے نتیجے میں، حضرت مظہرؒ کے سیاسی اثرات بھی خاصے نمایاں تھے۔ نجف خان کے دورِ وزارت میں جو حضرتؒ کی شہادت کا واقعہ پیش آیا، واقعات و حالات کو دیکھتے ہوئے کوئی اتفاقی نوعیت کا نہ تھا، بلکہ سیاسی مخالفین کی منصوبہ بندی کے نتیجے میں عمل میں آنے والا سیاسی قتل تھا۔ بہرکیف، اس مجموعے کے متعدد مکتوبات سے، اربابِ سیف و علم سے حضرت مظہرؒ کے تعلقات پر روشنی پڑتی ہے۔

حضرت مظہرؒ کے جو مکتوبات اِس مجموعے میں شامل ہیں اُن کا اسلوب سابقہ مجموعوں کے مکتوبات جیسا ہے۔ پُر تکلف اور رسمی القاب و آداب اِن مکتوبات میں بھی نہیں ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے نام مکتوب یوں شروع ہوتا ہے: "بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جاناں، برادر باکمال فضیلت پناہ مولوی سناء اللہ صاحب مطالعہ نمایند"۔ حضرت مظہرؒ نے ثناء اللہ کو سناء اللہ لکھا ہے۔

ملا نسیمؒ کے نام مکتوبات میں بھی، حمد و صلوٰۃ اور اپنے نام کی صراحت کے بعد کچھ ایسے ہی انداز میں مکتوب الیہ کو مخاطب کیا ہے یعنی "فرزند سعادت مند مولوی محمد نسیم جیو سلمہ الرحمٰن مطالعہ نمایند" یا "فرزندِ عزیز از جان اخوندزادہ محمد نسیم، اوصلہ اللہ الکریم الی مقام عظیم، مطالعہ نمایند" یا "فضائل پناہ کمالات دستگاہ اخوندزادہ ملا محمد نسیم جیو ابقاہ الرحمٰن مطالعہ نمایند"۔ میر عبدالہادی کے نام جو مکتوب ہے اس کا آغاز یوں ہوتا ہے "بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جاناں میر عبدالہادی صاحب مطالعہ نمایند"۔ اور ایک مکتوب ایسا بھی ہے جس میں مکتوب الیہ کا پورا نام تک مذکور نہیں، صرف "شیخ صاحب مطالعہ نمایند" لکھ دیا گیا ہے۔

عبارت کا انداز بھی وہی سادہ و بے تکلف ہے اور چھوٹے چھوٹے جملوں پر
مبنی، جو حضرت مظہرؒ کے مکتوبات کے سابقہ مجموعوں میں ملتا ہے۔ حضرت
مظہرؒ دن، تاریخ اور مہینا تو اپنے مکتوبات میں لکھ دیتے ہیں مگر سنہ سوائے
ایک مکتوب (بنام سید موسیٰ خان دہبیدی، مشمولہ مجموعہ عبدالرزاق قریشی)
کے اور کہیں لکھا ہوا نہیں ملتا۔ یہی صورت حضرتؒ کے ان مکتوبات کی بھی ہے
جو اس مجموعے میں شامل ہیں۔

حضرت مظہرؒ کے نام مریدین و متوسلین کے جو مکتوبات ہیں، ان
میں حضرتؒ کے لیے القاب و آداب کا ایک مخصوص و منفرد انداز گویا اکثر
نے اپنے لیے جدا جدا مقرر کر لیا ہے اور اس سبب سے بعض نامعلوم الاسم مکتوبات
کے لکھنے والوں کے نام معلوم کرنے میں مرتب کو مدد بھی ملی ہے۔ قاضی ثناء اللہ
پانی پتی" حضرت مظہرؒ کے نام اپنے مکتوبات کو یوں شروع کرتے ہیں: "بسم اللہ
الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔
عرضی کمترین غلامان محمد ثناء اللہ بموقف عرض میرساند۔ احوال غلام مستوجب
حمد الٰہی و شکر توجہات قبلہ گاہیست ادام اللہ برکاتہ وصحت ذات اقدس مقدس
مدام مطلوب۔" ملا نسیمؒ کے نام مکتوب قاضی صاحب نے لکھے ہیں ان میں بھی ایک
مقررہ انداز ملتا ہے۔ وہ یوں شروع کرتے ہیں: "الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ
علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ مولوی صاحب مشفق مہربان اخوند ملا
محمد نسیم صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سلامت فقیر حقیر محمد ثناء اللہ پانی پتی بعد از سلام
سنت الاسلام و نیاز مندیہا و اشتیاق بہجت آیات مطالعہ فرمایند"۔
قاضی صاحبؒ کے جو مکتوبات کلمات طیبات میں بنام شاہ غلام علی و شیخ محمد
قاضی کرانہ و نعیم اللہ بہرائچی شامل ہیں، ان کا انداز بھی کچھ یہی ہے۔ حضرت مظہرؒ کے
مریدین و متوسلین میں سے محمد احسان احمدی اکثر "خداوند خدا یگان مدظلہ العالی"
یا "خداوند نعمت مدظلہ العالی سلامت" پر اکتفا کرتے ہیں۔ نواب ارشاد خان

Marfat.com

کے صاحب زادے ظہور علی نے احترام کا یہ طریقہ اپنایا ہے کہ مکتوب کے انداز میں نہیں بلکہ عرضی کے انداز میں عرضِ مدعا کرتے ہیں اور یوں شروع کرتے ہیں "معروض میدارد کہ ......" اور خاتمہ "عرض ظہور علی" لکھ کر کرتے ہیں ۔ یا کبھی شروع میں حضرت قبلہ وکعبہ مدظلہ العالی بھی لکھتے ہیں ۔ حضرت مظہرؒ کی پیروی میں، ظہور علی نے بھی اپنے ہم وطن اور استاد مولوی ثناء اللہ سنبھلی کو حضرت مظہرؒ کے نام اپنے مکتوب میں "س" سے سناء اللہ لکھا ہے ۔ غلام عسکری خاں "حضرت قبلہ وکعبۂ دوجہان مدظلہ العالی" اور مولوی ثناء اللہ سنبھلی "بجناب عالی حضرت پیر دستگیر مدظلہم العالی میرساند" لکھتے ہیں ۔ میر محمد مبین کا اندازِ تخاطب بھی انہی سے مخصوص ہے ۔ وہ "بعرض مبارک مقدس قبلۂ عالم وعالمیان قطب ربانی قیوم زماں پیر دستگیر حضرت ایشاں مدظلہ العالی میرساند" لکھ کر مکتوب شروع کرتے ہیں ۔ مگر ان سبھوں میں سب سے عمدہ اور معنی خیز انداز نواب ارشاد خاں کا ہے کہ اپنا نام، بصراحت، مکتوبات میں نہیں لاتے مگر القاب وآداب میں اس کی رعایت ملحوظ رکھتے ہیں اور حضرت مظہرؒ کو یوں مخاطب کرتے ہیں "حضرت پیرو مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی" ۔

مقامات مظہری میں حضرت مظہرؒ کے ۷۴ خلفاء کے حالات دیے گئے ہیں ۔ ان میں سے جن کے لکھے ہوئے مکتوبات اِس مجموعے (لوایح خانقاہ مظہریہ اعنی مکتوبات مدرسۂ دیر) میں شامل ہیں، ان کے نام یہ ہیں:

(۱) قاضی ثناء اللہ پانی پتی
(۲) شیخ محمد احسان احمدی
(۳) نواب ارشاد خاں سنبھلی
(۴) مولوی ثناء اللہ سنبھلی
(۵) میر محمد مبین

(۶) میر علی اصغر عرف میر کلو
(۷) شیخ محمد مراد
(۸) شیخ غلام حسن
(۹) نعیم اللہ
(۱۰) محمد حلیم ، اور
(۱۱) اخوند محمد نسیم ۔

یہ سب حضرات حضرت مظہرؒ کے ممتاز خلفاء میں سے ہیں ۔ مگر ان کے مکتوبات میں طلب رشد و ہدایت یا طلب نصیحت پر مشتمل کوئی چیز نہیں ملتی۔ حضرت مظہرؒ کے لکھے ہوئے مکتوبات میں بھی یہی صورت ہے ، اور یہی صورت محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے کے مکتوبات میں بھی ہے کہ ان میں وعظ و تذکیر اور دعوت و اصلاح کا انداز نہیں ہے ۔ دعوت و اصلاح اور رشد و ہدایت کے مضامین پر مبنی مکتوبات کلمات طیبات ہی میں ملتے ہیں ۔

بہر کیف ، ان مکتوبات کی بھی اپنی ایک اہمیت ہے ۔ حضرت مظہرؒ کی گھریلو زندگی ، احباب اور مریدین و متوسلین ، امراء ، علماء ، فضلاء ، فوجی سرداروں اور دیگر عام آشناؤں سے حضرت مظہرؒ کے تعلقات ، مراسم اور معاملات و مراسلات کی ایک ایسی بھرپور تصویر ان مکتوبات سے ابھرتی ہے جس میں صرف حضرت مظہرؒ کی انفرادی و اجتماعی زندگی کی تفصیلات ہی نہیں ، بلکہ اس دور کی معاشرتی ، سیاسی اور اقتصادی حالت کی جھلکیاں بھی نظر آتی ہیں ۔ بڑی بات یہ ہے کہ یہ مکتوبات از اوّل تا آخر نجی نوعیت کے ہیں اور منظرِ عام پر آنے کے احساس کے تحت نہیں لکھے گئے ہیں ۔ اس لیے ان میں مکتوب نگار اور مکتوب الیہ کی شخصی زندگی کی سچی تصویریں ہیں ۔ اور حضرت مظہرؒ کی مثالی زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح سامنے آتی ہے معاملات میں ، ادائے حقوق میں ، صلۂ رحمی میں ، دوسروں کے کام آنے

ہیں اور گھریلو زندگی کی تلخیوں کو صبر و ثبات کے ساتھ سہتے ہیں، دینی حمیت ہیں، شریعت کی پابندی ہیں، ملکی معاملات و مسائل سے باخبر رہنے اور وقت کی رفتار کو سمجھنے میں حضرت مظہرؒ کی دلکش شخصیت کے جو جو پہلو، جس بے تکلفی اور سچائی کے ساتھ ان مکتوبات میں نظر آتے ہیں وہ اور کہاں ملیں گے؟ تاریخ کی رنگ آمیزیاں تو اچھی اچھی شخصیتوں کو کچھ کا کچھ بنا دیتی ہیں اور حضرت مظہرؒ کی دلکش و دل آویز شخصیت کے ساتھ تو بعض اہل قلم نے دانستہ کچھ زیادتیاں کی ہیں۔ لیکن اللہ پاک کا یہ کرم ہے کہ حضرت مظہرؒ کے لکھے ہوئے مکتوبات اتنی بڑی تعداد میں قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مکان سے دستیاب ہوئے جو محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے میں شامل ہیں، اور اب حضرتؒ کے ایک اور ممتاز خلیفہ آخوند ملا محمد نسیمؒ کی خانقاہ سے، حضرتؒ اور ان کے احباب و وابستگان کے مکتوبات کا یہ ذخیرہ دستیاب ہو کر بفضلہ منظرِ عام پر آ رہا ہے۔

مکتوبات کے اس مجموعے کی تقسیم دو حصوں یا ابواب پر کی گئی ہے پہلا حصہ "بابِ مظہرؒ" کے نام سے موسوم کیا گیا ہے اور دوسرا حصہ "بابِ نسیمؒ" کے نام سے۔ بابِ مظہرؒ میں حضرت مظہرؒ کے لکھے ہوئے اور ان کے نام آئے ہوئے مکتوبات کے علاوہ آپ کے سلسلے کے حضرات کے آپس میں لکھے ہوئے مکتوبات بھی ہیں۔ اور ان مکتوبات کی اہمیت پر، اوپر روشنی ڈالی جا چکی ہے۔

دوسرا حصہ یعنی "بابِ نسیمؒ آخوند ملا محمد نسیمؒ کے نام قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ، اہلیۂ حضرت مظہرؒ، والدۂ ماجدہ حضرت نسیمؒ کے مکتوبات ہیں اور ان کے علاوہ احباب اور مریدین کے مکتوبات

بھی ہیں خواخوند محمد نسیم کے نام لکھے گئے ہیں۔ ان مکتوبات سے سرحد کے علاقہ میں سلسلہ مجددیہ نقشبندیہ کی ترویج واشاعت سے متعلق کچھ معلومات حاصل ہوتی ہیں۔

"تذکرہ علماء و مشائخ سرحد" مؤلفہ محمد امیر شاہ قادری میں سرحد کے علماء کے ساتھ ساتھ مشائخ کا ذکر بھی ہے اور سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگوں میں حضرت شیخ یحییٰ المعروف بہ حضرت جی صاحب (۱۰۲۱ھ تا ۱۱۳۱ھ) حافظ عبدالغفور نقشبندی پشاوری (۱۰۵۲ھ تا ۱۱۱۶ھ) سید شاہ محمد غوث (۱۰۸۴ھ تا ۱۱۵۲ھ) حاجی محمد امین صدیقی نقشبندی ساکن پشاور۔ حضرت غلام محمد المعروف بہ حضرت جی صاحب پشاوری نقشبندی (۱۱۰۱ھ تا ۱۱۷۵ھ) حافظ محمد عظیم (۱۲۰۵ھ تا ۱۲۷۵ھ)۔ آقا سید پیر جان (م ۱۳۱۵ھ) اور ملا محمد عظیم کے نام آتے ہیں۔ علاوہ ان حضرات کے سرحد میں ایک اور خانوادہ ہے جس سے طریقہ مجددیہ کو فروغ حاصل ہوا، یعنی سرہند پر سکھوں کے تسلط کے بعد حضرت قطبِ وقت فضل احمد معصومی المعروف بہ "حضرت جیو صاحب" (۱۱۵۱ھ تا ۱۲۳۱ھ) ۱۱۸۷ھ میں پشاور تشریف لے گئے، اور وہاں محلہ کا کا جمعدار داروغہ کچہری میں اقامت فرمائی۔ آپ کا نسب حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کے بڑے بھائی شاہ عبدالرزاق تک پہنچتا ہے اور دادی کی طرف سے آپ "معصومی" ہیں۔ آپ نے بخارا تک پانچ سفر بھی کیے۔ شاہ بخارا غازی شاہ مراد، اس کے بیٹے اور امراء نے بھی آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ آپ نے شاہ محمد رضا سے، انھوں نے خواجہ محمد پارسا سے اور انھوں نے حضرت خواجہ محمد معصوم سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کے دو صاحبزادوں سے یعنی خواجہ محمد نقشبند ثانی اور مروج الشریعت خواجہ محمد عبید اللہ سے فیض حاصل کیا تھا۔ شاہ فضل احمد معصومی کا

مزار پشاور کے چوک ناصر خان، محلہ "فضلِ حق" میں واقع ہے - آپ کی اولاد ۱۲۶۲ھ میں پشاور سے تنگی اور وہاں سے سوات کو ہجرت کر گئی - مولانا عبداللہ جان فاروقی صاحب مدظلہ (تھانہ - گڑھی حضرت خیل - ملاکنڈ) آپ ہی کے اخلاف میں سے ہیں -

ان کے علاوہ حضرت شاہ غلام محمد" المعروف "حضرت جی" (ابن شاہ غلام محمد معصوم ثانی[۱] ابن خواجہ محمد صبغۃ اللہ" ابن خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہٗ) بھی صاحب فیض بزرگ تھے - ان کا ذکر اوپر آچکا ہے - آپ کی اولاد کابل، قندہار اور سندھ میں آباد ہے اور ان کی وجہ سے ایک عالم مستفیض ہو رہا ہے -

سید شاہ محمد غوث نے جن کا ذکر مشائخ سرحد کے ذیل میں اوپر آچکا ہے، شیخ عبدالاحد عرف شاہ گل المتخلص "وحدت" سے کسب فیض کیا تھا - اور شاہ غلام حسن (المتوفی م ۱۲۰۴ھ) جن کے مکتوبات "بابِ نسیم" میں شامل ہیں حضرت غلام محمد المعروف بہ حضرت جی صاحب کے فرزند تھے - مشائخ سرحد میں ایک اور بزرگ آغا سید پیر جان کا بھی ذکر آیا ہے جو برادرِ خورد تھے سید غلام کے، جن کے مکتوبات "بابِ نسیم" میں شامل ہیں -

---

[۱] شاہ غلام محمد معصوم ثانی" کے چوتھے فرزند شاہ عزت اللہ" (م ۱۲۱۶ھ) کابل میں مدفون ہیں - ان کے صاحب زادے صفی اللہ"، ان کے عبدالباقی"، ان کے محمد صدیق"، ان کے فضل قیوم" اور ان کے صاحب زادے حضرت نور المشائخ فضل عمر" (المعروف ملا شور بازار - المتوفی ۲۵ محرم ۱۳۷۷ھ) تھے - جن کے صاحب زادے فضل عثمان صاحب اور ضیاء المشائخ مولانا محمد ابراہیم صاحب مدظلہما ہیں - شاہ غلام محمد معصوم ثانی" کے چھٹے فرزند محمد صادق" تھے جن کے صاحب زادے غلام محی الدین" تھے جو حیدر آباد سندھ میں فوجی ہسپتال کے عقب میں مدفون ہیں - ان کے صاحب زادے فدائے محی الدین"، ان کے حاجی محمد شریف"، ان کے بحر الدین" اور ان کی صاحب زادی خدیجہ" (م ۱۳۹۱ھ) تھیں - لیکن شاہ غلام محمد معصوم ثانی" کے پہلے فرزند حضرت شاہ غلام محمد" کے اخلاف نے سندھ میں بہت فیض پہنچایا ہے - ان کے صاحب زادے شاہ غلام حسن تھے، ان کے شاہ غلام نبی" ان کے شاہ محمد فضل اللہ" اور ان کے شاہ عبدالقیوم" تھے - مؤخر الذکر تین بزرگ قندہار میں مدفون ہیں - شاہ عبدالقیوم" کے صاحب زادے خواجہ عبدالرحمٰن" (م ۱۳۱۵ھ) تھے جو مقبرہ کوہ گنج (حیدر آباد سندھ سے قریب ۱۰ میل) میں آرام فرما ہیں - ان کے دو صاحب زادے (بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲ پر)

۲ - [illegible] ۱۹۴۳ء [illegible]

Marfat.com

سید غلامؒ المعروف سید میر جی (م ۱۲۸۳ھ) جن کا نسب پانچ واسطوں سے ابو البرکات سید حسن قادری پشاوریؒ سے مل جاتا ہے، اُن کے بارے میں مجموعہ ہذا مزید معلومات فراہم کرتا ہے۔ ان کا تعلق ملا محمد نسیمؒ سے بھی رہا ہے جیسا کہ مُلّا صاحب کے نام اُن کے مکتوب سے ظاہر ہے۔

مُلّا محمد عظیمؒ بھی مُلّا محمد نسیمؒ کے تعلق گو تھے۔

حضرت مظہرؒ سے تربیت پانے والے، سرحد کے جن حضرات کا ذکر مقاماتِ مظہری میں ہے ان کے بارے میں، اس مجموعے سے مزید کچھ معلومات ملتی ہیں۔ نیز مُلّا محمد نسیمؒ نے دہلی سے واپس آ کر اوچ (دیر) میں رہ کر رشد و ہدایت کا جو سلسلہ جاری کیا تھا اس کے فیض یافتگان کے کچھ نام بھی سامنے آجاتے ہیں۔

مقاماتِ مظہری میں اخون نور محمد قندھاری، مُلّا نسیم، مُلّا عبدالرزاق، مُلّا جلیل، مُلّا عبداللہ اور مُلّا تیمور کا ذکر حضرت مظہرؒ کے خلفاء کے ذیل میں آتا ہے۔ یہ ساتوں حضرات سرحد کے ہیں۔ اخون نور محمد علم دین سے بہرہ رکھتے تھے اور طریقۂ نقشبندیہ کی تعلیم بھی پائی تھی۔ ملا نسیم کو مقامات میں "اجلہ خلفای حضرت ایشان" میں سے قرار دیا گیا ہے، اور وہ عالم بھی تھے۔ مُلّا عبدالرزاق کے بارے میں صراحت ہے کہ "در علم فقہ و اصول مہارتِ تام دارد و بالتزام صحبت مبارک حضرت ایشان حالات نیک پیدا کرد و مدارج قرب الٰہی ترقیات نمودہ تا بکمالات فایز گردید، اجازتِ تعلیم طریقہ یافتہ بافادہ علم ظاہر و باطن صرف اوقات نیک دارد"۔ مُلّا عبداللہ، جن کے دو مکتوبات مُلّا نسیم

(صفحہ ۱۳ کا بقیہ حاشیہ)

تھے۔ ایک آقا محمد حسن جانؒ (م ۱۳۶۵ھ) جن کے چار صاحبزادے ہوئے (۱) عبداللہ جان عرف شاہ آغا (م ۱۳۹۴ھ) (۲) عبدالستار جانؒ (م ۱۳۸۷ھ) (۳) مولانا حافظ محمد ہاشم جان مدظلہ، اور (۴) محمد حنیف جان مدظلہ — خواجہ عبدالرحمٰنؒ کے دوسرے صاحبزادے آغا محمد حسین جانؒ تھے جن کے صاحبزادے آقا محمد اسمٰعیل جانؒ المتخلص بہ روحی (م ۱۳۶۱ھ) کے دو صاحبزادے مولانا محمد اسحٰق جان مدظلہ اور مولانا محمد ابراہیم جان مدظلہ ہیں۔

کے نام اس مجموعے میں ہیں، ان کا ذکر مقاماتِ مظہری میں یوں آیا ہے "بعلم و ادب مردے بود صالح بیمنِ صحبتِ حضرت ایشان از اربابِ حضور و آگاہی گردید، چند روز با ملا نور محمد صحبت داشت و بوطن خود رفتہ ..." ملا تیمور کے بارے میں مقامات میں آتا ہے کہ "طریقہ از حضرت ایشان گرفتہ بمقام فنائے قلبی رسیدہ احوال حضور و آگاہی نقد وقت خود ساختہ و با ملا نور محمد صحبت داشتہ در وطن خود ریاضات شاقہ اختیار نمود ....." سرحد کے بعض حضرات نے ملا نسیم اور ملا تیمور (تیمور Timur) دونوں سے کسبِ فیض کیا تھا۔ چنانچہ مقامات میں صراحت ہے کہ "طالبان حرارت شوق در صحبت ملا نسیم از جمعیت و طمانیت حظے نیافتہ بخدمت وے رجوع آوردہ بمقصود خود رسیدند" ان کا نام مکتوبات میں "تیمر" آتا ہے۔ ان کے فیض یافتگان میں ملا اولیا، ملا ابراہیم، شاہ لطف اللہ، ملا سیف الدین، محمد خان، خواجہ محمد عمر، خواجہ یونس، شیخ قطب الدین، شیخ محمد امین، اور شیخ غلام حسین کے نام آتے ہیں۔ اب سلسلۂ مظہریہ سے تعلق رکھنے والوں کے وہ نام بھی ملاحظہ ہوں جن کا علم ہمیں اس مجموعے سے ہو رہا ہے حضرت مظہر نے سرحد کے محمد بشیر خان کے بارے میں خود صراحت کی ہے کہ "از یارانِ حلقہ است و ہنوز از دائرۂ امکان بر نیامدہ"۔ حضرت مظہر نے دہلی سے ملا نسیم کو جو مکتوب بھیجا ہے (مکتوب ۱۲) اس میں ہے کہ سید علی شاہ نے ذکر طریقۂ عالیہ فقیر سے حاصل کیا ہے، وطن کا قصد کر رہے ہیں، پہنچنے پر التماس توجہ کریں تو دریغ نہ فرمائیں (ملخصاً)۔ مکتوب ۔۔ میں حضرت مظہر نے سرحد کے ایک اور صاحب کا ذکر یوں کیا ہے "نجابت نام جوانے روہیلہ از یارانِ حلقہ رخصت وطن گرفتہ، رفتہ است"۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے مکتوبات بنام ملا نسیم میں بھی اس نوع

کی معلومات موجود ہیں۔ چنانچہ مُلّا محمد حنیف، مُلّا زبردست، اور مُلّا سردار کے ہدایہ اور مشکوٰۃ وغیرہ پڑھنے اور تحصیل نسبت باطنیہ کا ذکر ہے۔ مکتوب اہلیہ حضرت مظہرؒ بنام ملا نسیم (مکتوب ۱۷۷) کے آخر میں ایک مختصر رقعہ شاہ علی کا بھی ہے اور اس میں ملا نور محمد کے انتقال کی خبر کے علاوہ مُلّا عبداللہ کا سلام اشتیاق بھی ہے۔ یہ دونوں حضرات سرحد کے ہیں۔ مُلّا نسیم کی والدہ ماجدہ کے مکتوب (۱۷۸) سے مُلّا خیر محمد کے بارے میں معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی مُلّا نسیم کے ساتھ سرحد سے دہلی تحصیل نسبت باطنی کی غرض سے پہنچے ہوئے تھے۔ نیز مُلّا نسیم کے خاندانوں میں سے دو صاحبزادگان اوچ کے ناموں کا علم ہوتا ہے یعنی صاحبزادہ محمد فیاض و صاحبزادہ میاں محمد عتیق اور ان کے علاوہ میاں محمد درجات، محمد توکل، علی شیر، اور محمد یحییٰ کا ذکر بھی ملتا ہے۔ محب اللہ اور عبدالقدوس کے مکتوبات میں محمد (پسر عبدالقدوس)، محمد شرف، محمد بشیر، عبدالقدیر اخوند، مُلّا ولی محمد اخوند، سید معتبر شاہ جیو، میاں نور محمد، مُلّا محمد نعیم اخوند ملا سیف الدین، مُلّا حاجی، میاں محمد کاظم، مُلّا رحمت، شاہ لطف اللہ خاں، مُلّا جان محمد، مُلّا محمدی، اور مُلّا عبدالقدیر کے نام آتے ہیں۔ علاوہ ازیں مکتوب ۱۸۴ میں جو محب اللہ و عبدالقدوس کی طرف سے مُلّا نسیم کو لکھا گیا ہے یہ خبر ملتی ہے کہ "چون دریں وقت مسموع گردید کہ طائر روح صاحبزادہ فضل احمد پنجرۂ حواس را درہم شکستہ و بجناب قدس پرواز کردہ از اصغاء ایں معنی ایں جانب را حزن بسیار و اندوہ بے شمار روئے داد" صاحبزادہ فضل احمد معصومی کا ذکر پیشتر آچکا ہے۔ اس مکتوب سے پتا چلتا ہے کہ مُلّا نسیمؒ اور ان کے متوسلین، صاحبزادہ فضل احمدؒ سے تعلقِ خاطر

رکھتے تھے۔ اسی مکتوب میں مُلّا شاصت، سید غلام، حافظ کرم، محمد کاشف اور مُلّا نصرت کا بھی ذکر ہے۔ مُلّا نسیم کے نام دیگر مکتوبات میں بھی کچھ نام سرحد کے اصحاب سلسلہ کے آتے ہیں؛ مثلاً اخون نعمت خاں، مُلّا قلندر، اخون سعد اللہ اور اخون محمد اعظم ـــــــ

میر ببین نے اپنے مکتوب (عـ ۳۸) میں مُلّا عبد الرحیم اور مُلّا نظری کا ذکر کیا ہے۔ اور مکتوبات عـ ۳۹، عـ ۴۰ میں مُلّا فیض اللہ، مُلّا عمر اور مُلّا صالح محمد کا۔ مکتوب عـ ۴۶ میں مُلّا نسیم کے ساتھ مُلّا قائم خاں کا بھی ذکر ملتا ہے۔ محمد حسن خاں خانزادہ کے مکتوب (عـ ۵۲) میں مُلّا نسیم کے ساتھ اخون امان اللہ کا نام آتا ہے، یہ بھی سرحد ہی کے ہوں گے۔ مُلّا غازی محمد اور مُلّا بہار کا ذکر مکتوب عـ ۱۴۸ میں ہے۔ مکتوب عـ ۱۷۲ کسی حاجی عبد الخالق نے مُلّا فاروق کے نام لکھا ہے۔ یہ بھی سرحد کے معلوم ہوتے ہیں۔ مکتوب غلام حسن بنام مولوی عبد الرزاق (عـ ۱۵۵) میں سرحد کے بعض اصحاب سلسلہ اور ان کے متوسلین کے نام، مقام کی صراحت کے ساتھ موجود ہیں؛ یعنی مولوی عبد الرزاق ساکن پشور (پشاور)، گل محمد ساکن پیشور در کوٹلہ رشید خاں، غلام رسول پدر عمر در خانۂ گل محمد مزلور، امام مسجد گل محمد، محمد عارف برادر کلاں محمد کاشف ساکن ہشت نگر در محلہ پڑانگ، میاں مسعود پیرزادہ ساکن موضع ہوتی متصل گڑھی، مُلّا خواجہ محمد ساکن موضع ہنڈ بر کنارہ آبا سند، محمد اکبر[1] ساکن ہشت نگر در محلہ بابڑہ، مُلّا سیف الدین ساکن سوات

---

[1] محمد اکبر کا ذکر حضرت مظہرؒ نے مکتوب عـ ۱۵ (کلمات طیبات) بنام مولوی عبد الرزاق میں کیا ہے اور اعیان یاران طریقہ میں سے بتایا ہے۔ اس مکتوب میں حضرت مظہرؒ نے اپنی عمر ۸۰ سے متجاوز لکھی ہے یعنی یہ مکتوب ۱۱۹۰ھ یا اس کے کچھ بعد کا ہوگا اس وقت محمد اکبر تحصیل نسبت میں مشغول تھے اور ان کا نصف دائرۂ امکان پورا ہو چکا تھا۔

خادم مرزا صاحبؒ، ملا تیمور باجوری خلیفہ مرزا صاحبؒ، استاد ملا رحمت موضع الہ ڈنڈ؛ اور ملا نسیم کا ذکر یوں آیا ہے "ملا نسیم خلیفہ مرزا صاحبؒ ساکن سوات"۔ اس زمانے میں اوچ سوات میں شامل تھا، اسی لیے ملا نسیم کو ساکن سوات لکھا گیا ہے۔

ان اصحاب سرحد کے علاوہ، پنجاب کے کچھ اصحاب سلسلہ کے نام سامنے آتے ہیں؛ یعنی محمد شاہ ولد غلام غوث بن قادر شاہ ساکن قصبہ بٹالہ[1] متصل کلانور، عبد الرسول ولد محمد شفیع نیز ساکن بٹالہ مزبور، میاں عبد النبی مرید حضرت غلام قادر شاہ ساکن بٹالہ مذکور، میاں غلام رسول ولد محمد شفیع ساکن بٹالہ مزبور — غلام حسن نے مکتوب نمبر ۱۵۶ میں یہ بھی بتایا ہے کہ میاں عبد النبی اور ولایت شاہ اور انھوں نے میاں غلام قادر شاہ مرحوم و مغفور[2] سے بیعت کی تھی۔ وہ کسی محمد حسین پراچہ کا بھی ذکر کرتے ہیں۔

اصحاب سلسلہ سے متعلق حالات، حضرت مظہر کے حین حیات تک کے، بہت کچھ تو خود حضرتؒ کے مکتوبات شریف ہی میں آگئے ہیں۔ مقامات مظہری، جو حضرت مظہرؒ کی شہادت کے پندرہ سولہ برس بعد لکھی گئی ہے، حضرتؒ کے عہد کے علاوہ، بعد کے زمانے کے کچھ حالات اصحاب سلسلہ کے متعلق پیش کرتی ہے۔ مقامات میں تصریحات ملتی ہیں کہ اس وقت (۱۲۱۱ھ) تک خلفاء میں سے کون بقید حیات تھے اور کون دار البقا

---

[1] بٹالہ کو کہیں "بٹالہ" اور کہیں "بتالہ" کی شکل میں لکھا گیا ہے لیکن اصل مکتوب میں کو ٹالہ کی بٹ کو اسی صورت میں لکھا ہے جیسا کہ اب مروج ہے یعنی کو ٹالہ بٹالہ مذکور کے بارے میں مکتوب نمبر ۱۵۶ میں صراحت ہے کہ متصل بیعت کردہ قصبۂ کلانور در پنجاب واقع است"

[2] حضرت مظہرؒ کے خلیفہ شیخ غلام حسین تھانیسری کو بھی ان سے تعلق رہا ہے چنانچہ مقامات مظہری میں شیخ غلام حسین تھانیسری کے بیان میں آتا ہے کہ "در بلدۂ بتالہ (کذا) بملک پنجاب علم فقہ خواندہ اند و از حضرت شیخ غلام قادر شاہ قادری طریقہ قادریہ گرفتہ (ص ۹۹

کو تشریف لے جا چکے تھے۔ حضرت مظہرؒ کے بعد کے زمانے کے بارے میں اس مجموعۂ مکتوبات سے بھی کچھ معلومات ملتی ہیں۔ قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے مکتوب (۱۲۰۷ھ) بنام ملا نسیم میں اسی نوع کی کئی اطلاعات ہیں کہ مولوی احمد اللہ اور محمد صبغۃ اللہ (پسران قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ) مدت ہوئی کہ رحلت کر چکے ہیں، محمد دلیل اللہ اور صفوۃ اللہ (پسر احمد اللہ مرحوم) حیات ہیں، اور اہلیۂ حضرت مظہر بھی حیات ہیں جو چند سال سے پانی پت میں تھیں مگر اب چھ ماہ سے دہلی میں ہیں، اور مرزا شاہ علی کی وفات کو بھی عرصہ ہوا، انھوں نے دو پسر چھوڑے، ایک میاں مداری جو پانی پت میں اُن کے (قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے) ساتویں دور ہے، میاں ز طابی چھوٹے بیٹے مع اپنی والدہ کے، عظیم آباد پٹنہ میں اپنے خالو کے پاس ہیں، اور بی بی امینہ دختر مرزا شاہ علی کا، مدت ہوئی کہ نکاح کر دیا تھا، اور شاہ علی کے پسر خورد جو دوسری بیوی سے تھے فوت ہو چکے اور ان کی والدہ بھی نہیں رہیں، یارانِ حلقہ میں سے میاں محمد مراد اور مولوی غلام علی صاحب اور میاں عبد الباقیؒ صاحب اور میاں محمد احسان صاحب بخیریت ہیں۔ میاں محمد احسان رام پور میں ہیں اور دیگر صاحبان دہلی میں، مولوی غلام علی مسندِ ارشاد پر تشریف فرما ہیں، ایک عالم ان سے مستفیض ہو رہا ہے، مولوی محمد صدیق مدت ہوئی کہ رحلت کر گئے ......" اس مکتوب کے افرادِ مذکورہ میں سے احمد اللہ تو ۱۱۹۸ھ میں انتقال کر چکے تھے اور مقاماتِ مظہری کی تحریر کے وقت بھی اسی مکتوب کے مندرجات کی سی کیفیت تھی کہ یارانِ حلقہ میں سے میاں محمد مراد اور مولوی غلام علی صاحب اور میاں عبد الباقی اور میاں محمد احسان حیات تھے گویا یہ مکتوب ۱۲۱۱ھ کے لگ بھگ لکھا گیا ہوگا۔

مکتوب غلام حسن بنام مُلّا نسیم (ع ۱۹۱) سے بھی سلسلے کے کئی حضرات کے حالات پر روشنی پڑتی ہے۔ مُلّا نسیم کو اوّل وہ یاد دلاتے ہیں کہ سید نور محمد قدس سرہٗ کے مزار فائض الانوار کی مرمت حضرت مظہرؒ کے فرمانے کے بموجب دونوں (غلام حسن اور مُلّا نسیم) نے مل کر کی تھی۔ پھر وہ یہ بھی یاد دلاتے ہیں کہ ـــــ مرزا صاحب کی سکونت اور حیات کے وقت ان کا مکان خلد بنیان ایک سو اور کچھ روپیوں پر ہندوؤں کے ہاتھ گروی تھا۔ جب حضرتؒ نے اس دار الفنا سے رحلت فرمائی تو ان کی اہلیہ کے تقاضے کے مطابق وہیں دفن کیا گیا۔[1] ارتحال کے بعد مریدوں اور خادموں کو ان مذکورہ ہندوؤں نے مزار کی حاضری اور زیارت سے روکا اور کہا کہ یہ مقام ہمارے ہاتھ گروی ہے، جب تک حساب صاف نہ ہوگا زیارت نہیں کرنے دیں گے۔ مخلصوں اور مریدوں کو پریشانی ہوئی تنگ آگئے۔ آخر الامر یہ ماجرا مولوی نعیم اللہ بہرائچی نے پورب میں سُنا تو بقدر وسعت و امکان رقم جمع کر کے اِس طرف کو روانہ ہو گئے۔ یہ درویش

---

[1] حضرت مظہرؒ کے وصیت نامے، مشمولہ "معمولات مظہریہ" میں ہے:
"پیش ازیں روزے چند منکوحۂ من از من درخواسته بود که تدبیر امور اُخروی خود را برائے او واگذارم و دریں باب خطے نوشته بدہم تا بعدِ من مخلصانِ بہ او مخالفت نہ نمایند و در ہر جا که خواہد مرا بجائے سپارد و من ہم ایں معنی را باقرار زبانی قبول کرده بودم، امّا دراں ایام آں مستوره قطعۂ زمینے در ملک خود نداشت، الحال یک منزل حویلی خرید کرده است و من بجان ازاں بقعه بیزارم۔ اگر خواہد که مرا دراں جا مدفون سازد، بردوستان فقیر بحکم حق دوستی واجب است که ہرگز ننمایند، بعد ازیں در ہر جا که میسر آید مرضی او مرعی دارند و بیرون ترکمان دروازه مناسب تر است ـــــ" (ص ۱۶۵) مگر اس صریح تاکید کے با وجود ہوا وہی جو حضرتؒ نہ چاہتے تھے یعنی بقول غلام حسن ان کی اہلیہ کے تقاضے کے مطابق وہیں دفن کیا گیا۔ حضرت مظہرؒ نے وصیت نامہ لکھ کر قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو دیا تھا اور وہ حضرتؒ کی شہادت کے وقت پانی پت میں ہی تھے۔ انھوں نے اس وصیت نامے کو ۱۲۰۵ھ میں نعیم اللہ بہرائچی کو معمولات مظہریہ میں شامل کرنے کے لیے دیا۔

Marfat.com
Marfat.com

(غلام حسن) اُن ایام میں رام پور میں تھا[1] ہماری ملاقات ہوئی۔ کچھ رقم اِس درویش کے پاس تھی، وہ مولوی صاحب کے حوالے کی۔ مولوی صاحب نے دہلی آکر اس مکان سعادت انجام کو ہندوؤں سے خلاص کرایا اور کچھ بجروں اور لکڑیوں میں سے کچھ فروخت کر کے مرقدِ منوّر کو مرتب کیا ـــــ اسی سفر کے موقع پر نعیم اللہ بہرائچی نے معمولات مظہریہ کو قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو پانی پت میں اور شاہ غلام علی و سید عبدالباقی و شاہ قطب الدین کو دہلی میں دِکھا کر اطمینان کرنا چاہا تھا۔ معمولات میں ان حضرات کی رائیں بھی درج ہیں۔ گویا میر عبدالباقی اور شاہ قطب الدین ۱۲۰۵ھ تک حیات تھے۔ مقاماتِ مظہری کی تصنیف کے وقت میر عبدالباقی زندہ تھے اور شاہ قطب الدین رحلت کر چکے تھے۔ یعنی شاہ قطب الدین کا انتقال ۱۲۰۵ھ اور ۱۲۱۱ھ کے مابین ہوا ہوگا۔ بہر کیف، یہ ایک ضمنی ذکر تھا، اور اب پھر اسی مکتوب (عـ۱۹۱) کی طرف آیئے۔ اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ ـــــ الحال بی بی (اہلیۂ حضرت مظہرؒ) پانی پت میں اقامت رکھتی ہیں، چنانچہ مولوی ثناء اللہ دو روپیہ درماہہ دیتے ہیں اور ایک روپیہ مُلّا مراد دیتے ہیں۔ (مقاماتِ مظہری سے بھی ظاہر ہے کہ اُس وقت یعنی ۱۲۱۱ھ میں شیخ محمد مراد حیات تھے)۔ میر علی فوت ہو چکے ہیں، سنا ہوگا اور دو بیٹے ان کے تھے، ایک مداری نام کہ وہ محض ناقابل اور دیوانہ ہے، دوسرا بیٹا اپنی والدہ کے ساتھ یہاں سے تلاشِ معاش میں پورب کی طرف چلا گیا ہے۔ میاں عبدالحفیظ و میاں بہادر فوت ہو چکے ہیں۔ حضرت مظہرؒ کے روضۂ مقدس ہی میں تدفین ہوئی۔ محمد احسان رام پور کی طرف آگئے تھے، نواب فیض اللہ خاں نے مبلغ تین روپیہ دیئے تھے، پھر وہ پورب کی طرف چلے گئے۔ اور یہ درویش (غلام حسن) قصبۂ امروہہ میں سکونت رکھتا تھا۔ فرنگیوں

---

[1] یعنی ۱۲۰۵ھ میں معمولات مظہریہ کے تکملہ میں صاحب معمولات نے صراحت کی ہے سنہ ۱۲۰۵ھ میں تعمیر مزار مبارک کے لیے کیا گیا تھا۔

اور مرہٹوں کی زد و تاخت کے سبب سے قصبۂ مذکور خراب و تباہ ہو گیا۔ اس کے بعد اس درویش نے امروہہ سے نکل کر رام پور میں سکونت اختیار کر لی ــــ غلام حسن نے رام پور میں طریقۂ مجددیہ کی ترویج میں جو حصہ لیا، اس کا بھی اجمالاً ذکر آ گیا ہے[1] شاہ غلام علیؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ کس قدر مرد قابل و ہوشیار ہیں اور پھر ان کا درماہہ پندرہ روپیہ مقرر ہونے کی خبر ہے۔ غلام حسن نے یہ مکتوب پشاور سے لکھا ہے جب کہ وہ عارضی طور سے وطن آئے ہوئے تھے اور کوٹلہ رشید خان میں مقیم تھے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خاصا معلومات افزا مکتوب لکھا ہے۔

اس مجموعے کے جملہ مکتوبات فارسی میں ہیں (بجز ایک کے، جو عربی میں لکھا گیا ہے) اور لگ بھگ ۱۱۷۵/۷۰ھ سے لے کر ۱۲۳۱ھ تک کے درمیانی

---

[1] رام پور طریقۂ مجددیہ کی ترویج و اشاعت کا کچھ اندازہ تذکرہ کاملان رام پور سے بھی ہوتا ہے جس میں متعدد افراد کے احوال ہیں ان کے مجددی ہونے کی صراحت ملتی ہے چنانچہ، بلا ترتیب، محمد ابراہیم خاں عرف توشہ خاں، مولانا ولی النبی ورشد علی خاں شاہ ابو سعید، مولوی احسان حسین فاروقی مجددی، مولانا ارشاد حسین فاروقی مجددی، شاہ احمد سعید مجددی اور ان کے تین صاحبزادے جن میں محمد مظہر صاحب مناقب احمدیہ بھی ہیں، حافظ احمد جیر ولد شاہ محمد پیر مجذوب، غلام محی الدین، مولوی ارشد علی، قاضی دائم علی سرہندی، مولوی ارشد علی مولانا امداد حسین، حافظ عنایت اللہ، شیخ احمد حسین، ملا اسلم اخون، مولوی اسحٰق علی (از آشنایان حضرت مظہرؒ) حافظ اکرام الدین احمد، شاہ امین الدین، شیخ امین احمد اظہر، مولوی جمال احمد مجددی مولوی حبیب احمد ابن رؤف احمد رافت، میاں احمد علی شاہ نقشبندی، مولوی حبیب الرحمٰن خاں، یار خاں نبیرہ نواب دوندے خاں، اخوند ملا امام الدین، ملا امان اللہ، ملا جہانگیر، ملا حبیب اخوند، مولوی خلیق احمد سرہندی، مولوی خلیل الرحمٰن سواتی ولد ملا عرفان، ملا خواص، مولوی ریحان حسین، مولوی رشید النبی مجددی، ملا رفیع ابن مولوی عبداللہ اخون سواتی، مولوی سراج احمد مجددی، میاں سراج شاہ از سادات پوری، ملا سراج، حافظ عباس علی امروہوی، نقشبندی کے مرید مولانا سعد اللہ خاں، ملا سیف الدین باجوڑی (ان کا ذکر بہ تفصیل ہے اور صراحت ہے کہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے خلیفہ تھے) اخوند سید احمد، ملا صدر الدین ولد ملا سراج، مولانا صفی العزیز، شاہ ضیاء النبی مجددی، مولانا ظہور الحسن مجددی، ملا حاجی باجوڑی، ملا عبد الرحمٰن، ملا عبد الرزاق، مولانا عبد الرشید مجددی، ملا کریم، اخوند زادہ محمد شاہ فضل باجوڑی، مولانا علاء الدین مجددی، مولانا فدا احمد مجددی، شاہ محمد مہدی، حافظ محمد عنایت اللہ خاں پوری مجددی، سوات کے کئی حضرات کے نام آتے ہیں جو اغلباً اسی سلسلے کے ہوں گے۔ ملا نسیم کا بھی ذکر آتا ہے ان کے بارے میں وقائع عبد القادر خانی کے حوالے سے لکھا ہے کہ رام پور میں سوات کے طلبہ کا مرجع تھے۔

عرصے میں لکھے گئے ہیں، زیادہ تر حضرت مظہر کے حین حیات (تا ۱۱۹۵ھ) کے ہیں، اور کچھ ۱۱۹۵ھ سے ۱۲۳۱ھ کے درمیانی عرصے کے بھی ہیں جب کہ دہلی میں شاہ غلام علی (م ۱۲۴۰ھ) مسند ارشاد پر متمکن تھے ۱۱۷۵،۷۰ھ کا زمانہ نواب ارشاد خاں کے آخر دور حیات کی رعایت سے متعین کیا جا سکتا ہے اور ۱۲۳۱ھ حضرت فضل احمد معصومی کا سنہ وفات ہے جن کا ذکر مکتوب محب اللہ و عبدالقدوس بنام ملا نسیم (ع ۱۸۴) میں ہے۔ پھر ملا نسیم کا سنہ وفات بھی ۱۲۳۱ھ ہی ہے۔

سلسلے کے مکتوبات میں بعض ہم نام افراد کا ذکر آتا ہے۔ محمد خاں نام کے کئی اصحاب ہیں جن کا ذکر آیا ہے اور جن کا حضرت مظہر سے تعلق ثابت ہے۔ اسی طرح غلام حسن نام کے دو حضرات ہیں، ایک غلام حسن جو غلام عسکری خاں و محمد احسان احمدی کے بھائیوں میں سے ہیں۔ مقامات مظہری میں ان کا ذکر "شیخ غلام حسن" کے نام سے ہے۔ یہ حضرت مظہر کے خلفاء میں سے ہیں۔ اور ۱۲۱۱ھ یعنی مقامات مظہری کے سنہ تصنیف سے قبل انتقال کر چکے تھے۔ دوسرے غلام حسن پشاور کے ہیں جن کے پُراز معلومات مکتوب کا ذکر پیشتر آ چکا ہے اور جو امروہہ و رام پور میں رہے ہیں۔ اسی طرح، غلام نبی بھی کم سے کم دو مختلف اشخاص کا نام تو ضرور ہے اور ممکن ہے کہ ہر حد سکے اصحاب سلسلہ کے ذیل میں جن غلام نبی کا ذکر آتا ہے وہ ان دو میں سے نہ ہوں، اس نام کے تیسرے شخص ہوں۔ علیٰ ہٰذا، محب اللہ (از متوسلین ملا نسیم) اور محب اللہ خاں (پسر ذوندے خاں) کے ناموں میں بھی التباس کی گنجائش ہے۔ عبدالرزاق نام کے بظاہر دو افراد معلوم ہوتے ہیں۔ ایک مولوی

عبدالرزاق (پیلی بھیت) جن کے نام حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب کلمات طیبات میں ہے (مکتوب ۱۵۱) دوسرے وہ بزرگ جو سرحد سے تعلق رکھتے ہیں اور انھیں کہیں مولوی عبدالرزاق اور کہیں ملاّ عبدالرزاق لکھا گیا ہے مگر شاید وہ ایک ہی صاحب ہیں۔ حضرت مظہرؒ نے مولوی عبدالرزاق (مقیم پیلی بھیت) کے سپرد ایک ایسے طالب کو کیا تھا جو نصف دائرہ امکان پورا کرچکے تھے یعنی مولوی عبدالرزاق کو اجازت ارشاد حاصل تھی اور مقامات مظہری میں جن ملاّ عبدالرزاق کا ذکر ہے وہ بھی "اجازت تعلیم طریقہ یافتہ" تھے اور خلفاء میں سے تھے۔ ان کے بارے میں شاہ غلام علیؒ نے یہ بھی لکھا ہے کہ "در علم فقہ و اصول مہارت تام دارد" ناموں کی اس مشابہت سے عام قارئین کو کہیں کہیں دشواری پیش آسکتی ہے مگر جن کی نظر سے مقامات مظہری اور اس سلسلے کی دوسری کتابیں گذری ہیں غالباً انھیں زیادہ دقت پیش نہ آئے گی۔ بہر کیف، ان کتابوں کی کم یابی اور ان سے عموماً لاعلمی کے پیش نظر اس نوع کی توضیحات و تشریحات وضاحتی نوٹوں میں (جو مکتوبات سے قبل درج ہیں) اور حواشی میں کردی گئی ہیں۔

آخر: عزیز گرامی ڈاکٹر نجم الاسلام صدیقی صاحب کا شکریہ ادا کرنا بے حد ضروری ہے جنھوں نے اس مجموعے کی ترتیب و تہذیب میں میری پوری اعانت فرمائی۔ اللہ پاک اُن کو فائز المرام رکھے۔ آمین۔

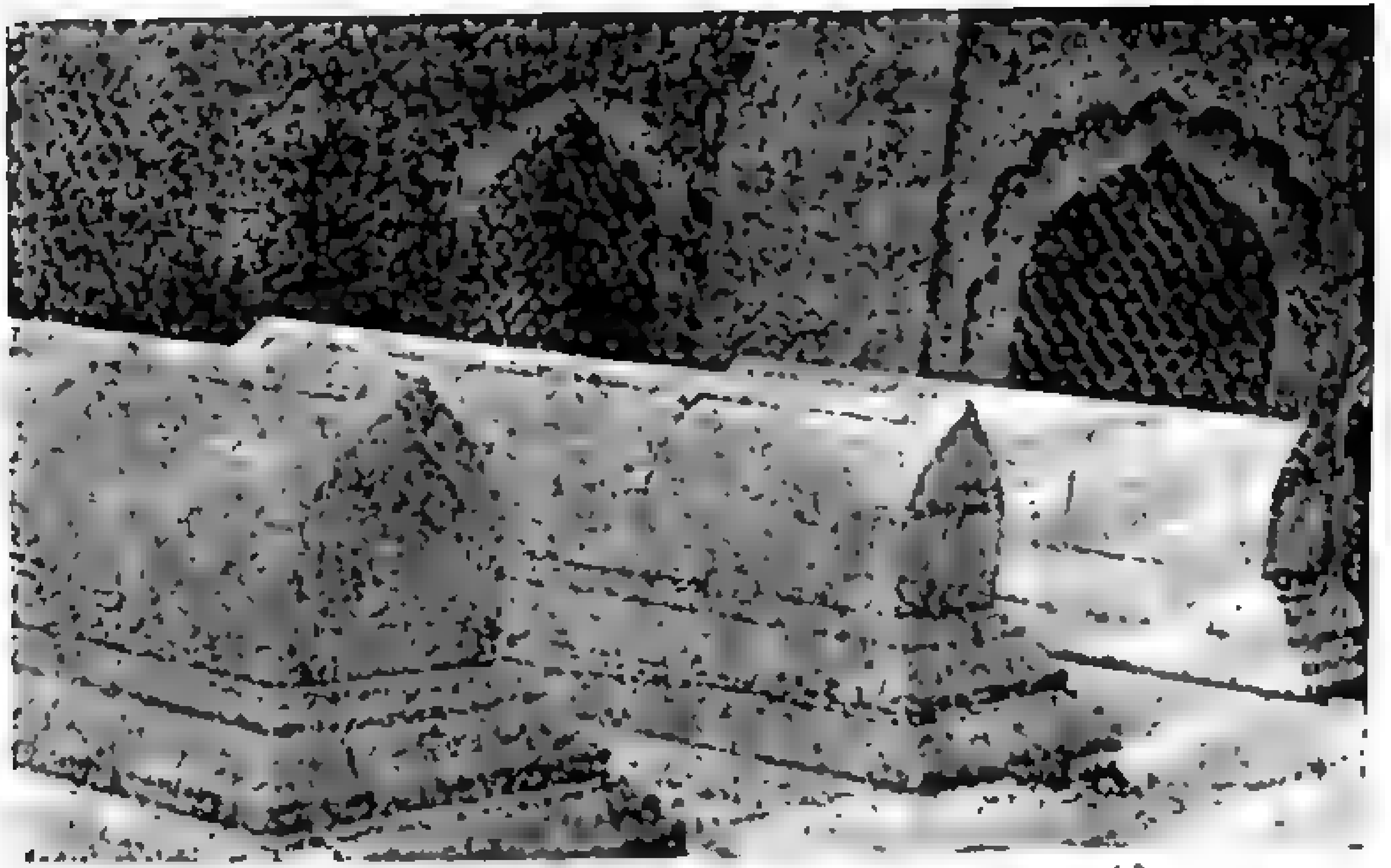
فقط ـــــ والسلام

احقر ـــــ غلام مصطفےٰ خاں

استدراک

مکتوبات ع ۱۸۵، ع ۱۸۹ جو بار نسیم ثانی میں شامل ہیں، غالباً حضرت مظہرؒ

کے نام ہیں ۔ اور ممکن ہے کہ مکتوب ۱۸۵ کے لکھنے والے میر محمدی، میر محمدی بیدار ہوں جو بیان (شاگرد حضرت مظہر) کی طرح مولانا فخرالدین دہلوی سے بیعت تھے اور دہلی والے تھے مگر اکبرآباد چلے گئے تھے ۔ مکتوب ۱۸۶ میں "رسالہ فضل ذکر خفی" ملاحظہ فرما کر خط لکھنے پر مکتوب الیہ کے لیے کلمات تشکر ہیں اور رسالے کے سبب تالیف کی طرف بھی اشارہ ہے جس سے اس مکتوب کا مکتوب ۹۵ (مجموعۂ ہذا) سے ربط ظاہر ہے ۔ مکتوب ۹۵ میں، جو حضرت مظہر کے نام ہے، رسالہ در فضل ذکرِ خفی کا وہی سبب تالیف بیان کرنے کے بعد جیسے ہم مکتوب ۱۸۶ میں پاتے ہیں، یہ کہا گیا ہے کہ "جزو اوّل بجناب عالی ارسال داشتہ، ملاحظہ نمودہ و اصلاح نمودہ عنایت فرمایند"۔ اور غالباً حضرت مظہر کی طرف سے جوابی مکتوب ملنے کے بعد، انہی صاحب نے حضرت کے نام وہ مکتوب لکھا ہے جو اس مجموعے کا مکتوب ۱۸۶ ہے ۔ وہ اس میں لکھتے ہیں کہ "سرفراز نامہ کہ مشتمل بر ملاحظہ فرمودن رسالۂ فضل ذکر خفی کہ مرقوم قلم فیض رقم گردیدہ بود، پرتو ورود فرمود"۔ کلمات طیبات میں حضرت مظہر کا مکتوب ۱۱ ذکر جہر اور ذکر خفی میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دینے کے مسئلے سے متعلق ہے ۔ اور حقیقت یہ ہے کہ بہت خوب ہے ۔ آخر میں یہ فقرہ بھی ہے کہ "خیرالکلام ما قل و دل" جو رسالے پر تبصرے کا سا انداز لیے ہوئے ہے نیز آغاز و اختتام کی عبارت کی شان بھی کچھ ایسی ہے کہ رسالۂ مذکورہ سے حضرت مظہر کے اس مکتوب کا تعلق ہو سکتا ہے ۔ مگر کلمات طیبات کے اس مکتوب ۱۱ کا مکتوب الیہ بھی نامعلوم ہے اور مکتوبات ۹۵، ۱۸۶ کے مکتوب نگار کی تعیین کے سلسلے میں اس سے بھی کوئی مدد نہیں ملتی ۔ یہ عقدہ رسالۂ مذکورہ کے دستیاب ہونے یا اس سے متعلق مزید معلومات بدست ہونے پر ہی حل ہو سکتا ہے ۔



حضرت مظہرؒ شاہ غلام علیؒ اور شاہ ابوسعیدؒ کے مزارات مبارک ۔

(۱)

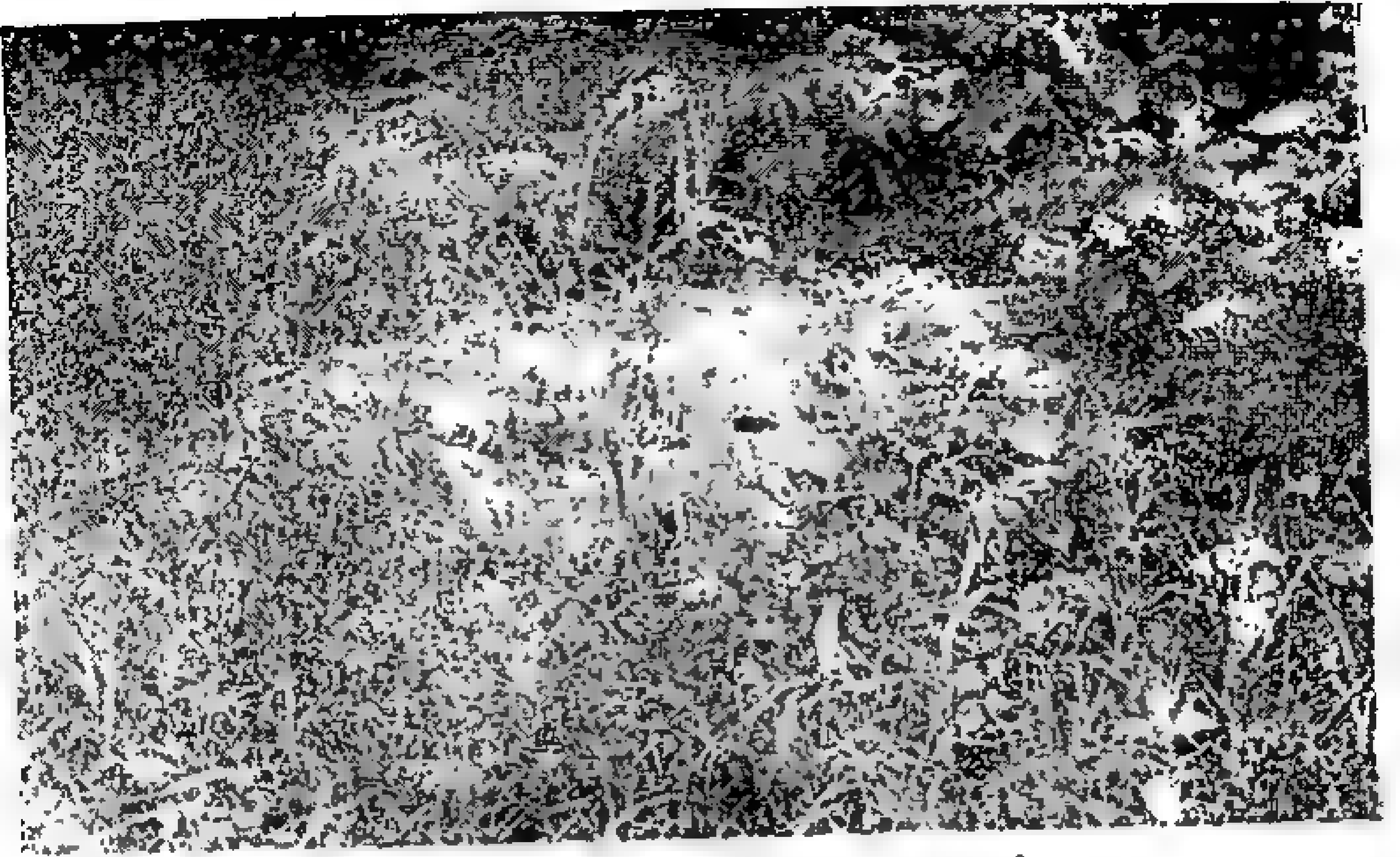
بابِ مظہرؒ

مشتمل بر

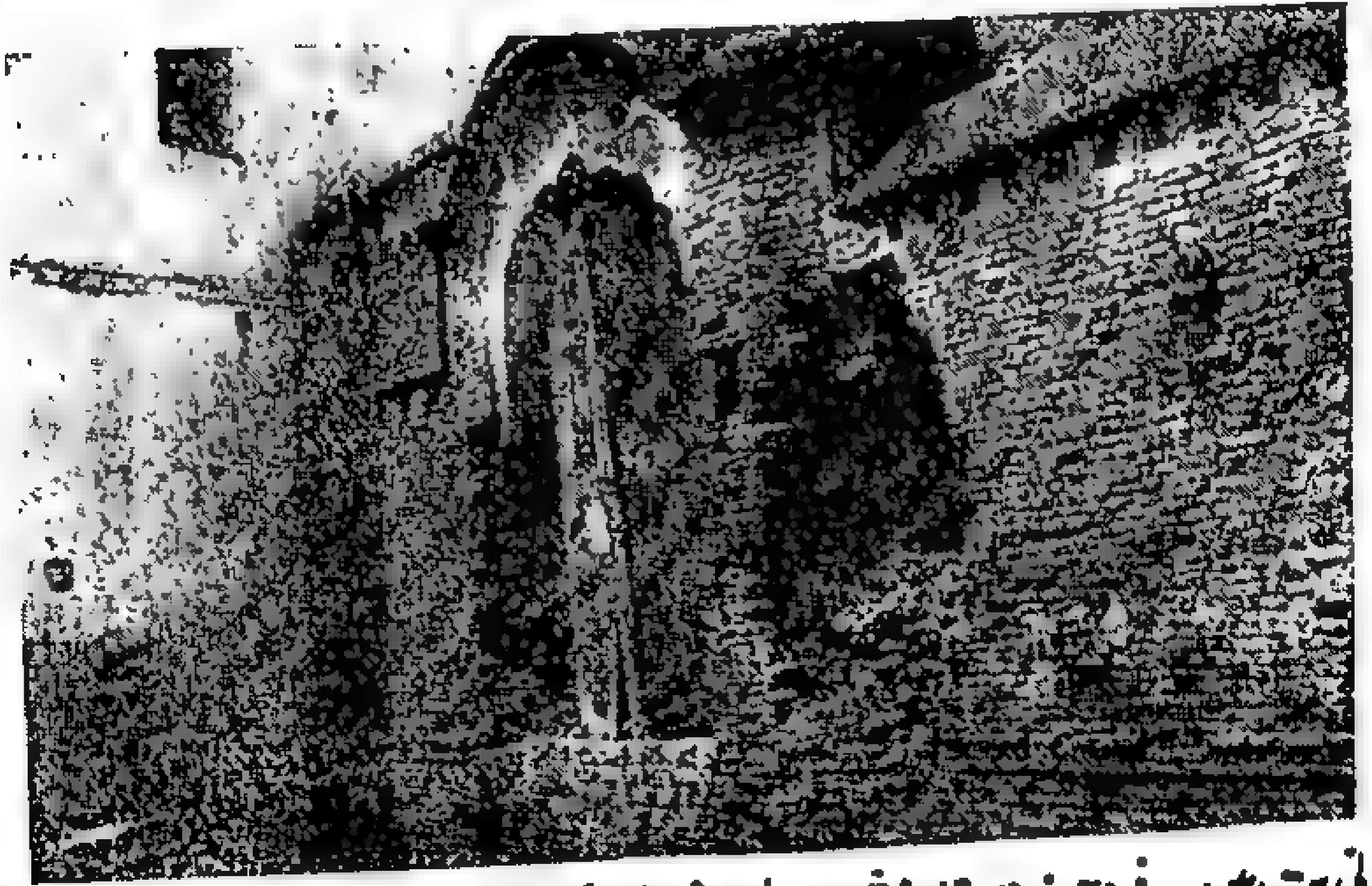
۱- مکتوباتِ حضرت مظہرؒ
۲- مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ
۳- مکتوبات متوسلین حضرت مظہرؒ، فیما بینہم

۱۔ مکتوباتِ حضرت مظہرؒ

- بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ (ایک عدد) بر شمار ۱
- بنام اخوند مُلّا محمد نسیمؒ (سات عدد) بر شمار ۲ تا ۸
- بنام میر عبد الہادی (ایک عدد) بر شمار ۹
- بنام "شیخ صاحب" (") بر شمار ۱۰



مدفن حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ



پانی پت میں مدفن حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے دروازے اور دیوار کا بیرونی منظر۔

Marfat.com

مکتوب حضرت مظہرؒ بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ

۱

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جاناں برادر باکمال فضیلت پناہ مولوی ثناء اللہ[1] صاحب مطالعہ نمایند کہ تا امروز کہ نہم ذی قعدہ است، فقیر مع علائق در پانی پت بعافیت است۔ فردا پس فردا قصد دہلی دارد۔ و متعلقان را درین جا می گذارد۔ بعد یک دو ماہ مراجعت بہ پانی پت می کند، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

باعث تحریر آنست کہ محمد نسیم نام جوانے روہیلہ بسیار مرد ہموار است و طالب مستعد، اخذ طریقہ کردہ، ارادۂ بڈھانہ نمودہ، در خدمت شما حاضر خواہد شد۔ توجہ کردن ضرور است و در خدمت مولوی نور اللہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سفارش کنند کہ سبق بتوجہ بدادہ باشند، منت بر فقیر است۔ و معلوم شد کہ خطوطِ افضل خان مفید نیفتاد۔ خوب، خدا کارساز است۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

---

[1] یہاں حضرت مظہرؒ نے قاضی صاحب کا نام "ش" ہی سے لکھا ہے۔ اصل مکتوب راقم الحروف نے دیکھا ہے۔

مکتوبات حضرت مظہرؒ بنام اخوند محمد نسیمؒ

[حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۴۰ھ) نے ۱۲۱۱ھ میں مقامات مظہریہ لکھی تو اس میں اخوند ملا محمد نسیم علیہ الرحمہ کے حالات اس طرح قلم بند کیے ہیں:

"ملا نسیم از اجلۂ خلفائے ایشاں، سلوک باطنی در طریقۂ احمدیہ بتوجہات علیۂ آنحضرت قریب با نجام رسانیدہ بخلافت کسب مقامات تا بہ کمالات تربیت کردہ بطریق طرفہ تا اینجا کہ خدا خواست رسیدہ، حالات نیک دارد۔ در ہر سالی از وطن بخدمت مبارک آمدہ انوار طریقہ حاصل می نمود و اخلاص و محبت و متابعت حضرت ایشاں راسخ است۔ ہیچ کار بے اجازت آنحضرت نمی کرد۔ یک باری خواست کہ تے نماید، گلوے خود بند نمودہ بخدمت مبارک رسید کہ اگر اذن شود استفراغ بکنم۔ لہذا بکمال متابعت آنحضرت از مقبولان بارگاہ الٰہی گشت۔ بلا بان بخدمت او رجوع آوردند و بہ یمن توجہ او بجمعیت و حضوری رسیدند زبانی ثقہ شنیدہ ام کہ یک بار بر شخصے توجہ بجذبہ تمام نمودہ بود تاب نیاوردہ۔ تادیر اضطراب و بے تابی می نمود۔ آخر بہمان حال بہ رحمت حق پیوست۔ ذات کثیر البرکات او بسیار غنیمت است۔ بدرس علم و تعلیم طریقہ اوقات خوش می گذارد۔"

ملا نسیمؒ کے نام حضرت مظہر رحمۃ اللہ علیہ کا پہلا مکتوب (یعنی اس مجموعے کا مکتوب نمبر ۲) ۱۷ رجب کا لکھا ہوا ہے جو محمد بشیر خان کے ہاتھ بھیجا گیا تھا۔ اس میں شریعت کے لیے ترغیب و تحریص دلانے کے علاوہ یہ بھی ہے کہ جب سے تم میرے پاس سے گئے ہو، ...

Marfat.com

صرف دو خط ملے ہیں، ایک پانی پت سے اور دوسرا جموں سے۔ پانی پت کا ذکر آتے ہی خیال ہوتا ہے کہ مکتوب الیہ (ملا صاحب) ضرور وہاں گئے ہوں گے اور حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ سے شرف نیاز حاصل کیا ہوگا۔ اوج کے مجموعے میں حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب حضرت قاضی صاحب کے نام ایسا ملتا ہے جس میں ملا محمد نسیمؔ کے لیے سفارش ہے کہ وہ آپ کے پاس حاضر ہو رہے ہیں آپ انہیں توجہ دیں (مکتوب ۱۲ مجموعہ ہذا)۔ یہ مکتوب حضرت مظہرؒ نے پانی پت سے بھیجا تھا، جب کہ قاضی صاحب بڈھانہ میں ہوں گے جو ضلع مظفر نگر (یوپی) کی جنوب مغربی تحصیل تھی۔ اسی مکتوب میں امیرالامراء نجیب الدولہ (المتوفی ۱۰ رجب ۱۱۸۴ھ مطابق ۳۱ اکتوبر ۱۷۷۰ء) کے بھائی نواب افضل خاں کے خطوط کا ذکر ہے کہ ان کے متعلق یہ معلوم ہوا کہ وہ (قاضی صاحب کے لیے) مفید ثابت نہ ہو سکے۔

مُلّا صاحب کے نام ایک مکتوب تو ۱۷ رجب کا ہے جس کا ذکر اوپر آچکا ہے اور دوسرا آخر رجب کا ہے جو دہلی سے بھیجا گیا تھا۔ اس مکتوب میں میاں محمد منیر جیو اور نواب ارشاد خاں وغیرہ کا سلام بھی لکھا ہے (ان ناموں سے مکتوبات کے زمانے کی تعیین میں مدد مل سکے گی)۔ تیسرا مکتوب اواخر شعبان کا ہے اور چوتھے مکتوب میں جو ۱۰ ذی قعدہ کا ہے (دوسرے مکتوب کی طرح) ذکر ہے کہ اگر تمھاری والدہ صاحبہ اجازت دے دیں تو یہاں آکر سلوک کے بقیہ مقامات بھی طے کر لو۔ پانچویں خط میں نجیب خاں (نجیب الدولہ) کے لشکر کا ذکر ہے جو کفار کے قلع قمع کے لیے آیا تھا اور مُلّا رحم داد کا ذکر بھی ہے جو ملاقات

کے لیے آئے تھے[1] اسی مکتوب میں مکتوب الیہ کی والدہ کے انتقال پر اظہارِ غم ہے۔ چھٹے مکتوب میں بھی مکتوب الیہ کی والدہ کی تعزیت ہے اور ملا رحم داد کی ملاقات کا ذکر بھی ہے۔ پھر ساتویں مکتوب میں ملا رحم داد کو سلام لکھا ہے کہ دو تین مرتبہ مجھ سے ملاقات کے لیے آگئے تھے اس لیے ان کا مجھ پر حق ہے۔ یہ ساتواں مکتوب[2] پانی پت سے لکھا گیا تھا اس میں ہے کہ میرے متعلقین دہلی سے یہاں آئے ہوئے ہیں اور صلح کا وعدہ کر لیا ہے۔ چنانچہ میرا قصد دہلی جانے کا ہے اور دو ماہ کے بعد یا تو انھیں دہلی بلوا لوں گا یا خود ہی پانی پت آجاؤں گا۔ اس مکتوب میں یہ بھی ہے کہ بغیر مجبوری سے ملے ہوئے تم وطن کو نہ جانا۔ اس سے ظاہر ہے کہ اس وقت مکتوب الیہ اپنے وطن اوچ میں نہیں بلکہ کسی اور جگہ ہوں گے (غالباً فوج میں) جہاں ملا رحم داد بھی ہوں گے۔ مکتوبات ۶ تا ۸ ایک ہی سلسلے کے معلوم ہوتے ہیں اور مکتوب ۸ میں یہ بھی ہے کہ مکتوب الیہ کے جانے کو پورے دو سال گزر چکے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ کم و بیش اتنی ہی مدت میں یہ تمام مکتوبات لکھے گئے ہوں گے۔

---

[1] فارسی مکتوبات (مطبوعہ بمبئی) میں ہر جگہ "رحیم داد" نام آتا ہے۔ لیکن وہ رحم داد ہوگا کیوں کہ حضرت مظہر کے مکتوب میں جس کا عکس شائع کیا جا رہا ہے حضرت مظہرؒ نے صاف طور پر "رحم داد" لکھا ہے۔

[2] ملا نسیمؒ کے نام حضرت مظہر کے مکتوبات میں ساتواں مکتوب مگر مجموعہ ہذا کے لحاظ سے مکتوب ۸۔

مکتوب ۳۳ میں محمد میر جیو اور نواب ارشاد خاں وغیرہ کا سلام ہے یعنی اس مکتوب کی تحریر کے وقت یہ لوگ زندہ تھے۔ محترم خلیق انجم والے (اردو) مکتوبات کے صفحہ ۱۲۲ میں جو مکتوب ہے اُس میں محمد میر جیو کے انتقال کی تاریخ ۱۹ (ذی الحجہ) درج ہے:۔ اور اسی مکتوب میں یہ بھی ذکر ہے کہ "فقیر ایک دفعہ شاہ ولی اللہؒ کی عیادت کو گیا تھا۔ ان کی صحت کے لیے خدا سے توفیق طلب کی اور دعا میں مصروف ہوا"۔ حضرت شاہ ولی اللہؒ کا انتقال ۲۹ محرم ۱۱۷۶ھ کو ہوا تھا، اس لیے ظاہر ہے کہ یہ مکتوب ان کے انتقال سے پہلے کا ہے جب کہ میاں محمد میر جیو انتقال کر چکے تھے اور یہ ممکن ہے کہ وہ ۱۱۷۵ھ ہوگا۔ اسی مکتوب میں نواب ارشاد خاں کے صاحبزادے ملوعلی خاں کا ذکر ہے کہ "حقیقت یہ ہے کہ اس کے ماں باپ کی جگہ اور اس کی خبر گیری کے لیے سب کچھ میں ہوں"۔ ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت تک نواب ارشاد خاں بھی فوت ہو چکے تھے۔ پھر اردو مکتوبات کے صفحہ ۱۲۵ میں جو مکتوب ۹ جمادی الآخر کا ہے، اُس میں نواب ارشاد خاں کے انتقال کی تاریخ ۱۳ ربیع الآخر دی گئی ہے اور فارسی مکتوبات (مرتبہ محترم عبدالرزاق قریشی) کے صفحہ ۶۶ میں جو مکتوب ۱۴ جمادی الاولیٰ چہار شنبہ کا لکھا ہوا ہے، اس میں بھی نواب ارشاد خاں کے انتقال پر اظہارِ غم ہے اور آگے چل کر

لہ مقامات مظہریہ۔ صفحہ ۸۴۔ طبع دہلی ۱۲۶۹ھ

راکہ از یارانِ حلقہ ست و ہنوز از دائرۂ امکان برنیامدہ، توجہ میدادہ باشند و بہ برادر خود سلام رسانند و از اندرون دعا، و از یارانِ حلقہ سلامہا برسد۔

۳

بعد حمد و صلوٰۃ و سلام از فقیر جان جانان، فرزند عزیز از جان اخوندزادہ محمد نسیم اوصلہ اللہ الکریم الی مقام عظیم، مطالعہ نمایند کہ فقیر در محروسۂ شاہجہان آباد مع یاران حلقہ و بردم محل تا آخر شہر رجب بعافیت است۔ الحمد للہ علی نوالہ والصلوٰۃ علی رسولہ محمد و صحبہ و آلہ۔ و اشتیاقِ دیدنِ آن فرزند بسیار است و اخوانِ طریقہ ہمہ یاد می کنند۔ اگر از کتخدائی خواہران فارغ شدہ باشند و والدۂ شما رخصت بدہد قصدِ این طرف بکنند و بعض مقاماتِ عالی کہ بشارتِ آنہا یافتہ اند، بگیرند۔ و اگر در مراجعت توقف باشد، باید کہ در تعلیم ذکر طریقہ دریغ و تغافل نہ نمایند۔ مردم را مشغول سازند کہ این طاعت متعدی است الی الخیر۔ و ہیچ عمل بہ ازین نیست کہ دلِ مردہ را بذکر الٰہی زندہ بسازند و بہ شغلِ علمِ ظاہر نیز مقید باشند و از مردم محل و از میان پیر علی و از یارانِ حلقہ نام بنام سلام خوانند، از میان محمد منیر جیو و میان محمد مراد جیو و نواب ارشاد خان و برادران و اولادشان سلام برسد۔

۴

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان، فضائل پناہ، کمالات

Marfat.com
Marfat.com

عکس مکتوب حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ

[illegible]

عکس مکتوب حضرت مرزا مظہر جان جاناںؒ

دستگاه، اخوندزاده ملا محمد نسیم جیو معلوم نمایند که تا اوائل ماه شعبان فقیر مع توابع در محروسهٔ دهلی بعافیت ست۔ باعث تحریر آنست که سید علی شاه از فقیر ذکرِ طریقهٔ عالیه گرفته روزے چند در حلقه نشستند۔ بنا بر ضرورتے قصدِ وطن کرده اند۔ فدا برسانند۔ بعد رسیدن آنجا اگر از شما التماس توجه بکنند دریغ نه نمایند که خدمت ساداتِ سعادت ست، و مقید به اتباعِ سنت و تعلیم طریقه باشند و بمتوسلانِ خود سلام برسانند۔ و از یارانِ حلقه سلام و از اندرون دعا خوانند۔

لطیفهٔ قلب این سید از قالب برنیامده است۔

۵

بعد حمد و صلوٰة از فقیر جان جانان، فرزندِ عزیزتر از جان ملا نسیم سلمه الرحمٰن مطالعه نمایند که فقیر تا اوائل ماه ذی قعده در بلدهٔ دهلی بعافیت است و از مدتے احوال آن برخوردار معلوم نیست۔ خاطر متعلق ست۔ باید که احوالِ خود می نوشته باشند، و اگر والده رخصت دهد بیایند و درین آخر عمر فقیر را ببینند و کسب مقامات باقی بکنند و اشتیاق در تحریر نمی آید و السلام علیکم از اندرون دعاء و از میاں پیر علی سلام و از یارانِ طریقه چه هندوستانی و چه روهیله سلام خوانند۔

و یارانِ سنبھل و امروهه و لیسولی و آنوله بخیر اند و مشتاق اند و سلام می رسانند۔

بعد حمد و صلوٰۃ و سلام از فقیر جان جاناں فرزند برخوردار
ملّا محمد نسیم جیو ابقاہ الرحمٰن مطالعہ فرمایند کہ فقیر تا روز تحریر کہ ہفدہم
شوال است در محروسۂ شاہجہان آباد مع علائق و توابع بعافیت است
و یارانِ حلقہ جا بجا و بشہر بشہر بخیر اند و مشتاق شما ہستند و انتظار
شما کشند۔ اگر از کارِ خیرِ خواہرانِ خود فارغ شدہ باشید، بیائید
و درین آخر عمر ما را بہ بینید۔ ضعف پیری بر ما بسیار غلبہ کردہ است
اما ہنوز ہر روز پنجاہ کس را کم و زیادہ توجہ می دہیم و دو سال کامل
گذشتہ کہ شما رفتہ اید درین مدت یک خطِ شما رسیدہ است و درین
ایام کہ برائے تنبیہ کفار سکھ لشکر نجیب خان[1] قریب دہلی رسیدہ،
ملا رحم داد برائے ملاقات فقیر آمدہ بود، خیریت شما رسانید و
گفت کہ آدم از وطن آمدہ و خط بنام فقیر آورد۔ ظاہراً آن خط گم شد
بفقیر نہ رسید۔ افسوس است کہ والدۂ شما وفات یافت۔ خدا
او را بیامرزاد۔ و کارِ خیر ہر دو ہمشیر شما در پیش است۔ بعد فراغ
ازاں قصد شاہجہان آباد دارید۔ خدا تعالیٰ بیارد۔ و مردم خانۂ ما
بسیار شما را یاد می کنند و دعا گفتہ اند و میاں پیر علی سلام می رسانند
و یک نکاحِ دیگر کردہ اند۔ از منکوحۂ اول دو پسر (و از) منکوحۂ
دوم[2] یک دختر متولد شدہ و صاحبان سنبھل ہمہ سلام گفتہ اند و ہمہ
مشتاق اند و بہ تقریب رمضان، یاران قدیم اکثر در حلقہ مجتمع
اند، ہمہ سلامہا می رسانند۔ حاملِ رقیمہ نجابت روہیلہ از یاران طریقہ
است۔ اگر طلب کند او را توجہ می دادہ باشند۔ والسلام۔

---

[1] فارسی مکتوبات مطبوعہ بمبئی میں سے مکتوب نمبر ۱۶ میں نجیب خاں، ان کے بھائی افضل خاں اور ملا رحم داد خان کا ذکر ایک ہی جگہ ملتا ہے۔
[2] فارسی مکتوبات مطبوعہ بمبئی کے نمبر ۲۶ میں بھی پیر علی کی دوسری بیوی اور دختر کا ذکر ہے۔

معلوم نیست درین مدت چہ قدر مردم را داخلِ طریقہ کردہ اید و از کتابہاے تحصیلے چند نسخہ خواندہ اید۔ احوال خود را مفصل بنویسید۔

۷

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان، فرزند برخوردار ملا محمد نسیم جیو مطالعہ نمایند کہ فقیر تا روزِ تحریر کہ غرۂ ذی قعدہ است، در بلدۂ دہلی مع توابع بعافیت است و مدتے است از احوال شما خبر نداریم۔ درین ایام ملا رحم داد جیو براے ملاقات آمدہ بودند، می گفتند کہ شخصے از وطن آمدہ و خط ملا محمد نسیم بنام فقیر آوردہ، اما آن خط بفقیر نہ رسید۔ ظاہرا گم شد و زبانی آن شخص معلوم شد کہ والدۂ شما رحلت نمود۔ خدا مغفرت کند و از کارِ خیر خواہران فارغ شدہ قصد ملاقات فقیر دارید۔ خدا راست آرد کہ فقیر و یارانِ طریقہ ہمہ مشتاق اند و درین روزہا نجابت نام جوانے روہیلہ از یارانِ حلقہ رخصت وطن گرفتہ، رفتہ است۔ بدست او ہم خطے نوشتہ فرستادہ ایم۔ خدا برساند۔ از مردم اندرون دعا و از میاں پیر علی و یارانِ حلقہ سلامہا خوانند۔ میاں پیر علی نکاح دیگر کردہ است۔ از منکوحۂ اول دو پسر دارد و از منکوحۂ دویم یک دختر پیدا شدہ و مردم اندرون ہمیشہ بیماری باشند و فقیر ہر سال یک بار بہ بلدۂ سنبھل می رود۔ یاران آنجا شما را بسیار یاد می کنند۔ و ضعف پیری و امراض متعدد بر فقیر غلبہ کردہ است و عمر از ہفتاد تجاوز نمودہ۔ دعا کنید کہ خاتمہ بخیر بود۔ والسلام۔

۸

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان، فرزند ملا محمد نسیم سلمہ اللہ الکریم معلوم نمایند کہ فقیر تا اوائل ماہ شوال در عروسۂ پانی پت بعافیت است و متعلقانِ فقیر از دہلی درین جا آمدہ اند و عہد موافقت بستہ اند و فقیر برضاے ایشان قصدِ دہلی کردہ است۔ بعد دو ماہ یا ایشان را بہ دہلی خواہم طلبید یا خود مراجعت بہ پانی پت خواہم کرد واز دعائے خیر دوستان غافل نیستم، خاطر جمع دارند و بر مسلک شریعت و شغل طریقت بہ استقامت باشند و بے ملاقات فقیر بہ وطن نہ روند و خط شما برسید و مطالب معلوم گردید، ہر جا باشند با خدا باشند۔ از اند و دعا خواستند۔ از برادران دہلی و یاران حلقہ سلام برسد۔ بہ ملا رحم داد خان جیو سلام برسانند۔ دو سہ بار ملاقات با ما کردہ اند، حقے دارند و ما خود با ایشان کارے نداریم۔

مکتوب حضرت مظہرؒ بنام میر عبد الہادی

۹

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان میر عبد الہادی صاحب مطالعہ نمایند کہ خط رسید و مقدمات مرقومہ بوضوح انجامید۔ سبب تاخیر در جواب آن بود کہ نواب سید قاسم خان را ہنگامہ ہا پیش آمد چون برعایت خاطر سردارانِ این حدود فسخ عزیمت سفر نمودہ و نگاہداشت سپاہ مطلقاً موقوف داشتہ درمکان معہود خود آمدہ نشستند۔ و آدمِ فقیر موافق قاعدہ

که آخر ہر ماہ برای خبرگیری خانہ روانۂ دہلی می شود، فردا روانہ خواہد شد، اتفاق تحریر افتاد۔

صاحب من فقیر خدمت بزرگان خدا خصوصاً سادات و آشنا سعادت می داند و این معنی مخفی نیست، امّا با تقدیر چارہ نہ۔ فقیر خود برین امور قادر است۔ مگر بہ حرکت زبانی فقیر حاضرم۔ امّا گردش آشنایان ہندوستانی از امراء و سلاطین رفتند۔ این سرداران کہ در وسعت آمدہ اند آشنا نیستند و اگر آشنا شوند ہمت ندارند و نواب قاسم خان ہمتے دارد لیکن آشنائی فقیر با او زیادہ بر یک دو ملاقات نیست۔ معہذا اورا با من در دین رجوعی نہ کہ او شیعی است و من سنّی پس اعتقاد خود معلوم و در مقدمات دنیا ظاہر است کہ من بچہ کار او می آیم پس چہ احتمال است کہ از برای خاطر فقیر درین افلاس و فلاکت رعایت صدہا مردم خواہد کرد۔ مرا بر او کدام حق است کہ بر اعتماد آن اورا تکلیف کنم و اینکہ با وجود شہرت افلاس مبلغ ہا برای نگاہداشت سپاہ بر آوردہ۔ انصاف می باید کہ برای مصلحت وقت ہر کسے در کار خود سعی و تلاش از ہر جا کہ می تواند چیزے بہم میرساند۔ برای خدا رعایت کردن در مذہب دنیا داران اینقدر ضرور نیست کہ خواہ و ناخواہ زری از جای بدست آوردہ باید داد۔ و فقیر از استطاعت و افلاس آن مرد چہ خبر دارد۔ مرا با او اختلاطے نیست۔ یکچند بار خطوط مشتمل دوستی بمن نوشتہ است و بس۔ حساب خانہ خود بفقیر ندادہ است۔ بے سامانی او مشہور است کہ سرمایۂ او تجارت رفتہ۔ ہر کس می دانند۔ من ہم اورا مفلس می دانم و ربط قوی درمیان نیست کہ با وجود مفلسی تکلیف باید کرد۔ و اورا چہ ضرور است کہ گفتۂ مرا البتہ قبول نماید۔ اندکے شعور درکار است صاحبا نزا خدا شعوری بدہد فقیر با وجود قدرت مخل نیست خدا می داند۔

صاحبان گمان دارند که تغافل می کنم لعنت برکسے که چنین کند و تغافل نماید۔

با فقیر بسبب آشنائی نواب مذکور منشی مشتاق رائے بود آمد برہم زدہ بہ بریلی رفت۔ حالا رسم تحریر ہم نماندہ۔ اگر رفتن فقیر تا آنولہ اتفاق می افتد و آں بزرگ یعنی نواب قاسم خان برائے دیدن فقیر از آنجا چہیںڑی می آید تقریب شما درمیان می آرم و ہر قدر زبان یاری خواہد داد، خواہم گفت۔ اگر تقدیر مساعدت نمود و آں بزرگ اقبال کرد بہ شما می نویسم، احتمال دارد کہ نقش مراد بنشیند و تقریب ملنے از وگرفتن متصور ست، زیادہ زیادہ است۔

بہ فصیح اللہ خان جیو و شیخ قمرالدین جیو سلام برسانید۔

حقیقت نگاہداشت او این است کہ سردارانِ روہیلا اجازت فراہم آوردن سپاہ، آں بزرگ را دادہ بودند۔ چوں مرد خوش ہمت است و علوفہ بیش قرار دستخط می کند و سردارانِ این حدود بسیار کم می دہند، جماعہ داران ہمہ نوکری ہا گذاشتہ رفیق او شدند۔ سرداران ازیں معنی در اندیشہ فرو رفتہ آں بزرگ را از نگاہداشت مانع آمدند۔ ناچار با بریلی رفتہ بازگشت و در محل سابق آمدہ نشست۔

مشکل دیگر است کہ اگر با نواب قاسم خان برائے مصلحت سپارش اختلاط بکنم و خلاف وضع خود کہ با دنیا داران آمیزش نمی نمایم، گوارا کنم، افاغنہ مرا بدنام بہ رفض و تشیع می کنند و دشمن می شوند۔ کار را بہ لطائف باید گرفت اگر مقدر است می شود۔ و فقیر مخلص احباب است، بستائی یا شاکر۔

مکتوب حضرت مظہرؒ بنام شیخ صاحب

۱۰

بعد حمد و صلوٰۃ از فقیر جان جانان، برادر گرامی قدر عزیز از جان، شیخ صاحب مطالعہ نمایند کہ تا امروز کہ ہفتم جمادی الاولیٰ است فقیر در بلدۂ سنبھل مع دوستانِ اینجا بعافیت است و نواب ارشاد خان صاحب برائے رفاقت محب اللہ خان صاحب پسر دوندے خان رفتہ اند کہ ہمراہ نیز ہا بزیارت حضرت شاہ مدار قدس سرہٗ رفتہ است و برائے خدمت کسے نیست۔ محمد مرادؔ[1] رفتند و محمد انورؔ[2] آمدہ بود۔ او ہم رفت و روہیلہ ہا شعور ندارند۔ سخت تنہائی است برائے پرداخت اہل طریقہ درین ماہ خود ہستم۔ تا آخر ماہ نواب مذکور ہم خواہند آمد، و آدم فقیر تا سلخ این ماہ موافق قاعدہ برائے خبرگیری خانہ خواہد رسید۔ در ماہ آیندہ بعد مراجعت قاصد این طرف، قصدِ دہلی خواہم نمود۔ و اگر مانعے پیش آمد، اواخر ماہ آیندہ می رسم۔ چون رنج سفر کشیدہ ام و پرداختِ بواطنِ طالبان منظور است، چندروز بامزہ یا بے مزہ باید بود و امروز کہارِ دیگر بہ مع خطوط رسیدند و بیماری صاحبزادی امانت نگاہداشتہ ایم۔ معلوم شد کہ ایشان ارادۂ این طرف کردہ بودند، مانعے پیش آمد کہ نیامدند۔ زبانی کہار این ہست ! داخل خط نبود۔ ظاہراً خط در حالتِ تشویش نوشتہ اند کہ جواب اکثر مطالب نداشت۔ چنانچہ احوال پیر علی و برادہ کہ خیر او را ازان خانہ برآرد کہ پدرش منتظر است، ہیچ معلوم نہ شد و بعض امور تفصیل

---

[1] از اصحاب حضرت مظہرؒ
[2] محمد انور برادر زادۂ میر محمد معین

می خواست مجمل مرقوم بود بہر حال بعد انتظار دوازدہ روز خاطر جمع نشد واز صحت مزاج و ہمواری مردم محل ممنون شدیم، انشاالله تعالے عوض این آدمیت آدمیتہا خواہیم نمود۔ شکر بجا آوردیم۔ امروز آدم سرکار نواب روانہ می شد۔ حرفے چند تحریر شد۔ متعاقب جواب خطوط خواہد رسید۔

عزیزان سنبھل بہ میان غلام مصطفےٰ صاحب مع رفقا سلام رسانند۔ و در خدمت قاضی صاحب خصوصاً برادر ایشان سلام واشتیاق بدوستان مسلمان و ہندو وغیرہ ہمہ عبدالہادی صاحب سلام برسد۔ جواب خط ایشان بعد چند روز خواہد رسید کہ مطلبے دارد، با ایشان بگویند۔ حساب معلوم شد۔ دیگر معلوم باد کہ مولوی ثناء الله صاحب از پانی پت نوشتہ اند کہ سہ چہار بیگہ زمین خوب در معرض بیع است، اگر منظور باشد مبلغ باید فرستاد و برائے طیاری چاہ پنجاہ روپیہ طلبیدہ اند کہ زراعت ربیع بے چاہ نخواہد شد۔ این معنی را بمردم محل ظاہر نمودہ جواب گرفتہ بہ میر مکارم متصدی عنایت خان جیو کہ در حویلی برون ترکمان دروازہ می باشد، خط از طرف اندرون نوشتہ بدہند کہ بہ پانی پت برسانند واگر اندرون مبلغ خواہند بحساب پنج روپیہ درماہہ بیشگی کہ شصت روپیہ در وجہ تمام سال می شود ایشان یکجا بگیرند، از ہر درماہہ پنج روپیہ وضع می کنیم و پانزدہ می دہیم۔ چنانچہ ماہ جمادی الثانی ازما است واز غرۂ رجب حساب سال نو خواہد شد۔ پس شصت روپیہ بایشان باید داد سی روپیہ بابت خواجہ کامیاب کہ پیش شما امانت است و سی روپیہ کہ حالا از میان صاحب گرفتہ اید واز خط شما معلوم شد کہ یازدہ روپیہ برائے سامان سفر پیرزادی قرض از شما گرفتہ اند آنرا وضع کردہ چہل و نہ روپیہ بدہند ہمین قدر برای چاہ کہ ضروری است کفایت می کند۔ اگر قطعۂ زمین

را تیز خریدن منظور خواہد بود از زیور خود فروخته ہنڈوی خواہد نمود۔ واگر در دادن مبلغ وجہ چاہ و خرید زمین تغافل نمایند تا مبلغ نباید گرفت و از پیش خود نباید داشت ۔ بعد رسیدن فقیر آنچه مناسب خواہد بود بعمل خواہد آمد۔ و یک تھان سوسی سرخ و کعبید مرادآبادی ده درعہ چہار پاجامہ دار بدست حامل رقیمہ مرسل شده، فرمایش اندرون است باید رسانید واگر فرمایشے دیگر بکنند باید نوشت که ہمراہ آورده شود یا فرستاده شود و خدا کند که ماء الجبن با مزاج ایشان راست آید درین تقدیر دوا در علاج نباید کرد و در دل جوئی و احتیاط تاکید فضول است ۔ چون پیر علی دعای نه نوشته از ما ہم او را ہیچ نگویند۔

تدبیر مبلغ خواجہ کامیاب کرده خواہد شد و در سلخ این ماه از میاں صاحب سی روپیہ گرفته پانزده روپیہ به مردم محل ده روپیہ کرایہ حویلی و در ماہه پنجم؟ دربان در او پیرزاده خواہند داد پنج روپیہ باقی خواہد ماند۔

چون مقدمۂ چاه ضروری بود و مولوی بتاکید نوشته اند اطلاع به مردم محل دادن ضروری است که ملک ضائع نه شود و بنا چاری مبلغ دادن نیز ضرور ۔ اما لیے سماجت نباید داد۔ به پیرزادی صاحب سلام و مردم اندرون خود دعا۔[1]

---

[1] یہ مکتوب قیاساً شیخ محمد مراد کے بھائی شیخ عبدالرحمٰن کے نام معلوم ہوتا ہے ۔ حضرت مظہرؒ کے گھریلو کاموں سے متعلق ذمہ داری شیخ محمد مراد کے سپرد تھی جیسا کہ معمولات میں مذکور ہے اور ممکن ہے کہ ان کے بھائی شیخ عبدالرحمٰن بھی ہاتھ بٹاتے ہوں ۔ اس مکتوب میں بیشتر خانگی معاملات مذکور ہیں ۔

مکتوبات قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ بنام حضرت مظہرؒ

[حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ کے نام حضرت مظہرؒ کے سات مکتوبات کلمات طیبات میں ۱۰۱، ۱۲۹ مکتوبات محترم عبدالرزاق قریشی کے مرتبہ مجموعے میں شامل ہیں۔ لیکن اب تک خود قاضی صاحبؒ کا تحریر کردہ کوئی مکتوب بنام حضرت مظہرؒ سامنے نہیں آیا تھا۔ کلمات طیبات میں بھی، جس میں قاضی صاحبؒ کے آٹھ مکتوبات درج ہیں حضرت مظہرؒ کے نام کوئی مکتوب نہیں۔ خوش قسمتی سے قاضی صاحبؒ کے پانچ مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ خانقاہ فورتحل میں محفوظ ہیں جو یہاں پیش کیے جاتے ہیں۔

ان مکتوبات میں ایک خاص قضیے کا تسلسل کے ساتھ ذکر ہے جس سے مکتوبات کی ترتیب اور تاریخ تعیین میں مدد ملتی ہے۔ ہماری رائے میں یہ پانچوں مکتوبات ۱۱۷۷ھ یا اس کے لگ بھگ کے ہیں۔

پہلا مکتوب اوسط رجب کا ہے اور پانی پت سے دہلی حضرت مظہرؒ کے نام بھیجا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال مرزا صاحبؒ اوائل جمادی الاول میں سنبھل پہنچے تھے اور دہلی واپسی اوائل رجب میں ہونی تھی مگر وہ کچھ پہلے ہی آگئے تھے کیونکہ حضرت مظہرؒ کے مکتوب ۱۱ (مجموعہ عبدالرزاق قریشی) کی تاریخ تحریر ۲۵ جمادی الآخر ہے اور مقام تحریر دہلی۔ اس مکتوب میں حضرت مظہرؒ لکھتے ہیں:

"برائے خرید چہار بیگہ زمین معہود کہ چہل و چہار روپیہ طلبیدہ بودند ..." اس معاملے کا ذکر قاضی صاحب کے مکتوب ۱۵ میں بھی ہے جس میں چار بیگہ زمین کے لیے گیارہ روپیہ فی بیگہ کے حساب سے ۴۴ روپے طلب کیے گئے ہیں۔ حضرت مظہر رحمۃ اللہ علیہ کے مذکورہ مکتوب میں یہ بھی ہے کہ "اندیشۂ از آشوب سکھاں بسیار است" نیز ان کے بعد کے مکتوب ۱۲ میں بھی جو ماہ شعبان کا ہے، یہ ہے کہ "واحوال نجیب الدولہ با سکھان و محفوظ ماندن پانی پتے از دست کافران محل شکر است"۔ یہ واقعہ شعبان ۱۱۷۷ھ مطابق فروری ۱۷۶۴ء کا ہے۔ اس سے قاضی صاحب کے مکتوب کا سنہ تحریر بھی معلوم ہو جاتا ہے۔

قاضی صاحبؒ کے دیگر چار مکتوبات (۲ تا ۵) میں تسلسل کے ساتھ ایک قضیے کا ذکر ہے اور یہ مکتوبات بھی ۱۱۷۷ھ ہی کے ہیں۔ مکتوب ۳ میں ہے کہ "بروایات لشکر و کنج پورہ معلوم شد کہ شاہ درانی امسال باین طرف می آید بر تنبیہ سکھان متوجہ است و سکھان گریختہ رفتند۔ ازین جہت اطمینان بہم رسیدہ" یہ صورت ۱۱۷۷ھ ہی میں پیش آئی تھی۔

قاضی صاحب کے مکتوب ۲ میں علی رضا خان کا ذکر یوں ہے کہ "نور چشم علی رضا خان داخل طریقہ علیہ شدہ اند بسیار دل خوش شدہ۔ بجہت نبود حساب از علوم اتفاق توجہ نہ شدہ، در حضور می رسید چند روز بہمیں نیت در شاہجہان آباد خواہد ماند۔ شفقت کامل بحال مشار الیہ مبذول شود"

Marfat.com

گویا یہ مکتوب علی رضا خاں کے دہلی جانے کے وقت لکھا گیا ہے۔ ۱۱۷۷ھ ہی میں علی رضا خاں کا ذکر حضرت مظہرؒ کے مکتوب ۹۱ (مجموعہ عبدالرزاق قریشی) میں یوں موجود ہے "برخوردار یعنے علی رضا خاں بقریبے کہ محلی نسبت بہ بالی ہمت می رسند۔ چون طریقہ را از فقیر گرفتہ اند و ذکر لطائف خمسہ جاری شدہ ونفی واثبات ہم شروع کردہ اند در حلقۂ شما داخل خواہند شد ....." نیز حضرت مظہرؒ کے اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ "بمیاں محمد محسن خاں جیو تعزیت پسر موافق سنت برسانند" محمد محسن خاں کے پسر کے مارے جانے کا ذکر قاضی صاحب کے مکتوب ۳۰ میں آیا ہے۔

قاضی صاحب کے مکتوب ۳۱ میں ہے کہ "در لشکر افضل الدولہ کہ آشنائے غلام نیست لہٰذا بجناب عالی معروض می دارد چون پیش امام افضل الدولہ در جناب عالی داخل طریق است و بعضے رسالہ داران ہم بندگی دارند، امیدوار است کہ رقعۂ خاص بنام پیش امام و آشنایان رسالہ داران مرحمت شود ....." نیز مکتوب ۳۲ میں بھی ہے کہ "اگر بہ یکے از سرداران لشکر یا از رفقائے افضل الدولہ رقعۂ سفارش غلام نوشتن مناسب باشد مرحمت گردد" قاضی صاحب کے ان دونوں مکتوبات (۳۱، ۳۲) کے جواب میں حضرت مظہرؒ کا مکتوب ۱۹ (مجموعہ قریشی) ہے۔ چنانچہ قاضی صاحب کے جواب میں حضرت مظہرؒ نے محمد محسن خاں خانزادہ اور رحیم خاں خانزادہ کو سفارشی رقعے لکھنے کی خبر کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ

"پیش امام افضل خاں با فقیر و بطریقہ ندارد" اور اسی مکتوب میں قاضی صاحب کو یہ سرزنش بھی کی گئی کہ "برادرم عجب کارے است کہ پردا اجداز مردم پانی پت برابر شکایت شما می آید۔ معلوم نیست چہ عمل از شما واقع می شود۔ اگر راستی و دیانت شما باعث آزار مردم است از آن راستی بگذرید و خود را فضیحت نکنید۔۔۔" حضرت کی اس سرزنش کے جواب میں قاضی صاحب نے مکتوب ۵ میں اپنی صفائی یوں پیش کی ہے۔ "ارشاد شدہ بود کہ پروا عداز مردم پانی پت برابر شکایت شما می آید۔ خداوند نعمت! میان عبدالجلیل و محمد شعیب ارثاً از علام عناد و عداوت دارند۔۔۔"

اب ذیل میں قاضی صاحب کے وہ پانچ مکتوبات پیش کیے جاتے ہیں]

۱۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین۔ عرضہ کمترین غلامان محمد ثناء اللہ بموقف عرض می رساند۔ احوال غلام مستوجب حمد الٰہی و شکر توجہات قبلہ گاہیست، ادام اللہ برکاتہٗ و صحت ذات اقدس مقدس مدام مطلوب، مدتیست کہ غلام و دیگر دوستان پانی پت در انتظار قدوم میمنت لزوم چشم براہ داشتند کہ اتفاق تشریف فرمودن آنجناب بجانب سنبھل شد۔ نوازش نامہ عالی مرقوم اوائل جمادی الاول از سنبھل بنزول اجلال فرمود۔ دران ارشاد

شده بود که اوائل رجب به شاهجهان آباد خواهم رسید و اول شعبان قدوم میمنت لزوم به پانی پت خواهد شد۔ حالاً دران می گردد۔ اوسط رجب رسید۔ البتہ جناب عالی در شاهجهان آباد تشریف آورده باشد اواخر شعبان هم می رسد۔ امیدوار است که آخر شعبان البتہ تشریف باید آورد و ماه رمضان در پانی پت باید گذرانید و اگر بر تقدیر اتفاق تشریف آوردن آنحضرت به پانی پت نخواهد شد، ارشاد شود که غلام خود عزم حضور نماید و آخر شعبان در بیزگی رسیده رمضان همانجا کند۔ در موسم سرما از کارهاے اینجا فرصت دست می دهد و باز فصل ربیع خواهد رسید۔ و بعد ازان برسات ایام حرج است۔ درین ایام سفر آسان است۔ اگر تشریف آوردن حضرت نخواهد شد، غلام خواهد رسید۔ لیکن اولی همین است که جناب عالی تشریف آرند که اکثر مردم پانی پت تشنۂ دیدار اند۔

___چهار بیگہ زمین در شفعہ والده مرشده فروخت می شود۔ خریدن آن ضرور است و تیار کردن چاه ضرور است۔ دو سه بیگہ زمین جاے دیگر فروخت می شود۔ این معنی را غلام بخدمت والده مرشده معروض داشته و صد روپیہ از والده مرشده طلب داشته، مفصل محبت ازعرضی علیحده که بخدمت آن مشفق نوشته واضح راے عالی خواهد شد۔ ارشاد شده بود که اگر قطعۂ کلان مقدار بست سی بیگہ در معرض بیع باشد معروض دارد۔ خداوندمن! شانزده بیگہ زمین درین ایام بمعرض شراء است، ازین قطعہ بوالده مرشده اطلاع نوشته ام۔ اگر بخاطر مبارک بگردد خرید فرمایند فی بیگہ یازده روپیہ می گویند، باید دید هشتا بیگہ زمین دیگر هم شاید فروخت شود۔ بالفعل شانزده بیگہ فروخت می شود۔

بهرام بخش فدوی خاکپاے جناب فیض مآب حضرت پیر و مرشد

Marfat.com

برحق عرضہ قدمبوس می رساند۔

۱۴

۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ اجمعین۔ عرضی بکترین غلامان جناب محمد ثناء اللہ بموقف عرض می رساند۔ احوال غلام مستوجب حمد الٰہی وشکر توجہات حضرت قبلہ گاہی است۔ ادام اللہ تعالیٰ برکاتہ، وصحتہ، وسلامتی ذات قدسی صفات مدام مطلوب مدت است کہ چشم انتظار براہ است وخاک پانی پت را بقدوم میمنت لزوم رشک ارم باید فرمود۔

نور چشم علی رضا خانؒ داخل طریقہ علیہ شدہ اند، بسیار دل خوش شدہ، بجہت بعد مسافت از غلام اتفاق نہ شدہ، در حضور می رسد۔ چند روز بہمین نیت در شاہجہان آباد خواہد ماند۔ شفقت کمال بحال مشار الیہ مبذول شود۔ سید عبد العلی پسر مولوی محمد یونس نوازش نامہ عالی آوردہ بود۔ دران نوازش نامہ مندرج بود کہ ما می دانستیم کہ موضع ہرتاری بہ شما تعلق ندارد، حالا معلوم شد کہ تعلق دارد، پس رعایت سید مذکور فرمود۔ قبلۂ من! غلام موضع مذکور را گذاشتہ کردہ است، لیکن تا ادائے قرض قدرے دخل می کنم، انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب ادائے قرض می شود، باز ہرگز دخل منظور نیست۔ بالفعل کار آنجا بہ مولوی محمد رضا تعلق دارد و شخصے بتولی شدہ از شاہجہان آباد ہم آمدہ است۔ باید دید، کدام قرار یابد۔ لیکن حسب الارشاد غلام بمقدور در رعایت سید عبد العلی دریغ نخواہد

ؒ علی رضا خان ابن عزت اللہ ابن راسخ

کرد۔
بجناب والدہ صاحبہ مرشدہ عرض قدم بوس رسد۔ یارانِ طریقہ سلامہا مطالعہ فرمایند۔ غلام زادہ صبغۃ اللہ عرض قدم بوس دارد۔

۱۳

ع ۴۳
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علیٰ خیر خلقہ محمد آلہ واصحابہ اجمعین۔ عرضہ کمترین غلامان جناب محمد ثناء اللہ عفی عنہ عرض می رساند۔ احوال غلام مستوجب حمد الٰہی و شکر توجہات حضرت قبلہ گاہی ادام اللہ تعالیٰ برکاتہٗ و صحتہٗ و سلامت ذات قدسی آیات مدام مطلوب۔ بروایات لشکر و کنج پورہ معلوم شد کہ شاہ درانی امسال باین طرف می آید، بر تنبیہ سکھان متوجہ است و سکھان گریختہ رفتند۔ ازین جہت اطمینان بہم رسیدہ۔
غلام مدتیست کہ موضع ہرتاری واگذاشت کردہ، سال گذشتہ بسبب خشکی ہیچ زراعت نبود و درین سال از ابتداء حریف رحمت اللہ نامی از طرف صدر والصدور متولی موضع مذکور شدہ آمدہ۔ غلام را در انجا دخل نیست و چہار صد و چند روپے بابت سنایق معرفت غلام در حساب موضع مذکور قرض است۔ چنانچہ تمسک بمہر خادمان بدست غلام است۔ با این ہمہ چون عبد الجلیل[۱] با غلام عداوت قلبی دارد رحمت اللہ مذکور و دیگر مردم را ورغلانیدہ بہ لشکر نجیب الدولہ فرستادہ آنہا بے موجب در لشکر نالش غلام کردہ آنجا خود نالش غلام بفضل الٰہی مسموع نشد۔ حالاً رحمت اللہ وغیرہ بہ لشکر افضل الدولہ

[۱] برادر نجیب الدولہ

رفتہ اند و کار پانی پت وغیرہ اکثر بالفعل بہ افضل الدولہ متعلق گشتہ لہذا علام ہم ارادۂ ملاقات افضل الدولہ دارد - چون در لشکر افضل الدولہ کسے آشنائے علام نیست لہذا بجناب عالی معروض می دارد - چون پیش امام افضل الدولہ در جناب عالی داخل طریق است و بعضے رسالہ داران ہم بندگی دارند، امیدوار است کہ شقۂ خاص بنام پیش امام و آشنایان از رسالداران مرحمت شود کہ تا اللہ یار توسل دارد، در امور مرجوعۂ او امداد و اعانت لازم - جواب این عرضی زود مرحمت شود - تحقق خان قضیۂ داشت از سہ سال چنانچہ آن خداوند ہم دران مادہ بہ اعظم علی خان فرمودہ بودند در ہمان قضیہ پسرش تلف شد، حالا علام در انجام مرام تحقق خان اسلوبے انداختہ آن مقدمہ ہم بتوجہ افضل الدولہ کرسی نشین می تواند شد - اگر علام بہ لشکر افضل الدولہ خواہد رفت، براے کار تحقق خان ہم سعی خواہد کرد - یک رقعہ براے سفارش تحقق خان ہم ممنون شود -

فدوی خاکسار جناب فیض مآب ابرام بخش عرض تمام لوس می رساند -

کسے آدم دیگر روندۂ شاہجہان آباد سنبھل ...... میسر نہ شد ناچار خواجہ محمود را فرستادہ شدہ، در مسجد جامع شب و روز خواہد ماند، ہرگاہ جواب عنایت خواہد شد، خواہد آورد - علام محل عتاب نہ شود -

۱۴

۱۴
الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین

عرضی کمترین غلامان محمد ثناء اللہ بموقف عرض می رساند۔ احوال غلام مستوجب حمد الٰہی و شکر توجہات حضرت قبلہ گاہیست ادام اللہ تعالیٰ برکاتہ، وصحۃ و سلامۃ ذات اقدس مقدس مطلوب۔ دو سال شدہ کہ غلام از موضع ہرتاری دست بر داشتہ، سال گذشتہ چون بسبب خشک سالی ہیچ زراعت نبود موضع مذکور گویا در تصرف زمینداران ظالمۃ (؟) بدستور قدیم بود۔ بجہت عدم زراعت عمل جدید نمودارنہ شد۔ بسبب مبلغ قرض کہ معرفت غلام دران دیہ بود، غلام سوالی پانی پت بازمینداران نولہتہ و الذکے ...... ملداخلت داشتم و متولی آنجا بہ بنیا عنایت خان صاحب مولوی محمد رضا بودند محض در خیال و اگرنہ ہیچ زراعت نبود کہ ایشان دران دخل کنند دریں سال کہ زراعت خوب شدہ، رحمت اللہ نامی کشمیری از صدر الصدور متولی شدہ آمدہ، دران تصرف نمود۔ حاصل کلام آنکہ غلام را دران دیہ مطلقاً مداخلت نیست با این ہمہ عبد الجلیل کہ عداوت موروثی و نزاع قلبی دارد بلے وجہ مردم را اغوا کردہ می خواہد کہ در لشکر حرے بہ تہمت و فساد کنانند و اصل غرض آن خواہد بود کہ چہار صد و چند روپیہ کہ بابت قرض است گلو گیر غلام شود۔ بہر حال درین مدعا توجہ باید فرمود۔ و اگر بہ کسے از سرداران لشکر یا از رفقائے افضل الدولہ رقعہ سفارش غلام نوشتن مناسب باشد، ترحمت گردد۔

بتاریخ بست و دوم رجب غلام زادہ بخانۂ غلام پیدا شدہ نظر توجہ مبذول باد۔ بجناب حضرت والدہ مرشدہ عرض قدم بوس می رساند۔

سابق بست و دو بیگہ زمین سرکار دریکجا است و ہفت بیگہ متفرق حالا متصل آن بست و دو بیگہ زمین ہفت بیگہ زمین در معرض بیع است، سابق بائع آن چہار بیگہ فروختن می گفت، چنانچہ معروض داشتہ

بود- حالا می گوید که ہفت بیگہ می فروشم - اگر این ہفت بیگہ زمین خرید شود، قدر معتدبہ یکجا جمع گردد، و زمین متفرقہ بدست آمدن می تواند شد و قطعۂ کلان بدست آمدن مشکل است - حالا می شود، باز نخواہد شد- سوائے ارسال قیمت این زمین بخدمت آن مشفق نوشتہ بودم معلوم شد کہ درین وقت مبلغ میسر نمی شود، لہذا غلام می خواہد کہ زمین متفرقہ سرکار را فروختہ، بعوض آن، این زمین خرید نماید کہ یکجا قطعہ کلان بودن فائدہ تمام دارد- زمین متفرقہ باز بہم خواہد رسید لیکن بدون پروانگی بر فروخت زمین اقدام نہ کردہ - اگر ارشاد فرمایند ہفت بیگہ زمین متفرقہ را فروختہ، این ہفت بیگہ خرید نمایم کہ ضرور است - زود جواب قلمی فرمایند، این جا قرض بہم نمی رسد- والّا بہ قرض می خریدم-

۱۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین - عرض کمترین غلامان جناب محمد شاداللہ بموقف عرض می رساند- احوال غلام مستوجب حمد الٰہی و شکر توجہات حضرت قبلہ گاہی ادام اللہ تعالےٰ برکاتہ، وصحتہ، وسلامۃ ذات اقدس مقدس مدام مطلوب ہے - نوازش نامۂ عالی بدست میاں محمود مع شقۂ خاص بنام رحیم خاں خانزادہ شرف ورود فرمود- ارشاد شدہ بود کہ ہر واحد از مردم بابی بیت لبریز شکایت شما می آید- خداوند نعمت! میاں عبدالجلیل ومحمد شعیب ارثاً از غلام عناد و عداوت دارند- برائے ناخوشی ایشان تو تقصیرے نمی باید، وجود غلام در نظر شان تمام گناہ است - و دیگر میاں

سیف اللہ پدر شاہ عصمت اللہ از دہ سال از حضور قاضی مرحوم ناخوشی دارند۔ حضرت میدانند کہ در مہم تقصیرِ غلام نیست۔ شیخ سیف اللہ اکثر قضیہ را شیوہ دارند و ہر گاہ حرفے خلاف مرضی ایشان گفتہ شود گو سراسر حق باشد، ناخوش می شوند و قاضی اگر متدین باشد در گفتن کلمۃ الحق ناچار است "ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولٰئک ہم الکافرون" سوائے این چہار کس بفضلِ الٰہی مردم پانی پت از غلام شاکر اند، کسے شکایت ندارد۔ وقتیکہ جنابِ عالی بہ پانی پت تشریف خواہند فرمود، اظہار صدق این امر خواہد کرد۔ اتفاقاً درین ایام محمد شعیب بہ تقریب شادی بہ شاہجہان آباد رفتہ بود و قدرت اللہ پسر محمد شعیب مکرر بہ شاہجہان آباد رفتہ و شیخ سیف اللہ مدتے درین ایام بہ شاہجہان آباد ماندہ، اغلب کہ زبانی این بزرگان شکایت بہ سمعِ مبارک رسیدہ باشد۔ اگر این چنین است، پس قول اینہا در حقِ غلام پذیرا نہ شود۔ و اگر سوائے این مردم کسے دیگر نالش در حضور نماید از نامش ارشاد شود کہ دفعِ نالش کردہ شود یا عذر مسموع معذور دارد و قطعِ نظر از تفصیل مجمل آنست کہ اگر بابت امرِ دنیوی شکایت کند بنا برآنکہ "اَلْعَبْدُ وَمَا فِیْ یَدِہٖ مِلْکٌ الْمَوْلٰی" چون جان و مال غلام مملوک حضرت است ارشاد فرمایند، غلام او را راضی سازد و از حق خود ہم درگذرد۔ و اگر در حکمِ شریعت کسے از غلام ناخوش شود دلیل ضعف ایمانی او است و غلام ناچار۔ قال اللہ تعالٰی "فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَہُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِہِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا"۔ و آنکہ ارشاد شدہ کہ بخاطر داشت لیمان، لیمان دیگر را ناخوش نباید کرد، خداوند! غلام در مقدمات شرعی ہیچ کس را دخل نمی دہد و بر ہیچ کس اعتماد ندارد۔ ہمان مردم مخالفان کسے کہ با غلام دوستی دارد عبث او را محل طعن می سازند۔

عبدالجلیل و نظام الدین داماد سیف اللہ بہ عداوت غلام چند کس را جمع کردہ در لشکر افضل خان برائے فریاد برتاری برپا کردہ، محمد نجیب از طرف غلام بہ لشکر رفتہ" رقعۂ خاص حضرت رحم خان

....

مکتوبات محمد احسان احمدی بنام حضرت مظہرؒ

[مقامات مظہری میں محمد احسان احمدی کا ذکر یوں آیا ہے:
" از قدمائے اصحاب و اکمل خلفائے حضرت ایشان از اولاد حضرت حافظ محمد محسن در نسب بشیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ می رسند"..... مقامات میں ان کے بارے میں یہ بھی ہے کہ حرارت شوق و گرمی طپش باطنی کے سبب سے ان کو موسم سرما میں روئی کے لبادے کی ضرورت نہیں ہوتی تھی۔ شاہ درانی کے ہنگامۂ غارت گری میں اپنے کوچے کے دروازے پر بہ ہمت تمام بیٹھے پہرہ دیتے رہے بفضل الٰہی رات تک ہرگز کوئی وہاں نہ آیا۔ ملا رحیم داد (رحم داد) کے لشکر کو جب شکست ہوئی اور ملا رحیم داد نے شہادت پائی جس کے بعد کفار کا غلبہ ہوا، تو یہ اس موقع پر لشکر ہی میں تھے۔
ان کے نام مرزا صاحبؒ کے تین مکتوبات کلمات طیبات میں ہیں، یعنی مکتوب ۲۰، ۲۱، ۲۲۔ "مکاتیب مرزا مظہرؒ"

مرتبہ عبد الرزاق قریشی میں حضرت مظہرؒ کے دو مکتوبات (نمبر ۶۰، ع۶۱) میں جو قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے نام ہیں، ضمناً ان کا بھی ذکر آیا ہے۔ مکتوب ع۶۰ میں "جو غالباً دہلی سے لکھا گیا ہے"، ان کے نام سلام ہے، دوسرے مکتوب (ع۶۱) میں یہ اطلاع ہے کہ محمد احسان احمدی ایک ہفتہ ہوا کہ رحیم داد کے لشکر کو جا چکے ہیں

یہاں محمد احسان احمدی کے پانچ مکتوبات درج کئے ہیں جو سب کے سب حضرت مظہرؒ کے نام ہیں۔ پہلا مکتوب (مکتوب ع۱۶) ۲ شعبان کو لکھا گیا ہے، اس میں خبر دی گئی ہے کہ نواب صاحب (نجیب الدولہ) یہاں رہٹوں کے مقابل جنگ کے میدان میں خیمہ زن ہیں اور حافظ جیو (حافظ رحمت خان) کی طرف سے احمد خان اور علامحسن کمک کے لیے بھیجے والے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ خط جنگ پانی پت کے زمانے کا ہے۔ دوسرا مکتوب (مکتوب ع۱۷) جو قبل کا یعنی ۱۶ رجب کا ہے، اس میں شاہ درانی کے لاہور پہنچنے کا ذکر ہے اور یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ شاہ سکھوں اور مرہٹے جاٹوں سے صلح کر لیں گے، پھر شاہ اور مرہٹوں کے مابین جنگ ہوگی۔ یہ قریباً وہی صورت ہے جو پانی پت کی تیسری جنگ میں پیش آئی۔ تیسرا مکتوب (مکتوب ع۱۸) ۲۳ رجب کا ہے اور اس میں بھی شاہ درانی کے آگے بڑھنے کی افواہ کا ذکر ہے۔ چوتھے اور پانچویں مکتوب (ع۱۹، ع۲۰) میں شاہ کا کوئی ذکر نہیں ہے اور ان کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ یہ اسی زمانے کے ہیں۔ البتہ پانچویں مکتوب میں نواب ارشاد خان کا ذکر ہے اس لیے

یہ مکتوب نواب ارشاد خاں کے سنہ وفات سے قبل کا ہے۔
اب محمد احسان احمدی کے مکتوبات ذیل میں درج کیے
جاتے ہیں۔]

۱۶

خداوند خدایگان مدظلہ العالی ۔ محمد احسان احمدی بعد از گذارش مراتب بندگی بجا آوردہ معروض می دارد۔ تا تحریر بست و نہم شہر ربیع الثانی احوال غلام مع جمیع خدامان بعافیت است۔ و از اندرون مزاج بی بی صاحبہ و قبلہ بعافیت است۔ باقی حقیقت از عرضی شیخ صاحب بہ اطلاع قاصد دادہ شدہ ۔ واضح رای عالی خواہد شد و غلام مصطفیٰ خاں مع عیال و اطفال و خلیفہ جملہ بعافیت اند۔ و صاحبزادہ مع میاں میرن بخوشی رخصت شدہ اند ہمراہ قافلہ شاہ مدار روانہ خواہد شد و غلام نیز چہارم حصہ بہل از ہمین قافلہ چھوٹی کرایہ کردہ است۔ روانۂ فرخ آباد خواہد شد۔ ناچار اتفاق ملاقات نخواہد شد کہ چھوٹی از راہ میان دوابے خواہد رفت ۔ و از فرخ آباد محمد سرور چیزے خرچ فرستادہ بود کہ در سرانجام رفتن بہ خرچ آید و در جناب عالی عرض کورنش گفتہ بود۔

و عرضی غلام عسکری خان و غلام حسن ..... مصحوب قاصد شنفور راے تاکر (ٹھاکر) کہ ہمراہ موسوی خان است، ارسال داشتہ ام، بنظر عالی گذشتہ باشد۔
از اندرون ہمہ ہا بندگی و کورنش بجا می آرند۔

۱۷

ع۲

خداوند نعمت مدظلہ العالی سلامت ۔ غلام محمد احسان احمدی بعد از
تبلیغ مراسم عبودیت معروض می دارد ۔ تا تحریر چہاردہم شہر رجب غلام مع
جمیع متعلقین غلامان عافیت دارد ۔ غلام حسن مع نور الدین حسین کہ
در لبسولی ملاقی شدہ بودند بتاریخ یازدہم شہر حال بخیریت رسیدند ۔ نوید
قدوم حضرت بطرف شاہجہان آباد رسانیدند ۔ حضرت سلامت از روے
..... ساہوکاران در اینجا خبر آمد شاہ درانی بلاہور رسید اگر رو بشہر کنند
د آنحضرت مع متعلقان تشریف بہ شہر سنبھل فرمایند متعلقان غلام
را مع بی بی عظما یک بہل کرایہ نمودہ ہمراہ بی بی صاحبہ و قبلہ روانہ فرمایند
و بالفعل مبلغ بست روپیہ بنام محمد مراد ارسال داشتہ ۔ دہ روپیہ بالجملہ آن
برای خرچ آمدہ کہ تفصیل آن در خط خانگی نوشتہ شد و دہ روپیہ امانت
نزد محمد مراد باشد کہ برای کرایہ بہل وغیرہ بکار خواہد آمد ۔ و اگر ارادہ سنبھل
نباشد جائیکہ حضرت بی بی صاحبہ و قبلہ خواہد ماند ۔ آنجا این کنیزہا خواہد ماند
و دہ روپیہ کہ امانت است بروز غرہ رمضان در خانہ بندہ محمد مراد
رساند و بدستور این دہ روپیہ قسمت کند ۔
از فرعہ شاہ درانی وغیرہ چنان معلوم می شود کہ شاہ از سکھ صلح
کند و مرہٹہ از جات صلح نماید و با مرہتہ و شاہ جنگ شود و بجلد از ہر
کدام ..... می نویسم ، امروز دیدہ بود ، و بنام حضرت صاحب ماہوار
ناتو روز دیدہ متعاقب می نویسم ۔ از اندرون ہمانی صاحبہ و لولو و
بی بی دینا و بی بی محلہ بندگی می رساند ۔ غلام عسکری خان و غلام حسن
و غلام امام و محمد بندگی می رسانند ۔

۳۰

خداوند نعمت مد ظلہم العالی - محمد احسان احمدی بعد از ادای لوازم بندگی معروض می دارد - الحمدللہ علی ذالک تا تحریر ۲۳ رجب المرجب بہمہ وجوہ عافیت دارد - چند روز است کہ عرضی مفصل ارسال داشتہ شد معرفت ساہوکار بنظر عالی خواہد گذشت و الحال از زبانی غلام امام کہ حامل عرضی است مشروحاً واضح خواہد شد -

حضرت سلامت ! افواہ شاہ درانی در پنجاب تیز است - غلام ہنڈوی مبلغ بست روپیہ بنام محمد مراد بر دکان سرپتھ و ہر بھجن ساہوکاران کہ در کٹرہ محمد یار خان می باشند کردہ است ، از انجملہ دہ روپیہ برای خرچ خانہ و دہ روپیہ امانت پیش محمد مراد باشند - اگر آنحضرت متعلقان (را) بطرف سنبھل روانہ فرمایند متعلقان غلام را نیز گاڑی کرایہ کردہ روانہ فرمایند و سابق بتاریخ دوازدہم شہر جمادی الثانی ہنڈوی کردہ بودم ، الحال کہ آدم محمد سرور خان آمدہ اظہار کردہ کہ دہم رجب ہیچ نہ رسیدہ - میاں محمد مراد کہ برای وصول کردن ہنڈوی مبلغ بست روپیہ بخانہ ساہوکار روند - نقصان ہفت روپیہ زیادہ ہم کردہ بلکہ وصول نمودہ بخانۂ بندہ بدہد و اگر آن ہفت روپیہ وصول نہ شود ، این دہ روپیہ ہم بخانہ بدہند و حساب تقسیم سابق نوشتہ شدہ الحال علیحدہ نوشتہ کہ موافق آن بعمل آرند - زیادہ حد ادب -

محمد سرور خان بصد نیاز بندگی می رساند - بجناب عصمت مآب حضرت والدہ صاحبہ و قبلہ عرض کورنش قبول باد و نظر شفقت بر کمینہ خود بطور سابق می فرمودہ باشند - مشفقی میاں پیر علی سلام نیاز قبول نمایند - و بر مضمون کل عرضی مع محمد مراد صاحب عمل فرمایند -

۱۹

ع۴

غلام محمد احسان احمدی بعد از ادای لازمۂ عبودیت معروض می دارد، تا تاریخ دویم شعبان المعظم مع جمیع غلامان عافیت دارد ـ

سه روز است که بروز جمعہ سلخ رجب نواب به سمت مرہٹہ داخل خیمہ شدہ اند. ہمراہ برادرزادہ احمد خان و مُلا محسن از طرف حافظ جیو برای کومک روانہ می شوند عن قریب در دو سہ روز از اینجا ہم کوچیدہ داخل لشکر خواہند شد ـ غلام ہم ارادہ دارد ـ بتکلیف محمد سرور خان ([illegible]) چنانچہ امروز برای ملاقات نواب رفتہ بودم، از احوال خیر مآل آنجناب تفتیش می فرمودند کہ درین روزہا کجا تشریف دارند ـ گفتم کہ در شہر شاہجہان آباد و متعلقان غلام کلی از پرستاران است درظل آنجناب حق تعالیٰ محفوظ خواہد داشت ـ وآنچہ فرعۂ معلم شدہ بود علیحدہ نوشتہ ارسال داشتہ است بنظر انور خواہد گذشت، زیادہ بجز بندگی چہ عرض آرد ـ

غلام عسکری خان و غلام حسن و محمدی عرض بندگی می رسانند ـ از اندرون نام بنام کورنشات می رسانند ـ بجناب بی بی صاحبہ وقبلہ کورنشات قبول باد ـ مشفق میاں پیر علی صاحب سلام نیاز برسد ـ

۲۰

ع۵ خداوند نعمت مدظلہ العالی

محمد احسان احمدی بعد از گذارش لوازم بندگی معروض می دارد، احوال ما غلامان بفضل الٰہی و از توجہ آنجناب تا تحریر شانزدہم شہر جمادی الثانی بعافیت است ـ الحمد للہ علیٰ ذالک ـ

و حقیقت اینجا سے میاں غلام حسن مفصل معروض خواہند داشت
ہریک در آرزوی حصول سعادت قدم بوسی می باشند، حق تعالیٰ بحصول
انجامد۔

نواب تا حال ارادۂ کوچ نہ کردہ اند۔ بعد از ...... فراغت
حاصل کنند، ایشان شامل حال شوند۔ آنجناب چون بہ دہلی تشریف
فرما خواہند شد، غلام را از طرف متعلقان نہایت دل جمعی خواہد شد۔ او
سبحانہ بر سر ما جمیع غلامان سلامت دارد۔ زیادہ بجز بندگی چہ
عرض نماید۔

بخدمت عالی نواب ارشاد خان بہادر بندگی و بخدمت جمیع صاحبان
سلام و بندگی۔ محمد مسرور بندگی می رساند۔

مکتوبات نواب ارشاد خاں بنام حضرت مظہرؒ

[اعتقاد الدولہ نواب ارشاد خاں ابن امین الدولہ نواب امین الدین خاں بہادر سنبھلی۔ ان کا حال مقامات مظہری میں حضرت مظہرؒ کے خلفاء کے ذیل میں ملتا ہے۔ یہ حضرت مظہرؒ کے مخصوص احباب میں سے تھے۔ مآثر الامرا جلد اول میں ان کے والد کا ذکر آیا ہے۔ کلمات طیبات کے کئی مکتوبات میں حضرت مظہرؒ نے نواب ارشاد خاں کا ذکر کیا ہے اور محترم عبدالرزاق قریشی کے مجوزہ "مکاتیب مرزا مظہر" میں حضرت مظہرؒ کے تین ایسے مکتوبات ہیں جن میں نواب ارشاد خاں کا ذکر آیا ہے، یعنی مکتوب ۲۹، ۳۰، اور ۱۰۶۔ مکتوب ۲۹ میں ہے کہ "نواب ارشاد خاں بخیر اند، دیہات ایشاں مستخلص شد بمصادرہ سالانہ مقرر گردید"۔ پھر مکتوب ۳۰ میں ہے کہ "نواب ارشاد خاں مع اتباع بخیر اند" مکتوب ۱۰۶ میں پھر نواب ارشاد خاں کا ذکر آتا ہے اس میں حضرت مظہرؒ نے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو نواب ارشاد خاں کے انتقال کی خبر، نام لیے بغیر یوں دی ہے "خطوط صاحبان مشعر بہ خبر دل گداز آن دوست دل نواز رسید و آنچہ بہ دل رسانید نصیب کس مباد"۔

نواب ارشاد خاں کے لکھے ہوئے نو مکتوبات بنام

Marfat.com

حضرت مظہرؒ، یہاں پیش کیے جارہے ہیں۔ اگرچہ ان مکتوبات میں مکتوب نگار نے صراحت اپنا نام نہیں لکھا ہے لیکن مکتوبات کے مطالب سے صاف ظاہر ہے کہ یہ نواب ارشاد خان ہی کے ہیں۔ اس کے علاوہ ہر مکتوب کے شروع میں حضرت مظہرؒ کو "حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مد ظلہ العالی" ہی لکھا ہے۔ "قبلۂ ارشاد" کی ترکیب سے اس امر کی تائید مزید ہو جاتی ہے کہ مکتوب نگار نواب ارشاد خان ہی ہیں۔ ان کے کئی مکتوبات میں بجیب الدولہ کا ذکر تسلسل کے ساتھ ہے۔ پھر ایک مکتوب میں قرضداروں کے قضیے کی طرف، اور ایک اور مکتوب میں کاغذ قرض و مداخل و مخارج کا ذکر ہے۔ غالباً اسی قضیے سے متعلق غلط فہمی کی خبر حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب (ع۲۹، مجموعۂ مطبوعہ بمبئی) میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی کو دی تھی کہ "دیوان ایشان مستخلص شد، مصارف سالانہ مقرر گردید"]

۲۱

ع۱

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مد ظلہ العالی۔ بعد عرض قدمبوس .... عرض می دارد۔

زرفتن تو من از خویش بے نصیبستم
سفر تو کردی و من در وطن غریبستم

ہر چند بے ادبی بود ولیکن از انجا کہ حال غلام است بعرض رسانیدم امید کہ معاف فرمایند۔ تا امروز کہ دوازدہم رجب است بعنایت الٰہی غلام با جمیع اطفال و توابع اندرون و بیرون بخیریت است و احوال معیشت بدستور، ہنوز ہیچ فیصلہ نہ کردہ اند۔ ہرگاہ کاغذ قرض و مداخل و مخارج ملاحظہ فرمایند، حواس گم می کنند۔ بارے اگر توجہ دلی عالی ہست صورتے خواہد گرفت لیکن بشرطیکہ خرچ غلام

شکل
از جاے دیگر بشود وگرنہ معیشت من ہم درین (جاے) باشد یا ادای قرض ہم بشود، دشوار بنظر می آید و بتیو مویہ دار تا حال پیش امامن برنگشتہ، معلوم نیست کہ چہ بخاطر آمدہ است ہرگاہ می آید و آنچہ می آمد معروض خواہم نمود، اُمیدوارم کہ تنقیح مقدمات مفصل دریافتہ ارشاد شود چہ از برآمدن از خانہ و چہ از موافقت نجیب الدولہ و چہ از رفع دل شکنی و افلاس، نا موافق آن دل نہاد شدہ بر آن عمل نمایم، باذن غلام در خانہ متعذر معلوم شد.....

......امام الدین احمد خان صاحب قدمبوس بعرض می رسانند مع اطفال - شب بعد دیرے خبر شد از بین جہت از ارسال عرض مقصر ماندند - دیگر ہمہ ہا چہ از بیرون و چہ از اندرون صغیر و کبیر قدمبوس و کورنش بجای آرند علاوہ ازین خبر کوچ دوندے خان (تا) سوخ ہم است بطرف کمات (گھاٹ) سہسوان، باید دید - بخدمت اندرون آداب فرزندانہ قبول باد - میان پیر علی و شیخ رحمت اللہ و اخوند نسیم سلام خوانند۔

۲۲

۱۸

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی - بعد عرض آرزوی ...

......التماس می نماید تحریر عرض شب بستم است، غلام با توابع و اطفال و اندرون بعافیت ست بتاریخ ہفدہم پسر سید احمد عنایت نامہ مع قلمہای واسطی رسانید، از نوید صحت و سلامت عالی و ہمواری مزاج حضرت والدہ ......ایشان سجدات شکر بجا آوردہ، و قلمہا را موافق ارشاد تقسیم نمودہ دو قلم خود گرفتہ انتظار حکم می کشیدم کہ پارچہ کاغذ خورد ملفوف برآمد، حالا قصد تیسولی می کنم - بعد از آمدن تیسولی سعی در بہم رسانیدن رسیدن خود ہم کردہ، خدای کریم میسر آرد - قبلۂ من! ازین واضح تر ارشاد شود، ازین

ارشاد فرمایند کہ دو بندے خان شرف رسانند و توجہ فرمایند کہ اسباب مساعدت کنند۔ ہنوز قضیۂ قرضداران بدستور است، آنچہ انفصال خواہد شد، بعرض خواہد رسانید۔ اٹل دو شالہ برای غلام و یک شال خیمہ ارشد خان از نجیب آباد فرستادہ و برای زر وعدہ کرد کہ خواہم فرستاد و نوشتہ بود کہ حرف آمدن یاد خواہند داشت۔ ازیں معلوم شد کہ اٹل نہ گفتہ بود، در دل خود دارد۔ روز سوم است کہ غلام محمد را پیش لالہ فرستادہ ام۔ اگر قلیلے ہم می آرد تکیہ بر توکل کردہ این مرتبہ باز حرکت می کنم۔ کوچ دو بندے خان بہادر ہم در پیش است۔ حیرانم کہ اگر این بشود چکنم، آن طرف بروم یا ہمراہ ایشان برایم (بروم؟) درین ہر چہ صلاح افتاد۔ مولوی صاحب .... بعرض می رسانند موافق ارشاد در خدمت ایشان می روم۔ متعلقان ایشان .... قلعہ بہ پیمایش آمد، از مکان افتادہ تا چپیر شمالی پنجاہ و چند گز طول شد، و عرض آن از دیوار قلعہ تا راہ شانزدہ گز می شود ...... تعلق بہ روہیلہ دارد، او ہنوز نمی فروشد۔ بعد ازین گوئیم و شنوئیم۔ اگر حکم شود خط آن نویسانندہ شود بنام ہر کہ ارشاد شود، بنویسانم۔ بعد آن طرح عمارت خواہد شد۔ امام الدین احمد خان صاحب مع اولاد و ارشد خان و عالمگیر خان و غلام زادہ ہا مع مادران خود و ہمشیرہا کورنش می رسانند۔ والدہ قلوعلی بلاگردان می شود، بموجب عرض او نوشتہ ام رضا، و قاسم و منظور و محمد و شاہ محمد وغیرہم کورنش بعرض می رسانند۔ میرزا محمد کورنش می رسانند۔ میان شاہ نذر بدستور، کاغذ دیگر حاضر شود، امیدوارم کہ معاف فرمایند۔ بعد مغرب حلقہ می کنم۔ اطفال می آیند۔ برش عنایت شدہ ارشد خان و عثمان صاحب امام الدین احمد خان بیز شد۔ اگر دیگر بدست آیندہ این طرف بغلام عنایت شود کہ دوائی عالیہ است و آن صاحبان از دیگر جاہا کار خود می کنند و غلام عند الاحتیاج ہمین را بکار می برد۔ ... رخدمت اندرون آداب فرزندانہ

Marfat.com
Marfat.com

برسد - میان پیر علی و شیخ رحمت الله و اخوند نسیم سلام خوانند -

۲۳

۳۰

حضرت پیر و مرشد قبلہ ارشاد مد ظلہ العالی - آرزوی قدمبوس زیادہ از معروض است - حق تعالیٰ زود میسر آرد* - و احوال اینجا آنچہ ہست بر یک طور است - ہرگز از ہیچ طرفے کشود کارے بنظر نمی آید بر نوشتن بتفصیل مکدر کردن اوقات اقدس است و بر ضمیر منیر ہویدا است، احتیاج عرض ہم نیست[۱] -

در لسولی اتفاق رفتن شدہ بود، با میر کلو صاحب و محب الله خان صاحب (پسر دوندے خان) احوال خود گفتہ بودم و برائے روزگار اطفال بخانہ نجیب الدولہ بہادر نیز گفتہ بودم کہ مرا اینہا ہمیشہ خفہ می کنند و اکثر قصد برخاستہ رفتن اطراف می کنند و عہدہ برائے خرچ اینہا ندارم اگر اجازت دہید، رفتہ شکل روزگار اینہا کردہ بیایم و معرفت انامل ہم ظاہر کردم - ہر دو صاحب تائید بسیار گفتہ کہ بے اجازت و استمزاج خانصاحب بہادر ہرگز مناسب نیست - باید کہ مرضی ایشان دریافتہ باید* حرکت کرد و روز خود را ہرگز از ایشان نباید گفت - و غلام محمد را نزد لالہ اتامل فرستادہ بودم کہ آنچہ گفتہ بود بر آن قائم است یا از تلون مزاجی بود، دیروز غلام محمد آمد و ظاہر نمود کہ اتامل گفتہ است کہ بہ شاہجہان آباد رفتہ بصلاح حضرت صاحب این امر خواہم کرد یعنی طلب داشتن غلام و آنچہ نقد وعدہ کردہ بود ہیچ نداد، بوعدہ گذرانید - بنا بر اطلاع معروض داشتہ شد - قبل ازین ہم مکرر عرائض ارسال نمودہ ام بخطے گذشتہ

* تا این روز کہ شما نزدیم ماہ است این غلام بعنایت الٰہی و توجہ عالی با جمیع توابع بعافیت است -

---

[۱] حال جوان نیاست ضمیر منیر دوست - اظہار احتیاج خود آنجا چہ حاجت است (حافظ)

Marfat.com

باشد۔ قدرے حنا و خضاب خوب برائے غلام مرحمت شود۔ زیادہ ہرچہ بنویسم الم دوری از قدوم امت ویس۔ خدای کریم سببے سازد کہ بقیہ عمر از خدمت جدا نشوم۔ در خدمت اندرون آداب فرزندانہ قبول باد۔ میاں پیر علی و شیخ جیو و ملا نسیم سلام خوانند۔ میاں شاہ نور وغیرہ کورنش می رسانند۔ ارشد خان جیو و امام الدین خان صاحب و غالب علی خان و محمد علی و ظفر علی و دیگر برادران و ہمشیرہائے ایشان و مادران ایشان و دیگر ہمہ ہا کورنش و قدمبوس می رسانند۔ بہ غلام مصطفیٰ خان صاحب سلام برسد۔

۲۴

۷۸۶

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی۔ عنایت نامہ کہ بدست غلام مرحمت شدہ عرض جواب آن در حضور نتوانست نمود۔ لیکن مطالعۂ آن باعث افزونی تشویش گشت۔ دی شب وقت فراغ نشستہ می خواست عرض نماید کہ ہمہ تشویشہا بروں شد۔ الا اندیشۂ عنایت و مہربانی لیکن خلوت نبود نتوانست عرض کرد۔ صبح این عنایت نامہ عنایت شد۔ قبلۂ من چوں غور فرمایند کہ سوائے ذات عالی ہیچ کس نیست کہ بہ دردِ دلِ غلام رسد و غم خواری نماید و ہر کہ ہست از زن و مرد و صغیر و کبیر ہمہ را غرض خود مقدم است و باغراض خود ہرچہ مناسب می دانند می گویند۔ ہرگاہ اجرائے مطلب آنہا می شود۔ بخوش دلی حاضر و غائب پیش می آیند و اگر اندک قصورے واقع می شود۔ ناخوش می شوند و زبان بہ غیبت دراز می کنند و انواع گلہ می نمایند۔ مکرر بہ شاہجہان آباد عرض احوال خود نوشتم و بر ہمان تشریف بردن پانی پت و اکبرآباد موقوف فرمودہ در عین بارش

تشریف آوردند و حالا این چنین ارشادی شود - این نیست مگر زبونی ایام و سستی طالع، هرچند این حرف هم بارہا عرض کردہ ام مضمون مبتذل است لیکن چون فی الواقع چنین بازعرض کردم، حالا حیرانم که چه کنم و از پهلوی اینها بمن چه خواهد رسید - خدای کریم عاقبت بخیر کند - حالا چنین گمان می برم که راهِ عرض احوال مسدود شود، هرچه می خواستم بگویم، فراموش کردم دو بار خواستم که روبرو عرض نمایم جرأت نیافتم -

۲۵

ھ

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی - بعد عرض قدمبوس معروض می دارد - از حضور رخصت شده دو گھڑی شب رفته در چندوسی نزل کرد - صبح روز یک شنبه دو گھڑی روز باقی مانده در آنوله رسید همان روز، شش گھڑی روز مانده، برات سوار شده بود - ازین جهت بروز صبح آن یار نجیب الدوله مع پسر سوار شده رفت، هرچند سعی کردم ملاقات نشد - تا نصف شب کمر بسته انتظار کشیدم، فائدہ نه کرد - دیروز صبح اول وقت نماز سحر گرفته سوار شده رفتم، در حوالی باغتگی ملاقات کردم و رخصت گرفتم لیکن با دوبندے خان بهادر که بعد انتظار دولت ملاقات شد - امروز قصد مصمم بود که روانه شوم لیکن یک مانعے پیش آمد که عرض آن روبرو خواهم نمود - ازین جهت امروز توقف کردم - فردا پنج شنبه روانه خواهم شد - روز جمعه شرف اندوز قدمبوس خواهم شد - و تفصیل این احوالات روبرو گذارش خواهم نمود - کاغذ دیگر بدست نیامد - ازین سبب بر این عرض نمود - ولی نذر هم در آنوله هست، کورنش معروض داشته - ظفر علی و میاں محمد فاروق کورنش و قدمبوس

معروض می دارد - یار علی خان صاحب و شیخ محمدؐ کورنش می رسانند۔

۲۶

۷۹

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی - بعد عرض قدمبوس معروض می دارد کہ تا تحریر عرضی کہ چہاردہم شعبان است غلام با ہمہ توابع بخیر و عافیت است - درین روزہا بسبب رفتن بسولی از ابراز عرائض متقصر ماندہ بتاریخ بست و ہفتم رجب ہمہ ہا رفتہ بودیم، بتاریخ نہم این ماہ آمدیم چون آدم نواب موسوی خان صاحب زود روانہ می شد، لہذا عرضی اجمالی مرسول ساختہ متصل احوال ہمہ چیزہا بدست آدم خانگی در دو سہ روز انشاء اللہ تعالیٰ معروض خواہم داشت۔ ہمہ خورد و بزرگ درونی و بیرونی کورنش می رسانند - درخدمت محل آداب فرزندانہ قبول باد - میان پیر علی و شیخ رحمت اللہ جیو و اخوند قسیم جیو سلام خوانند - بہ غلام مصطفیٰ خان صاحب سلام برسد۔

۲۷

۸۰

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی - آرزوی قدمبوس زیادہ از آنست کہ بعرض رسانم موقوف داشتہ مدعا بعرض می رسانم - تا این وقت کہ شب نہم ماہ مبارک است، غلام با ہمہ اطفال و برادران و توابع اندرون و بیرون بعنایت الٰہی بخیریت است و شب و روز دریاد اقدس می گذراند۔ مکرر عرائض ارسال داشتہ دیر است کہ بجواب آن سرفراز نہ شدہ ازین خیلے اضطرار دارد، امیدوار است کہ جواب جمیع مطالب سابق مرحمت شود زمین کہ در قلعہ پیمائش شدہ است، خط آن بنام ہر کہ ارسال شود بنویسانم

بدون امر در توقف است۔ میان عظیم الدین جیو ہم تاکید دارند و احوال و سوال نواب نجیب الدولہ و آنامل ہم معروض داشتہ ام۔ و درینجا با میر کلو ہم بہ اجمال آنچہ گفت و شنفت بیان آمدہ بود، نیز عرض کردہ ام۔ جواب ہمہ امیدوارم کہ مرحمت شود۔ و احوال ضیق معیشت زیادہ از آنست کہ خود بدولت گذاشتہ تشریف فرمودہ اند۔ حیرانم کہ چہ کنم، نہ پای گریز دارم و نہ طاقت استقامت۔ خدای کریم ترحم فرماید۔ والدۂ میان ظفر علی مجنون یا پوشش می خواہد و بی بی زیبا یک صندوقچہ فرمایش کردہ است کہ حضرت مرا فرمودہ بود کہ چیزے فرمایش خواہی کرد۔ بنابرین بعرض رسانیدہ و از احوال شاہ کہ تا کجا رسیدہ و با سکھان چہ کردہ نیز ارشاد شود۔ و این غلام را از تشریف فرمودن قدوم میمنت لزوم کہ لطف گدای عقیدت کیشان است، بشارت فرمایند کہ عین مراد است تا کے جلوہ خواہد شد، تشریف داشتن عالی درینجا پشت پناہ غلام است۔ درین امر ہر قدر کہ مبالغہ بعرض رسانم ہم گنجایش دارد۔ بے حضور عالی بیکس می مانم۔ زیادہ ازین نمی توانم معروض داشت۔ بخدمت اندرون آداب فرزندانہ قبول باد۔ میان پیر علی و شیخ جیو و اخوند نسیم سلام خوانند۔ میان عظیم الدین جیو قدمبوس می رسانند اطفال مع والدہ و ہمشیرہ کورنش و قدمبوس بعرض می رسانند۔ امام الدین احمد خان صاحب مع اولاد خصوصاً امین محمد خان و شاہ بدر وغیرہ آداب بجا می آرند۔ ہو مکرر معروض آنکہ قبل ازین عرصۂ دو سال ارشاد شدہ بود اگر باین حالت کہ می گذرد دو ماہ بہ غلام دشوار است بچہ نوع زندگی خواہد شد۔ منظور و قاسم و رضا و محبو و شاہ محمد وغیرہ تسلیمات بجای آرند۔ شیرا و جہوا قدمبوس می رسانند۔

۴۸

۸۵

حضرت پیر و مرشد قبلۂ ارشاد مدظلہ العالی - لبعد عرض قدمبوس که اہم آرزوہا است معروض باد که شہر بست و یکم است تا تحریر عرض بعنایت الٰہی با ہمہ خورد و بزرگ غلام بعافیت است و صحت جسمانی دارد، مکرر عرائض ارسال داشتہ بنظر مبارک گذشتہ۔ دیر است که از عنایت نامۂ عالی سرفراز نہ شدہ موجب تردد خاطر غلام است لیکن وجہ این شاید که ہمین خواہد بود که این طرف درین روزہا آئندہ بحضور نہ رسیدہ باشد آدم خانگی را غلام ہم نہ فرستادہ که جوابہا می آورد بسبب تنگی خرچ که تا حال ہم نرسیدہ در دنان ہم درکار و بار تنفا قلمہای نمایند لیکن انشاءاللہ تعالیٰ در دو سہ روز بہرطور آدم خانگی روانہ خواہم کرد که جوابہا بیارد تا تشفی دل شود، احوال اینجا بدستور است بل زیادہ بر روز در ترقی رضینا برضاء اللہ تعالیٰ - غلام محمد از نزد لالہ انامل آمدند زبانی انامل می گفتند راست و دروغ ہر دو را خدائے عالم الغیب داند که با نجیب الدولہ مذکور غلام کردہ بود که فلانے کسی معتبر خود فرستادہ است و حضرت ہم برائے او فرمودہ بودند، در جواب گفتہ که بلے حضرت فرمودہ اند، لیکن پئے ملاقات حضرت فلانے را می توانم طلب نمود - به شاہجہان آباد که می روم بخدمت حضرت خواہم رفت - ہرچہ خواہند فرمود موافق آن معرو کردہ خواہم طلب داشت و زبانی لالہ مذکور است که این ہم بہ نواب گفتہ بود که تعلقات ایشان در ملک دوندے خان بہادر است در آمدن اینجا عللے بآن نرسد، در جواب نواب فرمود که ازین خیریت است ہیچ کسے را برائے طلب خواہم فرستاد که از دوندے خان گفتہ خواہد آورد۔ صدقِ این مقال را حق تعالیٰ عالم است بنا

یرا اطلاع معروض داشته زیاده بجز عرض قدمبوس چه معروض نماید۔ اطفا[ل]
و والدۂ ایشان و خواہران ایشان و دیگر ہمه خورد و کلان کورنش
و قدمبوس معروض می دارد۔ در خدمت محل آداب فرزندانه قبول
فرمایند۔ میان پیر علی جیو و شیخ رحمت اللہ جیو و اخوند نسیم سلام خوانند۔
غلام که در بسولی رفته بود مذکور مولوی صاحب* به بسولی تشریف آرند
و رحیمه غلام قبول نه کرده که گفت که حرکت ایشان معلوم۔ مگر اینکه حضـ[رت]
تشریف فرمایند در رکاب حضرت اگر حرکت کنند می توانند شد۔ بناءً
به یار علی خان خطی نوشته در حصول ارسال داشته نموده ایم، امیدوا[ر]
که اگر کسے به پانی پت برود بدست باید فرستاد۔ جیو(؟) بسیار
می کنند و کورنش می رسانند۔

۲۹

حضرت پیر و مرشد قبله ارشاد مد ظله العالی۔ بعد عرض قدم[بوسی]
معروض می دارد۔ کلاہ یادگار روز سه شنبه پنجم ابدان رسید و عنا[یت]
نامه رسانید۔ بوسیدم و بر سر و مک دیده نهادم، پیچیدم، تحـ[ـ]
سوخته کردم۔ الحمد للہ به توجه عالی با ہمه توابع بخیر با ہمه قافله در د[...]
رسیده، فردا ان شاء اللہ تعالی بر کنگا (گنگا) رسیده می شود تا[...]
غلام اطلاع آمدن برش براه ۰۰ نه شود، و الا استدعا خوا[...]
شکر الٰہی که مزاج مردم محل آرمیده است و خط غلام مصطفیٰ[...]
به غلام نرسیده۔ محب اللہ خان صاحب تسلیمات معروض می[دارد]
محمد خان صاحب و خلیفه جیو و محمد شاکر و نانک چند کورنش و[...]
عرض می رسانند۔ از احوال مسطور اطلاع باید فرمود۔ میان [...]

*[margin:] قاضی صاحب (؟) ... حضرت قاضی آمده بود ایشان از ... مولوی صاحب

مع دیگراں دعا توانند۔ بوالدۂ ایشاں از غلام آنچہ مناسب باشد بفرمایند۔

مکتوبات ظفر علی بنام حضرت مظہرؒ

(ظفر علی، نواب ارشاد خاں کے صاحبزادے تھے۔ ان سے حضرت مظہرؒ کو بڑی محبت تھی اور اولاد کی طرح ان کا خیال رکھتے تھے۔ متعدد مکتوبات سے اس کا اظہار ہوتا ہے۔ کلمات طیبات کے مکاتیب عہ ۳۰، عہ ۳۱ اور عہ ۱۴۴ میں حضرت مظہرؒ نے ظفر علی کا ذکر یوں کیا ہے:۔

(۱) مکتوب عہ ۳۰ بنام مولوی ثناء اللہ سنبھلی: "وآنچہ درباب برخوردار ظفر علی خاں نوشتہ اند واقعی ست، از اخلاق و مناقب و اخلاص و دیگر امتیازات ہر چہ باید در دل می قرار داد ہمہ دارد......" (کلمات طیبات ص ۴۲)

(۲) مکتوب عہ ۳۱ بنام مولوی ثناء اللہ سنبھلی: "آنچہ از تدبیرات و آدمیت برخوردار ظفر علی خاں اوصلہ اللہ تعالیٰ الی ما یتمناہ نوشتہ اند بجا ست، ہنوز قدر او نشناختہ اند۔ او جواہر پارہ ایست کہ قیمت ندارد و فقیر بے سبب گرفتار او نیستم۔ خوبیہای او را شناختہ ام۔۔۔" (ایضاً ص ۴۲)

(۳) مکتوب عہ ۱۴۴ بنام شاہ ابو الفتح: "باعث تحریر آنکہ ظفر علی خاں سلمہ ربہ خلف نواب اعتضاد الدولہ ارشاد خاں بہادر نبیرۂ نواب امین الدولہ مغفور است، از اولاد امجاد حضرت شیخ الاسلام

عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ در تربیت ظاہری و باطنی از فقیر یافتہ، نسخۂ سراپای او صورۃً و معنیً بہ صحت رسیدہ، موافق وعدہ حافظ رحمت خان صاحب کہ در فسولی در مجلس کتخدائی صبیہ دو بنت خان در باب رفاقت و روزگار این خان برخوردار دادہ بودند قصد ولایت کردہ، بنا برین بخدمت تصدیع می دہم کہ بحق دوستی ہای قدیم والتفاتی کہ بر فقیر مبذول است مشفق کہ لائق بزرگیہای آن مہربان باشد، در حق این جگر گوشہ کہ مرا عزیز تر از جان ست بذل فرمایند...."
(ایضاً - ص ۹۴)

کلمات طیبات میں مرزا صاحبؒ کا ایک مکتوب ظفر علی کے نام بھی ہے۔ اس سے بھی اُن کے تعلق خاطر کا اظہار ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔ "خان بن سلامت باشی، درین مدت مفارقت در رقعہ شمار سید و عزیز جان گردید و روح تازہ در تن ناتوان دمید.... ہر صبح بعد نماز متوجہ بہ فقیر بنشینید کہ ساعتی توجہ می دہم، از کسے توجہ دیگر بگیرید و اطاعت و اخرین واجب دانید"
(ایضاً ص ۹۸، ۹۹ - مکتوب ۱۲)

محترم عبدالرزاق قریشی کے مرتب کردہ "مکاتیب مرزا مظہر" میں بھی متعدد مکتوبات میں ظفر علی کا ذکر آیا ہے۔
اب ذیل میں ظفر علی کے تین مکتوبات (بنام حضرت مظہرؒ) درج کیے جاتے ہیں۔]

۳۰

عریضہ معروض می دارد کہ بعد تہنیت بندگان عالی متعالی سہ قطعہ عرائض مرۃً بعد اخری ارسال داشتہ بہ جوابِ یکے ہم سرفراز نہ شد۔ ہر چند نوازش نامہ کرامت مکرر ورود فرمودہ سر افتخار بہ فلک رسانید، لیکن بہ جواب عرائض سرفراز

نہ شد۔ مقدمہ معلوم بابت نواب موسوی خان کہ دریاد دہی آن ناچار است بعرض می رساند واز تشریف بردن نواب صاحب و قبلہ پیش نواب نجیب الدولہ بہادر آنچہ کہ منظور ضمیر منیر اقدس خواہد بود، یقین غلام شد کہ محال وغیر ممکن است، امیدوار عفو تقصیر است۔ یک رومال شال غلام را ضرور درکار است۔ اگر پیدا شود بہتر، و الا کمربند شال برنگ زمردی یا قوس[1] یا زرد یا از ہر قسم کہ باشد مرحمت گردد۔ زیادہ بجز آرزوی قدمبوسی چہ معروض دارد۔ والدہ صاحبہ کورنش بجا می آرند۔ برادر صاحب و دیگر برادران و ہمشیرہا و دائی و ددا و بوبو سنبل و دیگر ہمہ غلامہا کورنش بجا می آرند۔ میان منظور و میان مداری آداب تسلیمات بجا می آرند۔

عریضہ
ظفر علی

در خدمت مولوی صاحب قبلہ یک مرتبہ روز حاضر می شوم۔ میان پیر علی صاحب واخوند نسیم و میان مراد سلام خوانند۔ این خط کہ بنام میان اکرم است، میان پیر علی صاحب واقف اند، امیدوار است کہ حضرت تعیید فرمودہ بہ ایشان خواہد رسانید و جواب ہم بہ تعیید حضرت طلب فرمودہ مرحمت خواہند فرمود کہ این بیچارہا بسیار مضطرب اند بلکہ مشہور است کہ انس عزیز را وقتے کہ محمد شاکر اینجا حاضر بود با وشان گفتہ اند کہ من عرض نوشتہ می آرم، شما انتظار خواہید کشید۔ ایشان بے اطلاع ہمان وقت رفتند، لہٰذا عرض نوشتہ ماند، حالا کہ میان انور رسیدند، بدست ایشان ارسال نمود، بنظر مبارک خواہد گذشت۔

۳۱

معروض می دارد تا تحریر عرضی کہ نہم[2] ماہ رمضان مبارک است با احوال

[1] قوس = قوس قزح

اینجا مقرون بخیراست و صحت و سلامتی ذات عالی از درگاہ او سبحانہ
مسئول۔ از ارسال عرائض متواتر و سرفراز نہ شدن بہ جواب یکے ازان
آنچہ بر دل غلام می گذرد، چہ عرض نماید، خصوص نواب صاحب را سخت
قلق پیدا شدہ است۔ از افضال عالی امیدوار است کہ اگر تقصیرے سرزدہ
شدہ باشد، معاف شود[1]۔ ہرچند کہ بدانست از غلامان سراپا جرم امرے
صادر نہ شدہ، لیکن بہ مقتضاے وجود مادیت معروض نمود۔ سابق از
برای کمربند یا رومال شال التماس نمودہ بود، اکنون کہ موسم درگذشت
خیر انشاءاللہ تعالی امسال آئندہ عنایت خواہد شد۔ روزیکہ بہ شاہجہان آباد
تشریف فرمودہ بودند ہمان جامہ و ہمان پاجامہ و ہمان جفت پاپوش کہ
عنایت شدہ بود تا حال دارم، الحال ہیچ نماندہ۔ چنانچہ بخانہ نشستہ
ام۔ علاوہ، عید بر سر آمدہ، و احوال فتوح بندگان عالی نیز ہویدا
اگر از جائے بدست آید، درین روزہا مرحمت شود کہ بکار آید۔ زیادہ
بجز آرزوی قدمبوس چہ معروض دارد۔
اندرون قدمبوس، بخدمت میان پیر علی صاحب عرض نیاز۔ میان
مراد و انجمن نسیم سلام خوانند۔

عریضہ
ظفر علی

٣٢

عــہ حضرت قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی۔ معروض می دارد کہ آنچہ از مہاجرت
قدوم میمنت لزوم می گذرد، شاہد آن ضمیر انور عالی خواہد بود، بعرض رسانیدن
غیر از فضولی نمی داند۔ او سبحانہ، بکرم امتنان عمیم خویش با سرع زمن

---

[1] دیکھیے کلمات طیبات مکتوب ۲۲ ام۔ حضرت مظہر، ظفر علی کو لکھتے ہیں: "بہرحال با ہمہ بدمعاملگی با فقیر ...... مناسب حال فقیر غیر از وفا و عفو و دعا ہیچ نیست۔"

اوقات سعادت ملازمت میسر آرد کہ درین مہاجرت اسلے کہ برغلام می گذرد، یارای بیان نیست، زیادہ حرادت نزید، داحوال والدہ صاحبہ نیز برا ہمین طوراست، برادران وہمشیرہ ہا آداب کورنشات بجای آرند، برادر صاحب، دائی و دادا و دیگر ہمہ کنیزہا خصوص بوبو سنبل عرض تسلیمات بجای آرند۔ کاکا منظور ومیان مداری و دیگر ہمہ غلامان اینجا کورنشات بجا می آرند۔

مولوی ثناء اللہ صاحب[1] از توجہ حضور دعا فیت اند و برغلام بسیار مہربانی می فرمایند۔ بخدمت میاں پیر علی صاحب عرض سلام قبول باد۔ اندرون کورنش قبول باد۔ میاں مراد و دیگر صاحبان حضور سلام خوانند۔

عرضے
غلام ظفر علی

مکتوبات غلام عسکری خان بنام حضرت مظہرؒ

[غلام عسکری خان نے خود اپنے مکتوب میں محمد احسان احمدی کو اپنا بھائی لکھا ہے۔ علاوہ ازیں، حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب بنام غلام عسکری خان (مجموعہ رقعات تعلیق انجم: ص ۲۱۷) میں ہے کہ "آپ کے بھائی غلام حسن احمد اللہ کے ساتھ جس آدمیت سے پیش آتے ہیں اسے تحریر کرنے کیلئے الفاظ نہیں ہیں" اور غلام حسن کو مقامات مظہری میں محمد احسان احمدی کا بھانجا ہوں میں سے بتایا گیا ہے یعنی غلام عسکری خاں عنی محمد احسان احمدی کے بھائی تھے لیکن شاید حقیقی بھائی نہیں تھے کیونکہ حضرت مظہرؒ

[1] مولوی ثناء اللہ سنبھلی

ایسے ہی ایک مکتوب (ع۲۷ مجموعہ مرتبہ محترم خلیق انجم ص ۱۹۲) میں محمد احسان احمری کے نام یہ بھی لکھا ہے کہ "آپ کے اہل خانہ کا حال بتانا آپ کو پریشان کرنا ہے اور اعزہ و اقربا کے حالات سے بے خبر رہنا گناہ ہے' غلام عسکری خاں کی والدہ وغیرہ فاقہ کشی کی وجہ سے فرخ آباد جانے کا ارادہ رکھتی ہیں۔"

غلام عسکری نواب عماد الملک کی سرکار سے وابستہ تھے یا کچھ عرصہ وابستہ رہے تھے۔ کلمات طیبات میں مرزا صاحب کے سات مکتوبات غلام عسکری خاں کے نام ہیں جن سے نواب عماد الملک کی سرکار سے توسل ظاہر ہے۔

یہاں ذیل میں تین مکتوبات ایسے درج کیے جاتے ہیں جن میں اگرچہ مکتوب نگار کا نام "مرزا احسان" تو موجود نہیں، لیکن ہمارے خیال میں ان کے لکھنے والے غلام عسکری ہیں جیسا کہ ان مکتوبات میں مذکورہ افراد کے رشتوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب]

۳۳

حضرت قبلہ و کعبۂ دو جہان مدظلہ العالی۔ بعد عرض کورنش که شیوهٔ غلامان راسخ الاعتقاد است بعرض اقدس می رساند که احوال خود را مفصل مکرر به عرض رسانیده، از نظر مبارک گذشته باشد تا حال کیفیت معلومه در ترقی است بلکه سوای برابر هر روز یکه قضیهٔ تازه برپا می شود تفصیل آن موجب خفگی مزاج مبارک دانسته بر همین قدر اکتفا نموده شد۔ بعض مکروہات تازه زبانی بھائی محمد احسان صاحب قبله بعرض خواهد رسید، تا حال منتظر جواب امیدوار فضل و کرم که از آنجناب صرف نظر می رسد بهمین قسم نمی گذرد۔ آنچه

امید ترقی وغیرہ درین سرکار داشتم از ہمہ جز نوازش ہا حرف ہمین دعا، او دعا (؟) او سبحانہ تعالیٰ جل شانہ استدعا دارد کہ چندے تا زندگی بآبرو بسر برد واین ہمہ توقعات ہم از آنجناب است، زیادہ حد ادب۔ حضرت والدہ صاحبہ و بی بی مجیدن و محرم و حجن[1] خانہ و وہا (؟) و محمدی[2] و امینہ و حکمت اللہ عرض کورنش می رسانند۔

بجناب اندرون محل نام بنام عرض قدمبوس می رسانند۔ بہ عالی خدمت میاں پیر علی صاحب و دیگر صاحبان سلام و بندگی قبول باد۔

۴۳

حضرت[2] قبلہ و کعبۂ دو جہان مدظلہ العالی۔ بعد عرض قدمبوسی بعرض اقدس می رسانند، احوال غلامان آنچہ میاں غلام حسن بعرض رسانیدہ باشند تا حال بہمان صورت است، کدام مقدمہ تازہ در پیش نیست کہ معروض دارد۔ جناب عالی از سہ ماہ تنخواہ گویا ماہ بماہ دادہ اند، ازین جہت آنچہ قرض قدیم است بست و آیندہ را خوب می گذرد، اگر ہمین شکل قائم باشد شاید از ہمہ بلا مخلصی شود، آمد و رفت غلام بدستور است مگر غلام امام معطل در خانہ نشستہ است، دیگر ہمہ خورد و کلان عرض کورنش می رسانند قبول باد۔ بجناب اندرون محل عرض کورنش از ہمہ ہا قبول باد۔

امروز کہ یازدہم رجب است میاں غلام حسن رسیدند۔

---

[1] حجن = دختر غلام حسن برادر غلام عسکری خاں۔ حضرت "نظر" کے نام مکتوب میں غلام حسن نے اپنی ان صاحب زادی کو "نور چشمی حجن" لکھا ہے۔ [2] برادر خورد غلام عسکری خاں

۳۵

ع۳
حضرت سلامت ۔ بعد عرض قدمبوسی کہ شیوۂ غلامان است بعرض اقدس می رساند ۔ عنایت نامہ ہا مکرر در جواب عرضی غلام ورود فرمود باعث افتخارِ کونین گردید، حزب البحر از مدت یک سال از میاں محمد[۲] احسان صاحب و قبلہ اجازت گرفتہ، ہر دو وقت می خوانند و دیگر ہر چہ ارشاد شدہ است بہ عمل می آرد ۔ درین ولا کہ محمد[۳] انور رسید و عنایت نامہ رسانید، بسر و چشم نہاد لیکن احوال غلام بدستور است، یعنی آمد و رفت دربار شاہ بالکل موقوف است ۔ بجای جناب در سواری گاہے میسر می آید و در خانۂ دیگر ہیچ کس آمد و رفت ندارم، قدرے مردم کہ ہمراہ غلام باقی ماندہ بود، اکثرا ہم از چند روز گویا جواب شدہ است و سوای گذران مشارٌ الیہ چنداں دشوار نہ بود کہ گرانی نمی گذرد لیکن ہر چند بہ سماجت گفتہ شد تا مدت چند روز سوای نوکری جناب عالی قبول نہ کرد و زیادہ از یک روز نماند و وقت مراجعت از مکن پور آنقدر جلدی فرمود کہ اکثر مرات فردی معروض داشتن فوت شد ۔ انشاء اللہ تعالیٰ نواب صاحب نواب ارشاد خان بہادر اوّل اینکہ ارادہ میاں غلام حسن متصور است و اگر بر تقدیر اتفاق نشد کیفیت مفصل معروض داشتہ خواہد شد، زیادہ حد ادب ۔

از ہمہ داشتہ ہائے اینجانب نام بنام عرض کورنش قبول باد ۔ خواجہ قلندر خان و خواجہ سکندر خان و خواجہ محمود خان عرض کورنش می رسانند ۔ از غلام امام عرض کورنش و قدمبوس قبول باد ۔ [۱]

---

[۱] یہ مکتوب غلام عسکری خاں ہی کا تحریر کردہ ہوگا کیونکہ "میاں محمد احسان" اور "میاں غلام حسن" کے ذکر کے علاوہ، اس میں حزب البحر کا بھی ذکر ہے ۔ حضرت مظہر کے مکتوب ع۶۸ (کلمات طیبات) میں غلام عسکری خاں کو لکھا گیا ہے کہ "وظیفہ حزب البحر معہ ہمہ برادراں می خواندہ باشند ۔"

مکتوبات مولوی ثناء اللہ سنبھلیؒ بنام حضرت مظہرؒ

مولوی ثناء اللہ سنبھلیؒ حضرت مظہرؒ کے خاص خلفاء میں سے تھے اور علم حدیث و قرآن میں شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے شاگرد تھے۔ سنبھل میں درس و تدریس کے شغل کے ساتھ طریقہ مجددیہ کی تعلیم میں بھی منہمک رہتے تھے۔ انتقال ۱۲۱۱ھ سے قبل ہو چکا تھا کیونکہ مقامات مظہری میں جو ۱۲۱۱ھ کی تصنیف ہے انھیں "رحمۃ اللہ علیہ" لکھا گیا ہے۔

معمولات مظہریہ (تصنیف ۱۲۰۵ھ) میں حضرت مظہرؒ کے ایک مکتوب بنام مولوی ثناء اللہ سنبھلی سے اقتباس درج کیا گیا ہے جس میں مولوی ثناء اللہ سنبھلی کے حالات پر بھی روشنی پڑتی ہے اسی کا کچھ حصہ یہاں پیش کیا جاتا ہے حضرت مظہرؒ لکھتے ہیں "شما درانجا (سنبھل) جائے فقیر گرم سازید کہ دران ضلع عالمے فہمیدہ و درویشے صاحب نسبت نیست، بخاطر جمع بکار خود ساعی و سرگرم باید بود و تشویش را بباطن خود راہ نباید داد و اوقات در ایصال منافع دینی ظاہراً و باطناً مصروف دارند کہ او سبحانہ، شما را دولتے دادہ است شکر ہمین است (مکتوب ۲۸ کلمات طیبات)

مقامات مظہری میں ان کے بارے میں شاہ غلام علیؒ لکھتے ہیں "از اعاظم خلفای حضرت ایشان[۱] اند علم ظاہر تحصیل نمودہ علم حدیث و قرآن از خدمت شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ فرمودند" طریقہ از خواجہ موسیٰ خان خلیفہ حضرت شیخ[۲] رحمۃ اللہ علیہما گرفتہ، بذکر و مراقبہ مواظبت نمودند و بار ایشان استفادہ کمالات باطنی از حضرت ایشان نمودہ بہ نہایت مقامات سلوک

---

[۱] حضرت مظہرؒ

[۲] شیخ محمد عابدؒ

طریقه رسیدند و تعلیم طریقه مجاز گردیده در بلدهٔ سنبھل بدرس علوم و ہدایت سلوک راه خدا پرداختند۔ بعلم و عمل و صبر و استقامت موصوف، و باخلاق نیک و اوقات حسنه معروف اند۔ ایشان می فرمودند از شغل درس حدیث و تفسیر نور و صفا بسیار حاصل شود و نسبت احمدیه قوة و ترقی میگیرد" مقامات میں یہ بھی آتا ہے کہ قاضی محمد یار طریقه از ایشان گرفته۔

اب ذیل میں حضرت مظہرؒ کے نام مولوی ثناء اللہ سنبھلیؒ کے دو مکتوبات درج کیے جاتے ہیں]

۳۶

عــہ بجناب مقدس حضرت پیر دستگیر مدظلہم العالی می رساند۔ غلام با جمیع وابستہا بتوجہات آنقبلہ بعافیت است و سلامت ذات فائض البرکات آن خداوند از جناب حق سبحانہ، مسئول و مطلوب۔ ثانیاً آنکہ یاران طریق ہر دو وقت حاضر می شوند و غلام ہم بخدمت ایشان حصول سعادات و برکات می نماید۔ و میاں ظفر علی خان و برادران ایشان ہر روز تشریف می آرند و شغل کتاب دارند۔ و نواب صاحب و دیگر اعزہ اینجا گاہ گاہے مہربانی می فرمایند۔ قریب یک ماہ شدہ کہ از اطلاع خبر عافیت اثر آن قبلہ جمعیت دل عقیدت منزل حاصل نہ شدہ، حق سبحانہ آن خداوند را بر مفارق ما غلامان سلامت دارد، آمین، زیادہ حد ادب۔

عریضہ

غلام ثناء اللہ

بعالی خدمت خدمرحل مدظلہم العالی آداب بندگی معروض می دارد

بخدمت میاں پیر علی صاحب بندگی معروض باد - یاران طریق سلام سنت الاسلام برطالعہ فرمایند۔ غلام زادہا و والدۂ ایشان آداب قدموس می رسانند۔ بہ ملازمان حافظان حلقہ آداب غلامی بجای آرند - اخون روزی آداب قدموس می رسانند و در کار یومیہ ساعی می باشند۔ دیگر آنکہ میاں محمد انور[1] دو سہ شب نزد غلام ماندند و احوال ماند و بود غلام بہمہ وجوہ خوب بلاخطہ نمودہ اند۔ معروض جناب مقدس خواہند نمود۔

۳۷

بجناب[2] عالی حضرت پیر دستگیر مدظلہم العالی می رساند۔ غلام باجمیع لواحق محفوف (با) جمعیت و عافیت است و سلامت ذات فائض البرکات آنقبلہ از حق سبحانہ مطلوب و مسئول او سبحانہ آنقبلہ را بر سر ما بندگان سلامت دارد آمین۔ ثانیاً آنکہ غلام متوجہ آنقبلہ بہ شغل خدمت طریقۂ عالیہ و کتاب مشغول است۔ و ہر دو وقت یاران طریقہ جمع می شوند و چند سبق تفسیر و حدیث ہم می شنوند و صاحبان اینجا نزد غلام اکثر مہربانی می فرمایند۔ چنانچہ درین ماہ مبارک امام الدین خان جیو دو بار آمدہ بودند و نواب صاحب[2] و ارشد خان جیو و صاحبزادہای نواب صاحب بہ شب برای سماع قرآن شریف کہ برخوردار محمد می خواند تشریف می آرند۔ و دیگر مردم بسیار جمع می شوند۔ چنانچہ تمام سائبان و دیوان خانہ پر می شود۔ و کرم خان پسر موسیٰ خان نزد غلام داخل طریق شدہ و ذکر لطائف خوب معلوم نمودہ۔ قدموس می رسانند مگر بہ سبب فرخندہ خوئی کہ از ہمشیرزادۂ او شدہ از اینجا قصد برخاستن دارد و از ہمہ احوال روزی روزینہ بہ توفیق بدست می آید۔ بتوجہ آنقبلہ حق سبحانہ

---

[1] برادرزادۂ میر محمد معین [2] نواب ارشاد خاں

Marfat.com

دریں برکت دہد آمین - زیادہ خدا دب -

بعالی خدمت خدمہ محل مدظلہم العالی قدمبوسی می رسانند۔ یاران* طریقۂ سلام سنت الاسلام مطالعہ فرمایند - غلام زادہا و والدۂ ایشان وجمیع غلامان اینجا قدمبوس عرض می نمایند - کریم خان (رحیم خان) حاضر الوقت قدمبوس می رسانند - محمد اعظم حاضر الوقت قدمبوس می رسانند -

* [illegible]

صاحبزادہ میاں اسداللہ صاحب بندگی می رسانند و معروض می دارد کہ والدۂ میر صاحب را خاطر جمع باید فرمود کہ از پنج ماہ ہیچ تنخواہ نیافتہ ام، لہذا میاں میر صاحب را در بریلی گذاشتہ آمدہ ام ہمیں بار تنخواہ بدست می آید - میر صاحب در شاہجہان آبادی رسید و عریضہ کہ پیش ازیں ارسال داشتہ ام، جواب آں عنایت باید فرمود ارادہ دارم کہ بعد وصول نوازش نامہ پیش محب اللہ رفتہ شود - زیادہ بندگی -

مکتوبات میر محمد مبین بنام حضرت مظہرؒ

[میر محمد مبین، سید حشمت خان بہادر شہسوار جنگ کے صاحبزادے تھے جیسا کہ خود حضرت مظہرؒ کے مکتوب نمبر ۱۷۶ بنام عماد الملک (کلمات طیبات) میں صراحت موجود ہے - ان کے والد، سید حشمت خان سے بھی حضرت مظہرؒ کے مراسم تھے - چنانچہ کلمات طیبات میں، حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب (نمبر ۵۹) سید حشمت خان کے نام بھی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت مظہرؒ سے کسی معاملے میں سفارش کے طالب تھے - حضرت مظہرؒ کے ایک اور مکتوب بنام

Marfat.com

غلام عسکری خان سے بھی میر مبین کے والدین سے حضرت مظہرؒ کے تعلق خاطر کا اظہار ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ان کے والدین نے ایک زمانے میں فرخ آباد میں قیام اختیار کر لیا تھا۔ حضرت مظہرؒ لکھتے ہیں "(ترجمہ) حضرت محمد مبین اپنے والدین کی زیارت کے لیے فرخ آباد جانے والے ہوں گے، ان (والدین) کے دم کو غنیمت سمجھنا چاہیے اور ان کی دل جوئی میں کوئی فروگذاشت نہیں کرنی چاہیے کہ حق کی رضا اسی میں ہے۔ وہ (والدین) کسی چیز کے محتاج نہیں ہیں" (مجموعہ مرتبہ خلیق انجم ص ۲۱۷)[۱]۔ مقامات مظہری میں میر مبین کا ذکر کرتے ہوئے شاہ غلام علیؒ لکھتے ہیں "از سادات کبار و عمدۂ اصحاب و زبدۂ احباب حضرت ایشان اند۔ بہ کمالات ظاہر و باطن آراستہ بودند۔ طریقہ از آنحضرت گرفتہ، با انتہای مقامات طریقہ فایز شدہ و اجازت تعلیم طریقہ یافتہ ۔۔۔ (حضرت مظہرؒ) در بارۂ ایشان فرمودند کہ میر مبین از اولیاء خدا کبیر و جانجانان صغیر است ..." (ص ۸۹)۔

حضرت مظہرؒ کے مکتوب بنام عماد الملک سے بھی معلوم ہوتا ہے میر مبین نے نواب عماد الملک کی سرکار سے توسل اختیار کرنا چاہا تھا اور حضرت مظہرؒ اس باب میں ساعی تھے۔

میر مبین کی وفات ۱۱۸۹ھ میں ہوئی۔ حضرت مظہر کے ایک مکتوب بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی (مجموعہ عبدالرزاق قریشی) میں ۲۷ ذی قعدہ کو لکھا گیا میر مبین کی وفات کا ذکر یوں آیا ہے "وسانحہ میر محمد مبین خان صاحب مرحوم مسموع شدہ باشد کہ پیش ازیں نوشتہ ام" اسی مکتوب میں ملا رحیم داد

---

[۱] یہ مکتوب کلمات طیبات میں نہیں ہے۔ مطبع فتح الاخبار کول کے مطبوعہ مجموعے "رقعات کرامت سعادت شمس الدین حبیب اللہ مرزا جانجاناں مظہر شہید رضی اللہ عنہ" میں شامل تھا۔ اس کا ترجمہ محترم خلیق انجم نے اپنے مجموعے میں شامل کیا ہے۔

Marfat.com

(ملا رحم داد) کے پانی پت اور سونی پت وغیرہ میں مجدالدولہ کی طرف سے معزول ہو کر جانے کا ذکر بھی ہے اور یہ ۱۱۸۹ھ کا واقعہ ہے اس لیے میر عبین کا سال وفات بھی یہی ہے۔ اس مکتوب (مورخہ ۲۷ ذی قعدہ) سے قبل کا ایک مکتوب بھی اسی مجموعے میں شامل ہے جو ۱۵ شوال (نصف شوال) کا ہے اور اس میں ہے کہ "احوال میر محمد عبین سلمہ ربہ، پہنچ معلوم غنیمت" نیز درمیانی عرصے کے دو مکتوبات بھی ہیں یعنی ایک ۲۷ شوال کا دوسرے پر تاریخ نہیں، دونوں میں میر عبین کا ذکر ہی نہیں۔ اس لیے میر عبین کی وفات غالباً ذی قعدہ ہی میں ہوئی۔

کلمات طیبات میں میر عبین کے نام حضرت مظہرؒ کا صرف ایک مکتوب ہے جس میں میر مسلمان کی وفات کی خبر پر تاثرات کا اظہار اور کلمات تعزیت ہیں۔ نیز اسی سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ بخشی سردار خان خانقاہ کے صوفیوں کے خرچ کے متکفل تھے۔

میر عبین کے چار مکاتیب بنام حضرت مظہرؒ اسی مجموعے میں شامل ہیں۔ پہلے مکتوب میں افواج ولایت (افواج درانی) کی دہلی کی طرف آمد آمد کے غلغلہ کا ذکر ہے۔ دوسرے مکتوب میں سرداران روہیلہ فیض اللہ خان، حافظ رحمت خان، اور نجیب خان کے متعلق اطلاعات ہیں۔ اور اپنے بھائی (میر عبین) کے الہ آباد لشکر شاہی میں جانے کی اطلاع دی گئی ہے۔ تیسرے مکتوب میں نجیب خان اور دوسرے سرداروں کے بارے میں اطلاع ہے البتہ چوتھے مکتوب میں کوئی تاریخی نوعیت کی اطلاع نہیں ہے۔

حضرت مظہرؒ نے ایک مکتوب بنام میر مسلمان میں جو نواب ارشاد خان کے انتقال کے بعد لکھا گیا ہے صراحت کی ہے کہ میر عبین نے کچھ عرصہ محنت کر کے اپنے کمالات کو کمالات نبوت تک پہنچایا ہے اور نسبت

ارشاد کی حاصل کرلی ہے۔ کل انھیں اجازت ارشاد اور خرقہ بھی دے دیا گیا ہے۔" (مکتوب ۲۶، بحوالہ محترم خلیق انجم)۔ اس اجازت نامے کے بعد ہی میر مبین نے اپنے مکتوبات میں دوسروں پر توجہ دینے کا ذکر کیا ہوگا۔ اس طرح یہ بات بھی ظاہر ہوجاتی ہے کہ احمد شاہ درانی کی جس آمد کا ذکر ہے وہ اس سال کے بعد کا واقعہ ہوگا۔ سید حشمت خاں کا سال وفات معلوم ہوسکے تو کچھ اور تعیین ہوسکتی ہے۔

اب ذیل میں میر مبین کے وہ چار مکتوبات ملاحظہ ہوں جو حضرت مظہرؒ کے نام ہیں:]

۳۸

بہ عرض مقدس قبلۂ عالم و عالمیان ملجائے غلامان قیوم زمانی قطب ربانی پیر دستگیر جناب حضرت ایشان مدظلہ العالی می رساند کہ کمترین غلامان محمد مبین با جمیع عبید و اماء جناب عالی بہ ہمہ وجوہ احوال مقرون بہ شکر دارد۔ اوقات لیل و نہار را بہ طاعت تصور ذات مبارک می گزراند۔ غیر ازیں تردد سے مہتم بالشان نیست کہ مدتے مصحوب واردان ایں سمت بہ ورود مسعود صحیفہ شریفہ کہ حرز جان و تقویۃ الایمان است سرفراز نہ شدہ۔ غلغلۂ آمد آمد افواج ولایت جہت سکنۂ شہر دہلی قلب ضعیف غلام را مضطر ساختہ ہرچند برکات حضرت ایشان عاماً محیط الکل جمیع اہل زمانہ است، اما امیدوار است کہ درباب حضرات والدین این غلام کہ ازان مرید زادگانست بخصوصیت مبذول باشد۔ قبل ازیں بہ جہت زیارت والدین سخت

بے بیتاب شدہ بود بلکہ از مدتے این حال دارد و ہنوز ہست۔ ایا آں عالی را سند یافتہ کہ بعد برسات حرکت خواہد کرد، بجاست۔ می خواست کہ بے زاد و رفیق خود را بہر وجہ رساند کہ ازانجا نوشتہ می رسد کہ دران بے مزگی و بے دماغی و استبراء۔ والم حضرت والدہ صاحبہ مرقوم نباشد۔ درین صورت ہم غم و اندوہ دنیوی و اخروی لاحق است بارہا عرض معذوری ہا نمودہ، شاید آن خطوط می رسند یا مضمون عذر غلام قابل پذیرائی نیست، از موانع تقدیری چہ چارہ۔ برائے تلاش اسباب با مراعات وضع و عنوان ہرچند دست و پا زدہ شد پیش نرفت از جاہائیکہ یقین بہ تیسر بود، بہ مجرد خطرہ و ارادہ آنجا مسدود می شد۔ واکنون کہ بہ تصمیم عزم داشت، جز شاہ درانی مخل گردید۔

این ہمہ رجوع اسباب و رفع داغ شقاوت از جبین غلام موقوف بر توجہات و دعائے حضرت ایشان است کہ ظہور ہر جزی از واردات درحیات و نجات بعد ممات متعلق بجناب حضرت است۔ غلامان و کنیزان ہر یک آداب قدمبوسی بجای آرند۔ با یازدہ دوازدہ کس صبح و ہمیں قدر شام بعد مغرب می نشیند و حلقہ می دہد۔ بعضے ازینہا یک وقتہ اند کہ کسے صبح می آید و کسے شام۔ قدیمان خود مدتیست کہ از حضور بشارات ولایات یافتہ اند۔ و جدیدان کہ یکے ملا عبد الرحیم نام یک توجہ در آکولہ یافتہ و ملا عالم خان نام از برادری محمد خان جیو یک توجہ در دہلی یافتہ روانہ این ضلع گردیدہ طریقہ را بر بجد گرفتہ اند و معترف آثار و شکر گذار ہم ہستند۔ و ملا نصیری از سرولی برای حیف سے مہاجرت نمودہ، در مسجد غلام فروکش کردہ بسیار سعادت مند است، خدمت و محنت در طریقہ می نماید صاحبزادہ میان ستار معصوم صاحب بر تحصیل علم ظاہری و باطنی نیز مقید

Marfat.com

اللہ- ہر محمد[۲] شب و روز ہمین جا می باشد- ازین ہم آثار محبت بسیار ظہور می کند- و مردم پنیل (سنبھل؟) نیز می آیند- بخدمت صاحبان اتحاد مستفیدان حلقہ تبرکہ بخصوصیتا میان میر صاحب و میان غلام مصطفیٰ خان صاحب کہ ہر دو صاحبان فراموش کار برادرانند، سلام و اشتیاق می رساند-

۳۹

بعرض[۲] مبارک مقدس قبلۂ عالم و عالمیان قطب ربانی قیوم زمان پیر دستگیر حضرت ایشان مدظلہ العالی میرساند کہ کمترین غلامان محمد مبین با جمیع بندگان بہ تصدق عالی درگوشۂ از مکارہ محفوظ و بدعاے حصول نعمت عظماے قدمبوس مشغول است، از فضل الٰہی بہ طفیل ذات با برکات عالی راجی ست کہ زود بہ مراد خود برسد- اخوی عزیز القدر میان ولی نظر (ولی نذر) صاحب بتاریخ ششم از ورود خود کہ منجلہ فتوحات غیبیہ است سرور ساختند و بکلمات تفضل سمات زبانی نواختند- اد سبحانہ، فضل نماید کہ سرداران از کار شادی فراغ یافتہ بہ سمت خود ہا برگردند- از تانی (= تاخیر) دل غلام می لرزد کہ مبادا از مقصود خود محروم مانند- فیض اللہ خان دی روز کہ ہفتم بود، داخل شدہ و حافظ (حافظ رحمت خان) بہ بریلی رسیدہ، امروز خبر گرم ست، می گویند کہ تا یازدہم تمام خواہد شد- چون سرداران کہ درینجا جمع شدہ اند چندے بودن میان ولی نظر جیو در ہمین جا مناسب بود- ہستند و تلاش روزگاری نمایند، قدمبوس التماس

و فردا شاید او ہم داخل شود و نجیب خان در پہنیل (؟) افتادہ

۲- یہ بیلی ہوگا جیسا اخبار الصنادید میں درج شدہ، سکے کے اس شعر سے ہے کہ سکہ زد بر گل کبھی خورشید و قبل زد در پیلی - بادشاہ شد روہیلہ نام او محمد علی

می نمایند۔ یہ بندہ خانہ زرکش دار ترکیز راسندہ عرض داشت ملا عمر نام، از یاران مولوی عبدالرزاق صاحب است پنج یا شش توجہ از علام گرفتہ بحصول قدمبوس فائز می شود۔ ہمہ کنیزان و غلامان آداب قدمبوس بجا می آرند خانہ ملا مہربان بسعی بسیار تلاش نمودہ خبر گرفت، از دو ماہ بیمار بود، نوبت بہ یاس رسیدہ بود، اکنون بہ تصدق حضرت شفا یافتہ، اما سخت نقاہت دارد۔

بعد تحریر عرض داشت، ملا عمر مذکور در حساب و کتاب بیع و شراء بازرگانی گرفتار و متوقف شدہ و برادر عزیز ولی نظر بہ لسوئی باز برگشتہ بعد تلاش روزگار اگر دست داد فیہا وإلّا ثانیاً بہ آنکوٹہ معاودت می نماید۔ اخوی عبدالجبار و ملا فیض اللہ عازم عتبۂ عالیہ بودند، بہ دست ایشاں عرض داشت ارسال حضور نمودہ، برادر عزیز القدر میر مکھو صاحب دیروز کہ جمعہ و تاریخ دہم بود از کورہ آمدند و برائے بھائی صاحب و قبلہ در تدبیر خرچ و رخصت اند، برائے ہمین بطرف الٰہ آباد بہ لشکر بادشاہی رفتہ اند، ان شاء اللہ تعالیٰ بعد حصول مقصود عن قریب تشریف می آرند۔

۴۰

بہ عرض[۳] اقدس جناب قبلۂ عالم و عالمیان قطب ربانی قیوم زمان، پیر دستگیر حضرت ایشان مدظلہ العالی می رساند کہ کمترین غلامان محمد مبین اوقات لیل و نہار در تصور ذات مبارک و انتظار قدوم برکات لزوم جناب فضل معمور دارد۔ امروز کہ سیزدہم و روز شنبہ است نجیب خان کوچ کردہ و سرداران دیگر کہ منتظر بودند بہ اطراف خود ہا می روند۔

Marfat.com
Marfat.com

او سبحانہٗ ما غلامان را ہم بحصول مراد بنوازد۔ دریں ہنگامہ نعمتِ ملاقاتِ نواب صاحب زاد اللہ دولتہٗ و برکاتہٗ عجب فوزِ عظیم بدست آمدہ لیکن سزد ر تلافی انفعال قصورنہ نمودہ، ہر چند فقر و بے سامانی نگہبان شرم است۔ ملا عمر کہ از یاران مولوی عبد الرزاق صاحب است و قریب بیست وقت با غلام نشستہ۔ از طریقہ اخلاص بسیار دارد۔ و ملا صالح محمد نام کہ از غلام طریقہ گرفتہ و زیادہ از پنجاہ توجہ یافتہ و نسبت بہ ظاہر نمیدہ و ہموار طبیعت است و مدعی کشف ہم ہست۔ بحصول قدمبوس فائز می شوند۔ و دیگر غلامان کورنش می نمایند۔ و بخدمت نواب صاحب و خان صاحب و میاں ظفر علی صاحب و میاں محمد علی صاحب و دیگر صاحبان از غلام سلامہا عرض است۔

۴۱

بعرضِ مقدس قبلۂ عالم و عالمیان جناب پیر دستگیر حضرت ایشان مدظلہ العالی میرساند کہ کمترین غلامان محمد مبین بہ تصدق حضرت ایشان مع دیگر بندگان حضرت بہ ہمہ وجوہ عافیت دارد۔ برطبق ارشاد عالی کہ زبانی برادر زادہ میاں محمد انور صاحب افروز گشتہ، بظاہر توقف عزم سعادت حضور نمودہ و بدل و جان صرفہ معروضہ منتر کرسنجیل است و شب و روز در انتظار طلوع کوکب اقبال است۔ ان شاء اللہ تعالیٰ از غرۂ ماہ آیندہ مشغول بہ شمار ایام و ساعات خواہد بود۔ و امیدوار است کہ یک دو روز قبل باین بشارت سرافرازی یابد۔ دریں ولا الفانی خدمت میاں عبد الحفیظ صاحب تشریف آوردند

غلام مجلے عرض حال خود را غنیمت دانستہ تحریر نمودہ، روانہ حضور پُر نور ساخت. ظاہراً ایشان از ہفتہ وارد بودند. چون بمجرد رسیدن بخانۂ صوفی صاحب مزاج ایشان را کسل گرفتہ و غلام را خبر ہم نہ کردند. ازین سبب ہنگام معاودت ملاقات سرسری فرمودند. ورنہ غلام خود آنجا حاضر می شد. و از لشکر نہ برادر عزیز القدر میر مکھو صاحب مراجعت نمودہ اند و نہ ہنوز خبرے رسیدہ. حال ملا مہربان معلوم نیست کہ عازم اجھانے (اوجھیانی) بود، چون از مدتے بے رخصت دہلے اطلاع رفتہ. خاطر غلام متفکر است غالب کہ در حضور عالی رسیدہ باشد. از اندرون ہمہ کنیزان و از بیرون ملا عبد الجلیل وغیرہ غلامان آداب قدمبوس بجا می آرند. بخدمت خان صاحب و نواب صاحب و دیگر برادران سلامہا و اشتیاقہا برسانند.

مکتوبات میر علی اصغر عرف میر مکھو بنام حضرت مظہرؒ

[یہ میر مبین کے اقربا میں سے تھے. مقامات مظہری میں ان کے بارے میں آتا ہے کہ "از اقربای میر محمد مبین خان و از خلفای حضرت ایشان اند و بوجاہت ظاہر و صلاح باطن و آداب کاملہ موصوف. طریقہ از آنحضرت گرفتہ کار سلوک باطن قریب بانتہا رسانیدہ بر احوال و مقامات طریقہ فایز شدند. از لبس اخلاص کہ در رابطہ بودم رسانیدہ

بانعکاس واردات عالیہ حضرت ایشان نیز رونقی خوش داشتند ...... ایشان مجمع فیوض الٰہی و مظہر انوار آگاہی بودند، اجازت ہدایت طریق باطن یافتہ، طالبان را تلقین ذکر و مراقبہ می نمودند در رشد آباد ایشان را مرید بسیارے پیدا شدہ، مجمعے از ارباب قلوب انعقاد یافت، در طلب قوت حلال پیشۂ تجارت می نمودند اما شغل ظاہر ایشان را از کثیر اوقات بوظائف عبادات باز نمی داشت ...... بوقتے است کہ ازیں جہان رخت سفر بستند۔"

حضرت مظہرؒ نے میر محمد معین کے نام جو مکتوب اُن کے والد کی تعزیت کے سلسلے میں آگرے سے لکھا ہے (مکتوب ۵ کلمات طیبات) اس میں یہ بھی ہے کہ میر محمد کمالات نبوت کے مقام تک پہنچ گئے ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ میر محمد بھی میر معین کے والد اور متعلقین کے ساتھ آگرہ ہی میں مقیم تھے۔

مجموعۂ ہذا میں، میر محمد کے دو مکتوبات حضرت مظہر کے نام ہیں۔ پہلے خط میں انہوں نے میر معین کو "بھائی صاحب و قبلہ" لکھا ہے جس سے ظاہر ہے کہ وہ میر معین سے عمر میں کم تھے اور رشتے کے بھائی لگتے تھے۔ اسی مکتوب میں محمد احسان احمدی اور غلام عسکری خان کے فرخ آباد میں قیام کا ذکر بھی ہے۔ یہ مکتوب غالباً آگرے سے لکھا گیا ہے۔ علی ہذا دوسرا مکتوب (ضمیمہ) مکتوب ۲ بھی۔ ایک دوسرے مکتوب میں، جو جمادی الآخر

کی کسی تاریخ کا ہے ۔ حضرت مظہرؒ کے تشریف لانے کی توقع کا
اظہار ہے دوسرے مکتوب میں (جو انبالا آ رہا ہے) نجیب الدولہ
کے کوچ کر جانے اور اگلے دن حافظ رحمت خان کے کوچ
کرنے کی اطلاع ہے ۔
میر محمد معین نے ایک مکتوب میں میر لکھو کو برادر عزیز القدر
لکھا ہے اور میر لکھو نے ایک مکتوب میں میر عاشوری کو برادر
عزیز القدر لکھا ہے]

۴۲

بجناب اشرف حضرت قبلۂ دین و دنیا پیر دستگیر ہر دو سرا
ادام اللہ ظلال افضالہ ۔ تقدیم مراسم عبدیت و تمنا ہائے قدمبوس
کمترین غلامان علی اصغر می رساند دیروز کہ روز جمعہ دہم
شہر حال بود کمینہ ہمراہ بدرقۂ فضل الٰہی و توجہ آنجناب محفوظ
از جان و مال و آبرو بخانہ رسید و اینجا نوید قدوم برکت لزوم
باین قصبہ بعد انقضائے ایام شادی صبیہ سعد اللہ خان
متو ...... دریافتہ شکر ایزدی بجا آورد و الا عازم
طرف آستانہ عالی می شد ۔ بھائی صاحب و قبلہ میر محمد معین
خان صاحب و قادر یار خان صاحب و نصرت اللہ خان بنیرۂ
ایشان و برادر عزیز القدر میر عاشوری بعد تمنا ہائے قدمبوس
آنچہ معروض داشتہ انداز تمنائے دعائے حسن خاتمہ
و حفظ آبرو بحضور بعرض خواہد رسانید ۔ عرایض میاں محمد

Marfat.com

احسان صاحب و غلام عسکری خان جیو و میان غلام حسین خان صاحب کہ از فرخ آباد بدست آمدہ بود رسل گشتہ بہ نظر مبارک خواہد گذشت۔ کلو کرکہ ہمراہ غلام آمدہ سخت آرزو مند دولت قدمبوس است بعرض عبودیت مفتخر است، زیادہ حد ادب۔

۴۳

بجناب فیض مآب قبلہ کونین حضرت پیر و مرشد برحق ادام اللہ ظلالہ العالی علی المفارق جمیع الموالی کمترین بندگان علی اصغر بعد عرض تمنائے ملاز می رساند کہ بامید حصول شرف ملازمت بندگان آنجناب روز را بشب می آرند امروز کہ روز شنبہ و ہژدہم شہر حال است نجیب الدولہ بہادر کوچیدہ رفت۔ فردا خبر کوچ حافظ رحمت خان نیز شہرت دارد۔ انشاء اللہ تعالیٰ البتہ خواہد شد۔ او سبحانہ بفضل خود شرف دولت قدمبوس را نصیب سازد۔ وازینکہ ایام ماہ آخر شدہ بیم آن پیدا شدہ است کہ احیاناً مانعے پیدا شود، و آنجناب موافق قرارداد عازم مراجعت شوند۔ لہذا معروض می دارد کہ اجازت دعای حزب البحر بطور سبقی مرحمت شود کہ بعض عقدہا از سالہا افتادہ اند، و بمقتضے الحال پیش آمدہ۔ تفصیل آن موجب طول عبارت دانستہ نمودہ است۔

بالفعل سود رقم که می رسید از شش ماه بند است۔ و بتوقع آن
قریب پنجاه روپیه قرض گرفته بود، الحال جز یک ماهه شنیده می شود
درین صورت تشویش و خوف چه‌ها دامن گیر که در شهر بیگانه و باین
عنوان این قسم بدنامی سبب خفت است۔ او سبحانه به میل عنایت
آنجناب آبرو نگهدارد و از تشویش برهاند، و همین امر بیشتر مانع
سعادت حضور گشته است۔ زیاده بجز تمنای قدمبوس چه عرض نماید۔

مکتوب شیخ محمد مراد بنام حضرت مظہر

[مقامات مظہری میں ان کا ذکر یوں آیا ہے "شیخ محمد مراد از
قدمای اصحاب حضرت ایشان اند۔ طریقه از آنحضرت گرفته
تا سی و پنج ۳۵ سال هر روز یکبار در حلقهٔ ذکر حاضر شده اند و به یمن
صحبت مبارک بمقامات مصطلحهٔ طریقه رسیده و نسبتی بلند حاصل
نموده اند و بجناب فیض مآب خصوصیتی بهم رسانیده که دیگری از
اصحاب در آن شریک نیست۔ معاملات دولت خانه بایشان
تعلق داشت۔ حضرت ایشان می فرمودند که در اصحاب ما در
رفعت نسبت کسی بایشان مساوات ندارد، کمالات که در
ذات ایشان جمع است بسبب بیشتر تجارت طالبی بایشان
رجوع نمی کند زیرا که شیخ را علم و عقل سلیم و کشف صریح با وجدان
صحیح و شرف نسب و تجمل ظاهر و دولت فقر و قناعت در کار است"

Marfat.com
Marfat.com

شیخ محمد مراد مقامات مظہری کی تالیف (۱۲۱۱ھ) کے وقت حیات تھے۔

اِن کے نام کلمات طیبات اور محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے میں حضرت مظہرؒ کے مکتوبات موجود ہیں۔

۴۴

عرضی عبودیت فدوی خاک پای محمد مراد بعد از اشتیاق لوازم بجا آورده معروض می دارد۔ عنایت نامہ گرامی بمعہ خیر و عافیت ذات شریف یک تھان سوسی و پارچہ شرلعات (؟) و کتاب حصن حصین بدست محمد رفیع ارسال فرموده بودند خوش وقتی و خرمی ہزاران ہزار حاصل گشت۔ بموجب ارشاد عالی رقعہ شریف بہ شیخ رحمت اللہ جیو صاحب و تھان سوسی اندرون محل رسانیدند، بسیار پسند آمدند، خوش وقت شدند۔ الحال لغایت بست چہارم این ماه مردم اندرون محل بمع توابعان بیمنہٗ اللہ باخیر و عافیت ہستند۔ چنانچہ میان پیر علی جیو صاحب بمع توابعان محل خود باخیریت اند و شیخ رحمت اللہ با مردمان محل خود باخیریت اند میان غلام مصطفےٰ جیو صاحب بمع توابعان خود بخیریت اند۔ چنانچہ شیخ حبیب اللہ جیو مرزا جاکسی بطرف فرخ آباد رفتہ اند۔ میان محمد منیر جیو صاحب قدمبوسی عرض کردند۔ میر ہادی جیو قدمبوسی عرض کردند۔ لالہ چھتر مل جیو صاحب بطرف دھولانہ رفتہ اند، قدمبوسی عرض کردند لالہ جیون مل از فرخ نگر نیامده اند، لالہ صاحب قدمبوسی عرض کردند۔ لالہ شادی رام قدمبوسی عرض کردند۔ چنانچہ اندرون محل مادا الجبن شروع کرده بودند، چیزے حرکت نزلہ کرد، موقوف شده بود۔

[illegible]

الی حال شروع کردہ است و الحال طبیعت خوب است۔ خاطر شریف جمع فرمایند و از طرف من از جمیع صاحبان حلقہ سلام بندگی و نیاز بخدمت نواب صاحب، ظفر علی صاحب، رحم خان سلام برسد۔

مکتوبات محمد خان (برادر محمد نامدار خان) بنام حضرت مظہر

۴۵ کرین، کعبہ

قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، قبلۃ المشتاقین، حضرت صاحب دام جلالہ و افضالہ

بعد عرض بندگان عالی میرساند کہ ورود کرامت آمود پروانہ سعادت نشانہ موجب سرفرازی کونین و سربلندی نشاتین گشتہ سر افتخار باوج افلاک فائز ساخت از مطالعہ و افراش دیدہ و دل روشن گردید گوئی ہر حرف بمنزلہ ہادی گردیدہ بجائے امری الواقع ہر حرف ارشاد فیض بنیاد گردیدہ ... متعذر از سعادت قدمبوس است۔ لاچارہ ... حالا ارادہ مصمم داشت از سر قدم ساختہ دریافت سعادت قدمبوس خادمان جناب فیض مآب ... ببعض حق جل و علا بجانہ اخوان صاحب محمد نامدار خان بعد دوازدہ سال کہ امید فرزند نبود، تولد فرزند نہال مگردید و ہنوز از شادی رسوم ... موقوع نگردیدہ، اگر شادی گذاشتہ بحضور میرسد خطرہ آزار از نمی گردد۔ لاچار حالا در دل عقیدت منزل قرار دادہ شد کہ اگر خدائیگان بہ نور قدوم این ضلع را مشرف می دارد تا بعد فراغ رسوم شادی دیگر ارادہ مصمم بروز عرہ رجب المرجب است، تا ہزار کار را گذاشتہ بحصول سعادت قدمبوس شرف افتخار خواہد اندوخت نہ خادم بجز ذات بابرکات دیگر ملجاے و ماوائے خویش نمی پندارد، امیدوار فضل و کرم ... دلی فرا یاد ضمیر منیر کہ ... از آن است خواہند داشت ...

فلاح دارین این غلام مضمر بتوجہات کریمانہ ... آلہی ظلکم ممدود باد بحرمۃ النون والصاد بخدمت صاحب مرادان خدائیگان ملا قسیم و ملا قاسم خان و جمیع صاحبان حلقہ و تمامی خادمان جناب آداب بندگی قدوی خادمان مقصرا بخدمت میر باز خان کورنشہامی رساند۔ محمد ہاشم اخون را کورنش می رساند امید دارد تا کفیل الانوار خادم کسینہ محمد کورنش می رساند۔

۴۶

بعد عرض خادمان جناب قدسی جناب، حضرت صاحب مدظلہ و افضالہ۔ ۔ ۔

از نزول اخبار تشریف تشریف بندگان عالی متعالی خادمان جناب فیض مآب در بلدهٔ سنبھل چندان مبارکی و فرحی روداد که قلم دو زبان از تحریر آن عاجز و قاصر۔ خواسته بودم که از سر قدم نموده حصول سعادت سرمدی سازد و خاک قدم پاک را که توتیای دیده ...... چشم خود نماید فاما چون در ین روزها بسبب تعرض امور که ذکر آن بموجب قیاس ناقص خود خیلے نامناسبی پنداشت۔ از الخوان صاحب محمد نامدار خان و اخوان صاحب میرباز خان جیو بمیان آورده، چنانچه حضرت والده ماجده فدوی نیز بہمراہی حاجی میرباز خان قصبهٔ سردلی را گذاشته، مسکن موضع پرداسپور بمرحلهٔ پنج شش کروہے از قصبهٔ مذکور واقع است اختیار نموده چونکه اشیائے النسب را از جائے بجائے بردن این را یک چیزے تو برے می بایست۔ از حصول سعادت دیدار فائض الانوار محرومی دست داد۔ لاکن دل و جان در قدوم خادمان جناب امیدوار است کمترین خادمان را ..... بدعائی دلی و توجہ باطنی فرایاد دل فیض منزل که نمونهٔ لطف الٰہی است خواہند داشت که در ہر دو جہان بجز ذات بابرکات ہیچ ملجائے و ماوائے خویش نمی پندارد، زم وابروئے دو جہان تعلق به نوازش تشریف ..... الٰہی فیض بخشی و فیض رسانی دائما باد۔ فدوی میرباز خان و مرزا محمد علی بیگ فدوی قائم خان و امیدوار دیدار قدوم محمد خان کورنشہا می رساند۔

مکتوب غلام حسن بنام حضرت مظہرؒ

[غلام حسن، بھائی تھے محمد احسان احمدی کے، جیسا کہ مقامات مظہری میں مذکور ہے (ص نمبر ۸)۔ شیخ محمد احسان احمدی کے دوسرے دو بھائیوں کے نام یہ ہیں: غلام عسکری خان جو نواب عماد الملک کے متوسل تھے اور محمدی جن کا ذکر " مکاتیب میرزا مظہر" مرتبہ عبد الرزاق قریشی (ص نمبر ۱۸) میں ایک جگہ یوں آیا ہے: " جواب آن

بدست میاں محمدی برادر غلام عسکری خاں فرستادہ ام"
گویا تینوں بھائی مرزا صاحبؒ سے تعلق خاطر رکھتے تھے
محمد احسان احمدی کے ان مکتوبات بنام حضرت مظہرؒ سے
بھی جو مجموعۂ ہذا میں شامل ہیں یہی ظاہر ہے۔ ان مکتوبات
میں محمد احسان احمدی نے تینوں بھائیوں غلام عسکری،
غلام حسن، اور محمدی کی طرف سے حضرت مظہرؒ کو
سلام لکھا ہے۔

غلام حسن کے حُسنِ اخلاق اور آدمیت کی تعریف
خود حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب بنام غلام عسکری
خاں (مجموعہ مرتبہ محترم خلیق انجم، ص ۲۱۸) میں یوں کی
ہے:

"آپ کے بھائی غلام حسن، احمد اللہ (فرزند قاضی
ثناء اللہ پانی پتی) کے ساتھ جس آدمیت سے پیش
آئے ہیں اسے تحریر کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔
کیوں نہ ہو بزرگ زادے ہیں اور بزرگی حاصل کی ہے"

غلام حسن کا ایک مکتوب حضرت مظہرؒ کے نام، مجموعۂ ہذا میں
شامل ہے جس میں مرہٹوں کے لشکر کے بارے میں لکھا ہے
کہ کروَلی کی طرف جو یہاں سے بارہ منزل کی مسافت پر ہے
مرہٹے پھیل گئے ہیں]

۴۷

آداب کورنشات بہ ازعجز و نیاز بجا آوردہ بعرض اقدس

اعلیٰ می رساند ۔ احقر تا تحریر کہ سوم شعبان است مع وابستہ بہمہ وجوہ بعافیت است و آرزوی دریافت دولت سعادت پابوس آنقدر بحال این خاکسار مستولی است کہ لمحہ قرار و آرام ندارد کہ دریں ضلع مع عیال اقامت داشتم ، امید آن بود ہرگاہ عزم کردم بحضور پرنور بسعادت قدمبوسی مشرف خواہم شد ۔ درمیو لاغرہ شہر حال کوچ بندگان عالی بسمت لشکر مرہٹہ مقرر شد ۔ چنانچہ ہمروز غرہ داخل خیمہ شدند ۔ چند مقام حوالی شہر نمودہ و کوچ بکوچ روانہ خواہد شد ۔ مستمع گشتہ کہ مرہٹہ بطرف کرولے کہ دوازدہ منزل ازیں حدود ۔ مسافت دارد مستقر است و معاملت آنجا درپیش دارد ۔ دریں صورت باید دید مراجعت کے اتفاق اُفتد از بُعدِ مسافت سخت مشوش گشتہ خداوند یاز کے حصول سعادت قدمبوسی میسر آید ۔ و بعائیصاحب و قبلہ در لشکر ہستند ۔ ازیں جہت عرضی ننوشتہ اند ۔ کورنش معروض باد و جمیع مردم خانہ عرض کورنش و قدمبوسی معروض می دارند و نور چشمی محسن و حجت اللہ کورنش و بندگی بعرض می رسانند ۔ بجناب اندرون محل عرض کورنش و بخدمت میاں پیر علی صاحب عرض بندگی قبول باد ۔ عرضی

غلام حسن

مکتوب نعیم اللہ بنام حضرت مظہرؒ

[نعیم اللہ نام کے دو حضرات ہیں کا ذکر حضرت مظہرؒ

Marfat.com

کے مکتوبات میں ملتا ہے، ایک تو صاحب معمولات مظہریہ مولوی نعیم اللہ بہرائچیؒ، ان کا ذکر مقامات مظہری میں بھی ہے اور کلمات طیبات کے بعض مکتوبات میں بھی۔
اسی نام کے دوسرے شخص "سید نعیم اللہ" ہیں جن کا ذکر محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے کے مکتوبات ۱۸، ۴۲، ۱۰۱، ۱۰۸، ۱۰۲ میں ہے۔ مکتوب ۱۸ میں جو مرزا صاحبؒ نے دہلی سے قاضی صاحبؒ کے نام لکھا ہے، یہ ہے کہ "سید نعیم اللہ قرآن در تراویح می خوانند ودہ دوازدہ کس، ہمہ از یاران حلقہ، در جماعت حاضر می شوند"۔ مکتوب ۴۲ میں قاضی صاحب کو تاکید کی گئی ہے کہ "میر سید نعیم اللہ" (مدرسہ غازی الدین خاں دہلی سے) کا احوال دریافت کرکے لکھیں۔ مکتوب ۱۰۱ میں جو دہلی سے لکھا ہے یہ ہے کہ "افسوس و ہزار افسوس! رقعہ از گلا وٹھی رسیدہ کہ سید نعیم اللہ صاحب مشرف بر ہلاک، توقع حیات نماندہ"۔ (۱۰۲ میں بھی اسی کی وفات پر اظہار غم کیا ہے)
اس مکتوب کے بعد حضرت مظہرؒ کے کسی اور مکتوب میں سید نعیم اللہ کا ذکر نہیں۔ وہ انتقال کر گئے ہوں گے۔ مقامات مظہری میں بھی ان کے بارے میں صراحت ہے کہ "در حین حیات حضرت ایشان ازیں جہان رحلت نمودند"۔ ذیل میں جن "نعیم اللہ" کا مکتوب دیا جا رہا ہے وہ غالباً یہی سید نعیم اللہ ہیں، نہ کہ نعیم اللہ بہرائچیؒ۔ اور چونکہ مکتوب میں نواب ارشاد خاں کو سلام بھی لکھا گیا ہے اس لیے مکتوب نواب ارشاد خاں کی وفات سے قبل کا ہے۔

۴۸

بجناب فیض مآب حضرت صاحب وقبلۂ دوجہانی وکعبۂ مرادات جاودانی مدظلہم العالی از غلام نعیم اللہ بعد از عرض نیاز معروض باد۔ بورود عنایت نامۂ فیض شمامہ کہ مشتمل بر طلب این احقر و خرید دو حقّہ عطا شدہ متحیر و مباہی گردید۔ حضرت سلامت! بتلاش تمام ہمیں دو حقّہ بہم رسید و ازین بہتر موجود نبود۔ اگر خوش و پسند بندگان عالی باشد فبہا والا بدست آدم بعوض واپس فرمایند واحقر بسبب رفعِ مسہل کہ بموجب تجویز حکیم باہل خانہ ضرور بود۔ از سعادت خدمت خود معتصر ماندہ بروز چہار شنبہ انشاء اللہ تعالیٰ شرف اندوز خدمت فیض موہبت کہ آرزوی قدمبوس بدرجۂ کمال است خواہد شد۔ زیادہ حد ادب۔

بخدمت شریف نواب ارشاد خان صاحب وارشد خان صاحب سلام قبول باد وبجمیع عتبہ بوسان آنہ محفلی فیض منزل سلام نیاز قبول باد۔ از حضرت محمد میر صاحب ومولوی صالح خان مع اولاد خود قدمبوسی می رسانند واز محمد عوض وغلام رسول وغلام حسین ومحمد منیر وحفیظ الدین ونجابت علی ومحمد مقیم ومنور علی ومیاں شجاعت علی ومیاں عنایت غوث ومیاں پیارول تسلیمات قدمبوس مطالعہ شریف باد۔ وبی بی رحتی(؟) مع صبیہ بندگی می رساند۔ از اہل خانۂ غلام بندگی معروض باد۔

Marfat.com

مکتوبات شاہ علی بنام حضرت مظہرؒ

[یہ حضرت مظہرؒ کی اہلیہ کے عزیزوں میں تھے اور وہ انھیں بہت عزیز رکھتی تھیں۔ حضرت مظہرؒ نے اپنے مکتوبات میں ان کا نام کہیں پیر علی، کہیں شاہ علی اور کہیں کہیں مرزا شاہ علی لکھا ہے "مکاتیب مرزا مظہرؒ" میں حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب (مکتوب ۱۴۳) شاہ علی کے نام ہے جو یوں شروع ہوتا ہے " حامداً و مصلیاً از فقیر جان جاناں، برخوردار مرزا شاہ علی عافاہ الرحمٰن در یابند کہ فقیر تا دہم جمادی الثانی دریانی پت لعافیت است خط شما رسید و مطالب معلوم گردید۔ بدانید کہ فقیر را با شما شفقتی کہ بود تغیر نیافتہ " اسی مجموعے کے مکتوب ۱۳ میں ہے کہ " در مقدمہ اصلاح فیما بین مردم محل و میاں پیر علی تحریر نمودن بے فائدہ است کہ ایشاں ہر دو مغلوب طبیعت و مزاج خود ند۔ حرف کسے در ایشاں تاثیر ندارد "۔ مکتوب ۱۵ میں ہے کہ " امروز پیر علی از بد سلوکیہائے مادر خود ترک معاملات کردہ جدا شد، قلیلے برائے مصارف او بر ذمۂ فقیر افتاد "۔ مکتوب ۱۷ میں ہے کہ " و حرکتے کہ پیر علی کردہ، یعنی نکاح دوم، شنیدہ باشند۔ چگویم چہ قدر ذلت و اذیت عاید شدہ "۔ ایک اور مکتوب میں شاہ علی کی طرف سے یوں بے اطمینانی

ظاہر کی ہے "از خط برخوردار مولوی احمد اللہ معلوم شدہ بود کہ پیر علی در اصلاح می کوشد۔ بر حرکات او اعتماد نیست خدا از و دور دارد۔ آنچہ در دل بود شما را آگاہ کردم۔ شما ہم بفہمید کہ معقول است یا نہ" (مکتوب ۴۶)۔

کلمات طیبات کے بعض مکتوبات سے بھی شاہ علی اور حضرت مظہرؒ سے انکے تعلقات پر روشنی پڑتی ہے نیز ایک مکتوب حضرت مظہرؒ کا شاہ علی کے نام بھی ہے۔ مکتوب ۳۱ میں شاہ علی کی گھریلو پریشانی کا ذکر ہے کہ دو بیویوں اور تین بچوں کے باوجود گھر میں ایک بھی نوکر نہیں۔ مکتوب ۷۵ میں قاضی صاحب کو لکھا ہے کہ پیر علی کی قسمت میں دنیا نہیں ہے حالانکہ لاکھوں ہاتھ پیر مارتا ہے۔ مکتوب ۷۸ میں قاضی صاحب کو لکھا ہے کہ پیر علی کے مشورے سے جو مناسب ہو کرنا کیونکہ وہ ان کا (اہلیہ حضرت مظہر کا) ایک حصہ ہونے کے باوجود فقیر کا طرف دار ہے اور ان کا مزاج داں بھی ہے۔ اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ پیر علی شور سودائے موروثی رکھتا ہے اس کا خیال رکھنا ضروری ہے ..... دعا کرو ان سودائیوں کا مزاج ٹھیک ہو جائے (دیکھئے "مرزا مظہر جانجاناں کے خطوط" مرتبہ خلیق انجم ص ۱۴۱، ۱۹۸، ۲۰۲)

ذیل میں شاہ علی کے تین مکتوبات (۴۹، ۵۰، ۵۱) بنام حضرت مظہرؒ درج کیے جا رہے ہیں۔ ان میں آخری دو (۵۰، ۵۱) میں شاہ علی کے نام کی صراحت موجود ہے۔ پہلے مکتوب (۴۹) میں مکتوب نگار نے اپنے نام کی صراحت نہیں کی ہے مگر قیاساً یہ بھی شاہ علی ہی کا معلوم ہوتا ہے۔

بعد عرض حضرت صاحب و قبله مدظله سر نیاز بعتبهٔ ارادت پناه
بسجدهٔ عقیدت ذات رسوخیت بجا آورده ملتمس می سازد
که بفضل الہی و یمن توجہات عالی احوال این حوالی مقرون شکر ایزد
متعالی است داد کار تمنای آرزوی پابوس مع استدعای صحت مزاج وہاج
ورد اوقات دارد و داستان بے پایان آرزو مندی را مختصر ساخته
بنوک کلک عرض بمدعا مے آرد که سابق عرائض مندرج کوائف مصحوب پیئو
چوبدار مرسول داشته بنظر اقدس گذشته باشد و مزاج مبارک اندرون
بخوبی اصلاح یافته و تداوی علاج موقوف شده - و بعض عرائض مثل
غلام مرتضی خان وغیره از لفافهٔ سابق فرو مانده بودند الحال ملفوف
ارسال داشته - دیگر بهمه وجوه بخیریت است خاطر عاطر جمع باد -
و بموجب ارقام عالی انشاء الله تعالے امید قویست که بست و پنجم
این ماه یا غرهٔ ماه آینده که رجب است تشریف بهجت سرفرازی
فرمائے مهجوران این مکان خواهد شد -

۵۰

حضرت قبله و کعبه پیر و مرشد جهان مدظله العالی از غلام خانه پرور
شاه علی بعد عرض اداے نیاز و بندگی و عبودیت معروض می دارد -
بفضل الہی و توجہات حضرت قبله پشت پناهی جناب حضرت والده مخدومه
مدظلها مجوز طلب مردم خانهٔ غلام شده اند - چنانچه امروز زلو سے

عنایت فرموده اند و غلام را رخصت ساخته اند که زود تر ہمین زور در محل آرد، بنابر عرض معروض داشته، ہر چه ارشاد شود بعمل آرد - زیاده حد ادب -

۱۵

بعز عرض عالی متعالی مدظله العالی - غلام فقیر شاه علی بعد ادای تسلیمات و کورنشات می رساند که بهمه وجوه تحصیل عافیت این جای است و ہمواره مستدعی حالات آنجا را خواہان و بدل نیاز می خواہد بنوازش پرسش حال غلام متضمن خط اندرون برقم دعا مفتخر گشت، او سبحانه تعالی آن ذات پرسنده حالات ما را بر مفارق ما یان سلامت باکرامت دارد و از دولت پای بوس عالی ممتاز نموده باشد - و فرمایش را معروض ساختن در بندگی خیلی بے ادبی است لیکن بطریق اظہار ضرورت بندگان را گذارش ضروریست چنانچه سابق در مقدمه کیس با معروض داشته بنظر گذشته باشد - آنرا امید دارد که ہمراه رکاب خواہند آورد لیکن سواء آن موازی دو آتار بیره قسم اول خالصاً جهت غلام بے مشارکت غیر از دوکان سنبل تیار فرموده نیز ہمراه آرند، عین غلام پروریست - و مکرر عرایض معروض داشته اغلب است که پس و پیش بملاخطهٔ اقدس آمده باشد - زیاده حد ادب -

Marfat.com

مکتوب اہلیہ حضرت مظہرؒ بنام حضرت مظہرؒ

۵۲

بعد عرض بندگان عالی متعالی ۔ مردم اندرون محل
بعد ادائے بندگی و نیاز می رسانند بفضل الٰہی و توجہ عالی حصول
خیریت اینجا لیست و پیوستہ سلامتی و صحت ذات فائض البرکات
مستدعی می باشد نوازشنامجات سہ کرت سرافرازی یافتہ ۔
چون بنوید قدوم قدس لزوم قطع مراسلات و ہنگام مسرت ملازمت
سعادت آیات متصوراست و بجز از عرض بندگی گذارشے ندارد ۔
بنابر لفظ بندگی و عالیحضرت متضمن عرایض شیخ صاحب التماس می سازد
و بران قرار اکتفا می نماید داز عنایا تیکہ این مرتبہ در حق خود از
جناب عالی نوازش می یابد سجدات شکر توجہات بجا می آرد ۔ باقی
ہمہ وجوہ بخیریت است و استعمال ماء الجبن تا امروز کہ ہفدہم این
ماہ باشد ، جاری است ، و اثناء آن سہ مسہل لجیل آمدہ بنابر
عرض معروض داشتہ زیادہ حد ادب ۔

مکتوبات محمد حسن خان خانزادہ بنام حضرت مظہرؒ

[محمد حسن خاں خانزادہ کے دو مکتوبات حضرت مظہرؒ

کے نام ہیں جن میں مکتوب نگار خود کو محمد حسن خانہ زاد
لکھتا ہے مگر وہ محمد حسن خانزادہ ہوگا کیونکہ حضرت
مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب میں انھیں خانزادہ ہی
لکھا ہے۔

محمد حسن خانزادہ کے پہلے مکتوب (مکتوب ۵۳
مجموعۂ ہذا) میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے متعلق حضرت
مظہرؒ کو جو لکھا گیا ہے وہ خود حضرت کے ایک سفارشی
مکتوب بنام محمد حسن خان خانزادہ کے جواب میں ہے۔ اور اس
سفارشی مکتوب کے بارے میں خود حضرت مظہرؒ نے قاضی
ثناء اللہ پانی پتی کو یوں اطلاع دی ہے: "فقیر موافق نوشتۂ شما
کہ سابق رسیدہ بود، بہ محمد حسن خان خانزادہ کہ از یاران حلقہ
و مرد طالب علم و صالح است نوشتہ بودم کہ اگر از مردم
پانی پت کسے در لشکر نواب نجیب الدولہ اظہار شکایت
مولوی صاحب نماید، باید کہ او را دخل ندہند و حرف او
نشنوند و ازیں معنی نواب را نیز آگاہ سازند"

اب وہ جواب دیکھیے جو محمد حسن خان خانزادہ
نے (مکتوب ۵۳ مجموعۂ ہذا) لکھا ہے، وہ لکھتے ہیں:
"چوں در مقدمۂ قاضی ~~صاحب~~ ثناء اللہ ارشاد گفتہ
اند یاراں ہنوز حاسداں رخنہ نیافتہ اند" اس مکتوب
کا زمانۂ تحریر غالباً ۱۱۷۸ھ ہے کیونکہ اس قضیے
کا ذکر قاضی صاحب کے ایک مکتوب میں بھی ہے جس سے
زمانۂ تحریر ۱۱۷۸ھ ظاہر ہوتا ہے۔

"مکاتیب مرزا مظہر" مرتبہ عبدالرزاق قریشی میں

بھی حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب محمد حسن خان جیو" کے
نام ہے اور اس میں قاضی صاحب کی سفارش کی گئی ہے
بلکہ جو مکتوب ذیل میں دیا جا رہا ہے وہ حضرت مظہرؒ
کے اسی مکتوب (مکتوب ۱۴۶ صفحہ ۲۱۱ مکاتیب
میرزا مظہرؒ) کے جواب میں ہوگا۔ حضرت مظہرؒ لکھتے
ہیں " باعث تحریر آنست کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اگر
در لشکر نواب بیایند در ہر کاری کہ فرمایند امتثال
امر ایشان را سعادت دانستہ سعی واجب دانند کہ
آنچہ ایشان خواہند گفت حق خواہد بود بے شبہ، اگرچہ
بظاہر مخالف رای دیگران باشد" نیز اسی مجموعۂ مکتوبات
میں حضرت مظہرؒ کا ایک مکتوب (۱۴۵، ص ۲۰۹)
"مولوی نعمت صاحب و خان برخوردار محمد حسن خان جیو"
کے نام ہے۔ اور اس میں حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک
اخلاص مند چودھری ایزد بخش چودھری پانی پت
کی سفارش کی ہے]

۵۳

محب خاص خاندان نبوی علیہ السلام، مربی اقطاب مرادات
الوری حضرت دستگیر جیو انار اللہ برہانہ، علم الہدیٰ مالک
ازمۃ السدکاد کشف الدجیٰ امیدگاہ بیکسان ہموارہ سایہ
لطف و مرحمت بر سرِ مریدان تابان باشد۔ از یعقوب تراب الاقدام
آنجناب عالی مکان مقتصر الخدمت محمد حسن خانہ زاد بعد از تحفۂ تحیات

و آداب مستمندانہ کہ شیوۂ فدویان است۔ چون درین ولا در سعید زمانہ خط شریف ورود دیافتہ الحمد للہ والمنۃ للہ از باعث نوازش نامہ مشک جنت النعیم یافتہ و نافۂ مختوم یافتہ، چنانچہ گفتہ اند ؎

نسیمے کز دیار شاہ آید — مسیحا بر سر بیمار آید

چون در مقدمۂ قاضی ثناء اللہ ارشاد گفتہ اند باآن ہنوز حاسدان رخنہ نیافتہ اند۔ امید کہ از توجہ آن عالی شان جاہ وجلال رخنہ درہ.... نخواہد یافت فی الحال سہ نفر از پانی پت آمدہ اند۔ چیزے از دہن صادر نشدہ است۔ و این فقیر مولوی صدر صدور فتح خان راہم آگاہانیدہ است کہ ایشانرا امداد سازند۔ انشاء اللہ تعالے رخنہ نخواہد یافت۔ خاطر شریف جمع دارند۔ زیادہ سلام۔

از فتح خان میان صاحب جیو بندگی رسد۔

بخدمت اخوندزادہ محمد نسیم و اخون امان اللہ جیو سلام بصد شوق برسد۔ از حاجی احمد نیز بندگی برسد۔

۵۴

ہو الغنی

ہادی رہنما کشف الدجی عصیان کہ زنگ بر آئینۂ دل بیشتر نشیند ؎

ہرگنہ زنگ است بر آئینۂ دل[1] — دل شود زین زنگہا خوار وخجل

چون صیقل مرلی بر دل بنہد آب از در یتیم بیشتر گردد۔ از جانب تراب الاقدام مقصر الخدمت محمد حسن خانہ زاد، بعد از تحفہ.... و کورنشات ...... کہ شیوۂ فدویانست مشہود رای مہر انجلای

---

[1] کذا فی الاصل۔ قافیے کی رعایت سے "شاہ" کی جگہ "یار" ہو گا۔

الفوز و منصور باد ۔ از مکتوب جستو جیب حمد و سپاس و صحت و سلامتی آن ذات فائض البرکات ہمیشہ از درگاہ لم یزل و لا یزال خواہان و جویایم او سبحانہ و تقدس و تعالےٰ آن مربی رہنما گوتین را مدام بر سر مریدان قایان باشند ۔ چون معاوضۂ شریف و مکاتبۂ عجیب در سعید زمانہ تجلی نمود خوبی صوری و معنوی حاصل آمد الحمد للہ و المنۃ لعز کہ نوازش نامۂ آن عالی جناب قرۃ العین آمد چون الجحز در باب عمر خان و سیف اللہ تحریر ساختہ بودند مفصل ظاہر آمد ...... این بندہ بقدر کوشش و سعی علی محمد خان را گفتہ بودم و در تشکر تفحص نمودم و علی محمد مذکور گفت کہ اغلب بطرف چاندپور رفتہ بود و بعض می گویند کہ عمر خان بگریختہ انشاء اللہ تعالےٰ بعد از اندک مدت ...... چاندپور ...... رفتہ است و الآنہ درین باب لاچارگی است ۔

مکرر آنکہ آنصاحب کہ تحریر ساختہ کہ روہیلہ ہا مردمان را ایذا رسانند ، این ہمہ رو داد پیش نواب صاحب عرض نمود و نواب صاحب مذکور فرمان بطرف شیخ قاسم بطریقۂ قدغن نوشتہ است کہ خود برود در خدمت میان صاحب قیام نمائید ۔ از نواب صاحب تسلیمات و سلام بصد شوق قبول باد ۔

مکتوب رحیم خان خانزادہ (۹) بنام حضرت مظہر

[ذیل میں مکتوب درج کیا جا رہا ہے وہ یا تو محمد حسن خان خانزادہ کا ہو سکتا ہے یا رحیم خان خانزادہ کا ۔ کیونکہ حضرت مظہر جیسے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کی

اس درخواست پر کہ اگر یکے از سرداران لشکر ہا از رفقائی (فضل الدولہ) رقعہ سفارشی غلام نوشتن مناسب باشد مرحمت گردد (مکتوب ۱۴۲ مجموعہ ہذا) جواباً قاضی صاحب کو اپنے ایک مکتوب (مکتوب ۱۷ مجموعہ مرتبہ عبدالرزاق قریشی) میں انہی دو حضرات، محمد حسن خان خانزادہ اور رحیم خان خانزادہ کو سفارشی خطوط لکھنے کی اطلاع دی ہے۔ محمد حسن خان کے دو مکتوبات اسی مجموعے میں شامل ہیں اور پیشتر آچکے ہیں۔ ان کا اسلوب اس مکتوب سے جدا ہے جو ذیل میں درج کیا جا رہا ہے۔ اس لیے قیاساً یہ رحیم خان خانزادہ ہی کا مکتوب ہے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے مکتوب ۱۵۱ (مجموعۂ ہذا) میں حضرت مظہرؒ کو یہ اطلاع دی گئی ہے کہ "نوازش نامۂ عالی بدست بیان محمود مع شقۂ خاص بنام رحم خان خانزادہ شرف فرمود"۔ وہ یہی رحیم خان ہوں گے اور مکتوب ذیل انھوں نے حضرت مظہرؒ کے اسی مذکورہ بالا شقۂ خاص کے جواب میں ارسال کیا ہوگا۔ حضرت مظہرؒ ثناء اللہ کو س سے سناء اللہ لکھا کرتے تھے۔ مکتوب ذیل میں بھی حضرت مظہرؒ کی تقلید میں "سناء اللہ" ہی لکھا گیا ہے]

۵۵

صاحب وقبلہ خداوند خدائیگان دام ظلہٗ۔ بعد عرض نیاز کہ

شیوهٔ کمترین عبودیت کیشان است، معروض رائے خورشید
ضیائے می دارد که احوال بنده تا زمان تحریر عریضه نیاز که بست و ششم
شهر شعبان المعظم است بتوجه و تفضل آنجناب فیض مآب مستلزم
هزاران شکر است و همواره خاطر عقیدت کیشان منتظر ورود مفاوضات
مسرت آیات می باشد۔ رجاء که همیشه تا حصول شرف سعادت آستان بوسی
بارسال عنایت نامه جات مفتخر فرموده باشند و یقین که بدعای حرز
گوشهٔ خاطر فراموش نفرمایند که بتصدق دم عیسوی آنجناب ابقاے
حیات خود میدانم۔

بابت مقدمهٔ مولوی ثناء الله صاحب که ارشاد شده بود
بالفعل رایات عالیات جناب نواب صاحب و قبله رونق افزاے
سمت روهیلکهند است۔ اگر احیاناً به آن طرف متوجه شوند، هرگونه
مرضی مولوی صاحب باشد۔ انشاء الله تعالیٰ در سرانجام کار ایشان
بدل و جان خواهد کوشید۔ در باب رفاقت عزیزیکه در پرگنه پانی پت
استقامت دارد[1] ارشاد شده بود، یکبار ایشان پیش این
حقیر تشریف آورده بودند۔ می خواستم که پروانهٔ نواب صاحب بنام
سهاکر سر (کذا) عامل پرگنه مزبور مشتمل بر مسترد کنانیدن محصول
ایشان از زمینداران نوشته می دهانیدم۔ مرتبهٔ دیگر هرگز پیش حقیر
تشریف نیاوردند، و از یوسف خان بعد عرض بندگی معروض آنکه این
حقیر شروع تلاوت قرآن مجید نموده، رجاء که دعاے بدستخط خاص
نوشته عنایت فرمایند که به برکت آن حفظ و فهم زیاده شود۔

---

[1] "عزیزے کہ در پانی پت استقامت دارد" سے مراد شمعون خاں ہیں،
جیسا کہ خود حضرت مظہرؒ کے مکتوب ۱۶ (مجموعہ مرتبہ عبدالرزاق قریشی)
بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور مکتوب قاضی صاحب بنام حضرت مظہرؒ
(مجموعۂ ہذا) سے ظاہر ہوتا ہے۔

[ان کے دو مکتوبات (بنام حضرت مظہرؒ) اس مجموعے میں شامل ہیں، ایک مکتوب میں اپنے حق میں دعائے خیر کی درخواست کی گئی ہے، دوسرے مکتوب میں حضرت مظہرؒ سے رخصت ہو کر ہفتم شعبان کو نواب صاحب کے لشکر میں پہنچنے اور ملاقات کرنے کی اطلاع دی گئی ہے۔

یہ عبدالعزیز خان غالباً وہی ہیں جن کو حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب (بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی) میں عزیز خاں روہیلہ کے نام سے یاد کیا ہے۔ حضرت مظہرؒ لکھتے ہیں: "امروز میاں محمد احسان صاحب کہ بیمار از مقام کوڑا بوندی آمدہ بودند، بناچاری برائے تدبیر معاش با دو کس از یاران طریقہ حافظ محبوب علی و عزیز خان روہیلہ روانۂ لشکر ملا رحیم داد شدہ اند" (مکاتیب مرزا مظہرؒ مرتبہ عبدالرزاق قریشی ص ۹۹)]

۵۶

خداوند خدایگان فیاض زمان مرزا صاحب جان جانان جیو مدظلہ

ازینصوب نیازمند عبدالعزیز خان بعد از سلام بندگی معروض رای فیض پیرائے میگرداند احوال اینجائے بفضل الٰہی مستوجب شکر

وصحت و تندرستی ذات والاصفات شب و روز خواہان وجویان۔
سابق ازیں بندگی در خط ملان عمر معروض داشته بود واضح رائے مہرانجلائے گردیده باشد لہٰذا معروض می دارد کہ ایں نیاز مند قدم والا گرفته است ۔ توقع از ذات شریف ایں است شب و روز نظر غور و پرداخت داشته دعاء خیر در حق نیاز مندی فرموده باشند کہ از تفضلاتِ عالی چیزے متشکل صورت نه بندد و جمعیت نیاز مند گردد تا خدمت آں خداوند کہ در دل دارد نماید و بفضل عالی کامیاب گردد ۔ زیادہ ۔

۵۷

خداوند خدایگان فیض بخش فیض رسان مرزا صاحب سلامت

ازیں صوب نیاز مند عبدالعزیز خان بعد از سلام بندگی واضح رائ شریف می گرداند الحمد للہ والمنة کہ احوال ایں جانب بفضل قادر ذوالجلال مستوجب شکر وصحت و تندرستی ذات والاصفات از درگاه قادر برحق شب و روز مطلوب ۔ از خدمت فیض موہبت رخصت شده ، بخیریت تمام در لشکر ظفر اثر بتاریخ ہفتم شعبان بروز پنج شنبه رسیده شرفِ ملازمتِ نواب صاحب حاصل کرده ، چنانچه نواب صاحب بسیار مہربانی فرمودند بناءً اطلاع بقلم آمد۔

وحالا ایں نیاز مند دامن دولت گرفته توقع از ذات شریف آنست کہ نیاز مند را از مریدان خود دانسته شب و روز در دعاء خیر و ترقیات در حال بنده از درگاه قادر بے چون می خواسته باشند کہ بمطابق آں مقصود نیاز مند حاصل شود و یقین کہ با شرف ملازمت از

عنایت نامہ جات یاد و شاد می کردہ باشند کہ تسلی از بہر دل تواند شد۔ زیادہ ۔

مکتوب محمد کلیم بنام حضرت مظہرؒ

[حضرت مظہرؒ کے خلفاء میں محمد کلیم بنگالی کا ذکر آتا ہے ۔ صاحب معمولات مظہریہ نے ان کا یہی نام لکھا ہے اور ان کے نام حضرت مظہرؒ کے اس مکتوب سے اقتباس بھی نقل کیا ہے جو کلمات طیبات میں مکتوب پنجاہ و سوم کے عنوان سے درج ہے ۔ مگر مقامات مظہری میں ان کا نام مولوی کلیم اللہ بنگالیؒ درج ہے اور ان کے بارے میں یہ ہے کہ " از خلفای جلیل القدر حضرت ایشان اند طریقہ از خدمت مبارک گرفتہ سالہا فیوض باطنی حاصل نمودند و بہ نسبت کمالات رسیدہ و اجازت یافتہ بوطن خود رفتند " مقامات مظہری میں ان کے حالات میں قاضی مرشد آباد کی ضیافت میں شرکت کا ذکر بھی ہے جس سے ان کے قیام مرشد آباد کا پتا چلتا ہے ۔ کلمات طیبات میں حضرت مظہرؒ کا جو مکتوب ان کے نام ہے (مکتوب ۵۳) اس میں حضرت میر مسلمان کے سفر حج کی اطلاع کے ساتھ یہ ہے کہ اگر وہ اس علاقے (بنگال) سے گذریں تو ملاقات کریں اور نواب قاسم علی خاں کو بھی یہ خط پڑھوا دیں جس سے ظاہر ہے کہ محمد کلیم نواب قاسم

علی خان سے بلا واسطہ رسم ملاقات رکھتے ہوں گے۔ محترم
خلیق انجم نے بھی محمد کلیم اور کلیم اللہ کو ایک ہی شخصیت کے
دو نام خیال کر کے مکتوب کے عنوان میں محمد کلیم اور حاشیے
میں مقامات کے حوالے سے کلیم اللہ لکھا ہے۔ اور یہی
درست ہے۔ حضرت مظہرؒ کے مکتوبات کا دوسرا مجموعہ
"مکاتیب مرزا مظہر" ہے جسے محترم عبدالرزاق قریشی
نے مرتب کیا ہے اور اس میں بھی کئی مکتوبات میں مولوی
محمد کلیم کا ذکر ہے ایک مکتوب میں صرف مولوی کلیم صاحب
اور ایک اور میں مولوی کلیم اللہ بھی ہے۔ یہ سب مکتوبات
اس وقت کے لکھے ہوئے ہیں جب کہ حضرت مظہرؒ
دہلی سے باہر تھے حضرت نے دہلی کے دوسرے یاران حلقہ
کے ساتھ مولوی محمد کلیم کو بھی یاد کیا ہے۔ یعنی یہ
مکتوبات اُس وقت کے ہیں جب مولوی محمد کلیم دہلی
میں حضرت مظہرؒ سے اکتساب فیض کے لیے مقیم تھے
جبکہ کلمات طیبات میں حضرت مظہرؒ کا وہ مکتوب جو
میر سلمان کے سفر حج کے سلسلے میں مولوی محمد کلیم کو
لکھا گیا ہے اس وقت کا ہے جب کہ مولوی محمد کلیم اجازت
ارشاد کے بعد دہلی سے اپنے وطن واپس جا چکے تھے۔

ذیل میں محمد کلیم کا جو مکتوب درج کیا جا رہا ہے اس میں
میر معین کے حوالے سے ایک بات کہی گئی ہے یعنی یہ مکتوب ان کی وفات
سے قبل کا ہے اور محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے میں حضرت مظہرؒ
کے مکتوب ۸۹ میں (جو ملا رحیم داد کے جاٹوں سے شکست کھانے کے ذکر کی
بنا پر ۲۷ ذی قعدہ ۱۱۸۹ھ کا ہوگا) میر معین کا ذکر یوں آیا ہے

"و سانحۂ میر محمد مبین خان صاحب مرحوم مسموع شدہ باشد کہ پیش ازین نوشتہ ام"۔]

۵۸

قبلۂ دوجہان، کعبۂ جان وایمان خدایگان مدظلکم علینا الرحمٰن

از کمترین محمد کلیم بعد قدمبوس لا نہایۃ عرض آنکہ احوال احقر موجب شکر است خیریت بندگان جناب مطلوب دارد عنایت نامہ کہ اصدار یافتہ بود زبانی اطلاع یافتہ مفتخر گردید و با حقر نرسید، این احقر ارادۂ مصمم دارد۔ انشاءاللہ بقدمبوس مشرف گردد۔ و زبانی ... ن میر مبین صاحب و قبلہ استفسار رفت کہ این ضلع بقدوم بندگان رشک جنان خواہد گردید۔ توقع قوی است کہ درانجا اگر ممکن شود بسعادت قدمبوسی برسد۔ ظل فیض رسانی ممدود باد برب العباد۔ زیادہ چہ عرض دارد بخدمات اعزہ ہمراہ رکاب، سلام نیاز برسد۔

مکتوبات فتح خان بنام حضرت مظہرؒ

۵۹

خداوند خدایگان فیاض زمان پیرو مرشد صاحب مرزا جان جانان جیو مدظلہ، ازین صوب فدوی فتح خان بعد از ادای آداب تسلیمات کہ شیوۂ فدویان است معروض می دارد، الحمد للہ والمنۃ کہ احوال بخیر است و صحت تندرستی ذات والاصفات شب و روز قرین حال۔ از خدمت

فیض موہبت رخصت شدہ بخیریت در لشکر رسیدہ و توقع از ذات عالی آنست کہ شب و روز از دعاء خیر یاد می فرمودہ باشند کہ بمطابق آن کامیاب گردد و ہموارہ از عنایت نامہ عالی سرفراز می فرمودہ باشند کہ باعث پرورش است زیادہ چہ عرض نماید۔ بجمیع صاحبان و برادرا سلام دعاء برسد۔

مکرر آنکہ شاہنشاہ درانی در دوآبہ قیام ورزیدہ و معاملت مکانات می شود۔ ہمان وقت باین سمت تشریف می آرند۔.....

۶۰

بخش نیامی

خداوند خدایگان فیض / زمان پیر و مرشد مرزا جان جانان جیو مدظلہٗ از بیضوب کمترین عقیدت گزین فتح خان بعد از آداب تسلیمات کہ شیوۂ عقیدت مندان است معروض رائے فیض پیرائے می گرداند۔ الحمد للہ کہ احوال ما بخیر است و صحت و تندرستی ذات فائض البرکات از درگاہ مجیب الدعوات شب و روز مطلوب۔ درین ولا قاضی ثناء اللہ جیو از پانی پت در لشکر آمدہ چنانچہ این فدوی ہر روزہ با ایشان ملاقات می نماید۔ بنابر اطلاع معروض داشتہ شد و خبر شاہ از زبانی ملاں عمر[1] و لعل خاں واضح رای عالی خواہد شد۔

بخدمت جمیع برادران و یاران خورد و کلاں سلام دعاء برسد۔

---

[1] میر محمد مبین نے جو ۱۱۸۵ھ میں خلیفہ ہوئے تھے، ایک مکتوب میں ملا عمر کا ذکر کیا ہے کہ وہ مولوی عبدالرزاق صاحب کے مرید ہیں اور ان پر بھی میں نے توجہ دی ہے۔ اور شاہ سے مراد شاہ درانی ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

۶۱

خداوند خدا یگان فیض بخش فیض رسان پیر و مرشد جیو مدظلہ
از بیضوی مکترین عقیدت گزین فتح خان آداب تسلیمات کہ شیوہ
عقیدت مندان است معروض رای فیض پیرای میگرداند الحمد للہ کہ احوال ما
بخیریت است و صحت و سلامتی ذات والاصفات از درگاہ قادر برحق
شب و روز مطلوب۔ از جناب فیض مآب رخصت شدہ بخیریت تمام در
لشکر رسیدہ و خط کہ بہ قاضی پانی پت مرحمت شدہ بود این عقیدت
گزین بآن سمت نرفتہ و از راہ باز چون در لشکر رسیدہ می خواست کہ
ازین جا رفتہ خط برساند لیکن بہ سبب آنکہ ورد ارادۂ آن طرف بعمل
نیامدہ و بطرف بریلی روانہ شدم۔ ازین سبب خط آن خداوند نعمت
را بدست آدم دیگر پیش قاضی فرستادہ ام خواہد رسانید۔
و بہ ملا حسن خان[1] کہ عنایت نامہ بود بمشار الیہ رسانیدہ
و مردمان قصبۂ پانی پت کہ از قاضی آنجا نارضا ہستند پیش نواب
صاحب این خبر رسیدہ و لیکن کسے نیامدہ۔ و ملا حسن خان گفتہ است
کہ ما درینجا در لشکر حاضر ہستیم کہ ہرگاہ کہ از قصبۂ مذکور نالشی
پیش نواب صاحب می آید ہر قدر مقدور ما ست، در سعی قصور نخواہیم
کرد خاطر شریف جمع دارند و توقع کہ ہرگاہ نماز ادا فرمایند در حق
غلام نظر توجہ مبذول دارند و ہموارہ تا شرف ملازمت از عنایت نامہ سرفراز
می کردہ باشند۔ زیادہ حد ادب۔ بخدمت جمیع یاران حاضر الوقت
~~از جانب~~ از فتح خان سلام دعا برسد۔ بخدمت ملا محمد نسیم سلام
نیاز رساند۔

---

[1] محمد حسن خان خانزادہ۔ ان کے مکتوبات پیش تر آچکے ہیں۔ حضرت مظہر
نے فتح خان کو بھی قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے مقابلے میں سفارش کے لیے کہا ہوگا۔
اور ممکن ہے کہ یہ فتح خان خانساماں ہوں جو روہیلہ سرداروں میں سے تھے۔

مکتوب والدہ عبدالرحیم بنام حضرت مظہرؒ

[ملا عبدالرحیم کا ذکر مجموعہ ہذا کے مکتوب ۳۸ میں آتا ہے۔ یہ مکتوب میر صاحب نے حضرت مظہرؒ کے نام لکھا ہے وہ لکھتے ہیں: "وحیدیان کہ یکے ملا عبدالرحیم نام یک توجہ در آکوڑہ یافتہ ..." بہرکیف یہ متعین کرنا مشکل ہے کہ "شاہ جیو" اور "عبدالرحیم" جن کا ذکر مکتوب ذیل میں ہے کون تھے]

۶۲

ہو المعز

بجناب کرامت مآب قبلۂ حاجات صوری و معنوی مدظلہ العالی۔

بر ذات عالی صفات مبرہن و ہویدا است کہ این ضعیفہ تنہا نیست پنج چہار کس اطفال دارد و شاہ جیو کہ شیوۂ عزلت اختیار کردہ اند اگرچہ رزاق مطلق حق است لیکن اسباب ظاہر دنیا شرط است۔ خالق جل شانہ ذات حضرت را برائے ما مردم دستگیر کونین خلق فرمودہ لہذا لاچار محض شدہ، متصدع اوقات شریف است کہ دستگیری اظہار اینقدر باید فرمود تا بہ اطفال نان و پیتی[1] بہم رسد۔ یا شاہ جیو را تلقین باید فرمود کہ درین امر لابدی و ناگزیر حرکت نمایند۔ زیادہ بیدگی و حد ادب۔ عرض

والدۂ عبدالرحیم

---

[1] پیتی پشتو کا لفظ ہے، معنی پتلی دال۔

مکتوب حمزہ خان بنام حضرت مظہرؒ

۶۳

مرشد کامل ہادی آگاہ دل، کعبۂ دین و دنیا سلامت

از بندہ غلامان فدوی حمزہ خان بعد از سلام بندگی و غلامی بجا آوردہ بضمیر منیر عالی می گردد کہ بجاری این حدود بحمد شکر است تامہ وصحت و تندرستی آن ذات شریف دم بدم نیکو مطلوب۔ ثانیاً آنکہ عطوفت غلامی در باب طلب اسپ کہ صادر شدہ بود شرف ورود یافت۔ بن صاحب من بموجب ارشاد اسپ مذکور مصحوب میر اسمعیل و نثار علی خان بخدمت مرسول داشتہ، یقین کہ بخدمت خواہد رسید یسالق زبانی بعضے معلوم شدہ کہ آنصاحب داعیۂ فروختن اسپ می دارند۔ درین باعث فدوی در دل فہمد کہ بجائے دیگر رفتن اسپ خوب نیست، اگر خواہ مخواہ آنصاحب (را) ارادۂ فروختن است، اگر نزد ما خواہد ماند، از ہمہ بہتر، و اگر مرضیٔ آنصاحب داشتن اسپ نزد خود شد، این از ہمہ خوب شد کہ درین کار بماند و بندہ بہر عنوان وابستۂ آنجناب است .... زیادہ بعرض بندگی۔

مکرر آنکہ بخدمت میر صاحب جیو و میر ابوالعوالی جیو از طرف حاجی میر محمد خان و سعید خان (کذا) و علی خان و حمزہ خان محمد افضل خان، محمد یار خان، عزیز اللہ خان و رحم خان و لال محمد و مروس دوہ (کذا) سلام بندگی قبول فرمایند۔

مکتوب غلام نبی بنام حضرت مظہرؒ

["مکاتیب مرزا مظہر" مرتبہ عبدالرزاق قریشی کے کئی مکتوبات میں حضرت مظہرؒ نے غلام نبی کا ذکر کیا ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پانی پت کے رہنے والے اور حضرت مظہرؒ کے ایک واقف "حمایت اللہ خان جیو" کے بڑے صاحبزادے تھے۔ اور حضرت مظہر کے مرید بھی تھے کیونکہ ان کو "یاران طریقہ میں سے ایک عزیز" کہہ کر خود حضرت مظہر نے متعارف کرایا ہے (مکتوب ۵ مجموعۂ محترم عبدالرزاق قریشی) غلام نبی نے قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے صاحبزادے دلیل اللہ کو فن تیر اندازی سکھایا تھا (مکتوب ۱۱۸ مجموعۂ قریشی) جس زمانے میں حضرت مظہرؒ نے سفر حج کا ارادہ کیا تھا، غلام نبی عظیم آباد کا قصد رکھتے تھے (۱۱۸۸ھ) اور غلام نبی کا جو مکتوب ذیل میں درج کیا جا رہا ہے وہ اسی زمانے کا ہے۔ مگر غلام نبی یا تو عظیم آباد گئے ہی نہیں یا پھر جلد واپس آ گئے ہوں گے کیونکہ حضرت مظہرؒ کے ایک مکتوب (مکتوب ۱۴۶ مجموعۂ قریشی) بنام قاضی احمد اللہ میں، جو صفر ۱۱۹۰ھ کا معلوم ہوتا ہے[1]، حضرت مظہرؒ نے یہاں غلام نبی کو بھی سلام لکھا ہے۔

اب ذیل میں محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے سے حضرت مظہرؒ کے مکتوبات کے ۱۵۹ اقتباسات پیش

---

[1] اس میں روہیلوں اور سکھوں کے مشترکہ حملے کا ذکر ہے جو نواب ابوالقاسم خان پر کیا گیا تھا جبکہ نواب ابوالقاسم خان اپنے بھائی [illegible] کی طرف سے پانی پت [illegible] اسلام [illegible]
یہ واقعہ صفر ۱۱۹۰ھ (مارچ ۱۷۷۶ء) کا ہے۔ دیکھیے سفرنامہ لاہور ص ۹۲۔

کیے ۱۵ ایسے ہیں جن میں غلام نبی کا ذکر آیا ہے :-

(۱) مکتوب ۵ : بنام قاضی ثناء اللہ

"فردا صبح غلام نبی جیو نام عزیزی از یاران طریقہ روانہ دہلی می شوند - فرصت تحریر نیست ... میاں غلام نبی جیو را توجہ بدادہ باشند" (ص ۷)

(۲) مکتوب ۶۱ : بنام قاضی ثناء اللہ

"فقیر اللہ و غلام نبی بقصد عظیم آباد بہ دہلی می آیند در حق ایشاں سپارش بہ برادران آنجا باید نوشت" (ص ۸۷)

(۳) مکتوب ۷۴ : بنام قاضی ثناء اللہ

"و حمایت اللہ خاں جیو نیز ہمراہ غلام نبی پسر کلاں ایشاں روزی آمدہ بود، در شہر است و پسر خورد ہم درینجا ست" (ص ۱۰۶)

(۴) مکتوب ۱۱۸ : بنام قاضی ثناء اللہ

"و درین ایام دلیل اللہ را با سید غلام نبی علاقہ تلمذ فن تیراندازی و موافقت مزاجی زیادہ از حد است پس در تعہدات مرفوعہ سید مذکور کہ ہم آشنای فقیر و ہم آشنای آن مرحوم دار ابستہ توجہ از اہم مہمات باید دانست و لہذا ثبوت حق رعایت جانب از واجبات خیال باید کرد کہ درین صورت فقیر ممنون خواہد شد" (ص ۱۴۷)

(۵) مکتوب ۹۵ : بنام قاضی ثناء اللہ

"میر غلام نبی دعا" (ص ۱۴۲) اسی مکتوب میں حمایت اللہ خان جیو کو بھی دعا لکھی ہے

(۶) مکتوب ۱۹۰ : بنام مادر قاضی ثناء اللہ

"غلام نبی در حق قضای قرض جواب صاف داد" (ص ۱۹۰)

(۷) مکتوب ۱۲۱ : بنام قاضی احمد اللہ
"حمایت النزعان و ...... بیان غلام نبی ..... سیلام"
(ص ۱۹۵)

لیکن اسی مجموعہ کے مکتوب ۶۲ سے پتا چلتا ہے کہ حضرت مظہرؒ کے متعلق کے لوگوں میں ایک "غلام نبی پسر سیّر محمد" بھی تھے۔ ان کا ذکر مکتوب مذکور میں یوں آتا ہے:

"جواب آں را مفصل نوشتہ بدست غلام نبی پسر سیّر محمد چیاد بیشتر فرستادہ ام رسیدہ باشد"
(ص ۸۸)

بہرکیف، اب وہ مکتوب ملاحظہ ہو جو غلام نبی نے حضرت مظہرؒ کو لکھا ہے:

۶۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اے ہمہ توجیہ گو یمت بکو ملکان ..... (۶)
ہم تو بیان مبتدی، ہم ز نشان منتہی

قبلۂ دو جہان، کعبۂ دین و ایمان، سلمہ الرحمٰن۔ زمین خدمت بہ لب ادب بوسیدہ بعرض حضور فیض معموری رساند۔ الحمدللہ، تا حین تحریر بفضل حی القیوم بدون قبلۂ حقیقی نیم جان زدہ ام، و سلامت ذات والا صفات مقصود از حیات کہ غلام در عالم صورت رخصت شدہ کدام وقت بے تصور حضرت قبلہ نیست۔ بموجب

ارشاد ہمیشہ در مداومت وورزش مراقبہ سعی بلیغ می نماید۔ اگر گاہ دل را لذتے ازاں حاصل می آید وگاہے ہیچے در باطن خود نمی بیند۔ و از فیض صحبت چہ لذتہا است کہ نیافتہ۔ دل ہمیشہ می خواہد طوف کوی جانان کردن بے پر و بالے۔ وائے ناتوانی۔ ارادہ مصمم بود کہ اندکے ہم از سد رمق مایحتاج فراغت می شد، قدم از سر ساختہ، چندے بجناب عالی گزرانیدہ سلوک تمام کند۔ زہے سعادتِ آنکسان کہ در حضورِ پُرنور اند۔ ہیہات، ہیہات، طلبِ دنیا مانعِ عقبیٰ گردد ...... تخم روزی در پراگندگی ریختہ اند۔ بے اختیار بہ سمت مشرق[1] می باید رفت۔ بماہ رجب کہ ارادہ مصمم بود موافق آنجورد صورت نہ بست۔ در ستمبر حال اگر قسمت بآں صوب می کشد لاچار۔ دگر خیریت مدام است و بس

عریضہ
غلام نبی

مکتوب جانعالم خان بنام حضرت مظہر ؒ

۶۵

حضرت صاحب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت صاحب دام اجلالہٗ وافضالہٗ۔

بعد عرض بندگان عالی متعالی می رساند۔ آرزوی دریافت قدمبوس خادمان از اندازۂ معروض خارج۔ اگرچہ بنور قدوم در عالم ظاہر مشرف اندوز گردیدہ، خاطرما در عالم باطن یکے از غلامان و خادمان

[1] یعنی عظیم آباد، جیسا کہ حضرت مظہر کے مکتوب ۶۹ (بحوالہ قرنینی) میں ہے

آن جناب آرزوی دارد کہ لطف و توجہ آن ہادی مریدان، حامی این علام گردد، بدریافت سعادت قدمبوس مشرف می گردم. کل امر مرہون با وقاتہا بران شاکر، امیدوار توجہات جیالسنت از توجہ دلی کہ فلاح و صلاح کونین این علام در ضمیر آن مضمر است بطرح انتظار کریمانہ خواہند داشت، از وجہ غلامی کہ در آنجناب فیض مآب دارد، توجہ نیکو بر بیحای مدرمین وردشن الٰہی ظلکم ممدود

کمترین علامان
جالعالم خان

مہر

نعمت خان
جالعالم خان ولد

مکتوب امانی بیگم بنام حضرت مظہرؒ
(بقلم سید علی احسن)

۶۶

حضرت قبلہ دوجہان سلامت - از کمترینہ امانی بیگم
بعد از عرض بندگی معروض رائے خاطر فیض پیرائے واضح خاطر شریف باد کہ بفضل الٰہی واز توجہ دعا ہای خیر آن مرشد برحق بخیر وعافیت از الٰہ آباد
بہ عظیم آباد بتاریخ چہارم شہر رجب المرجب رسیدہ، از قبلہ گاہی

و برادر عزیز ملاقات میسر آمده ہزاران خرمی و انبساط رو داد۔ و ہنوز از میر خیرالدین حسین ملاقات نہ شده، از عظیم آباد دو سه منزل جا تشریف دارند، لیکن بیکار نشسته اند۔ و حضرت قبله گاہی و برادر عزیز نیز عدم روزگار معطل اند۔ از بیکاری این صاحبان البته بخاطر ملال و اندوه می گذرد، توقع آن دارد که از دعای خیر فراموش نه فرمایند۔ و اگر از راه شفقت و بنده نوازی گاہے از دو کلمۂ خیریت صحت مزاج شریف یاد و سرفراز فرمایند، عین نوازش و تقویت خواہد بود۔ زیاده چه عرض نموده آید۔

بخدمت گرامی مشفقہ مکرمہ حضرت والده صاحبه و برادر صاحب و ہمشیره عزیز دلہن بیگم سلمهم الله بندگی و سلام ابعد تمنا قبول و موصول باد، و از طرف دایہ آداب بندگی نیز قبول باد۔

از راقم الحروف اضعف العباد سید علی احسن "و میر علی محسن بندگی و نیاز قبول فرمایند۔ اگر چه بصورت ظاہر بملازمت سامی بہره اندوز نه شده، لیکن سعادت معنوی و ملاقات روحی که فیض و کمال عارفان است حاصل است۔

مصاحبت چه ضرور است آشنائے را
ہنوز باد یمن محو نکہت عربی ست

زیاده بندگی بندگی۔ خط ملفوف بخدمت والده صاحبه فرستاده شده البته توجه فرموده خواہند رسانید۔

Marfat.com

مکتوبات محمد خان (ہمشیرزادۂ دوندے خان)

بنام حضرت مظہرؒ

[محمد خان، روہیلہ سردار دوندے خان کے بھانجے تھے، جو سنبھل سے دہلی آکر حضرت مظہرؒ کی خدمت میں رہے تھے اور تربیت حاصل کی تھی۔ "حیاتِ حافظ رحمت خان" میں انہیں حافظ رحمت خان کا بھانجا بتایا گیا ہے، اور یہ بھی درست ہے کیونکہ دوندے خان حافظ رحمت خان کے چچازاد بھائی تھے اور محمد خان کی والدہ حافظ رحمت خان کی چچازاد بہن تھیں۔ حضرت مظہرؒ کے تین مکتوبات بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی (عـ۱۰، عـ۱۱، عـ۱۳۰ مجموعہ مرتبہ عبدالرزاق قریشی) میں محمد خان کا ذکر آیا ہے مکتوب عـ۱۰ میں ہے کہ "دریں اثنا ہمشیرزادۂ دوندے خان، محمد خان نام، جوانے از یاران طریقہ برائے کسب مقامات از سنبھل رسید۔ چند روہیلہ سواری رتھے ہمراہ دارد۔ اول ایں جا ملاحظہ نمودہ متکلف و محرک شد کہ قصد کنعایار باید کرد...
.... مردم قافلہ ہم راضی بر سفر شدند چنانچہ پس فردا کوچ است"
یہ مکتوب دہلی سے لکھا گیا ہے۔ مکتوب عـ۱۱ میں جو اسی سلسلے کا ہے، قاضی صاحب کو خبر دی گئی ہے کہ "مردم محل روز سہ شنبہ نوزدہم ماہ معہ بورقہ احفظ الٰہی بہ ہمراہی برخوردار محمد خان ہمشیرزادہ دوندے خان کہ برائے کسب مقامات آمدہ بود و مولوی نعمت و میاں مراد یار قدیم و میاں پیر علی با چند روہیلہ ہائے بندوقچی در سواری رتھ و چھکڑہ اسباب روانۂ سنبھل شدند"۔
مکتوب عـ۱۳۰ میں بھی محمد خان کا ذکر ہے مگر اس میں "ہمشیرزادہ"

Marfat.com
Marfat.com

دوسرے خان" کی صراحت نہیں ہے اور اسی لیے اس مکتوب کے محمد خان سے مراد محمد خان برادر نامدار خان بھی ہو سکتے ہیں جن کے ملفوظات پیشتر آچکے ہیں۔ اس مکتوب ۱۳۰ میں حضرت مظہر لکھتے ہیں کہ "محمد خان حامل رقعہ از یاران طریقہ است اگر طلب نماید توجہی دادہ باشد و بہر لیند کہ او طلبی رسد" واضح رہے کہ یہ مکتوب (۱۳۰) ۱۱۹۰ھ کا لکھا ہے کہ اس میں نواب ابوالقاسم خان (م ۱۱۹۰ھ) کے انتقال کی خبر ہے۔

یہاں محمد خان کے دو مکتوبات پیش کیے جا رہے ہیں ان میں پہلا حضرت مظہر سے تعلق بیعت قائم ہونے سے قبل کا معلوم ہوتا ہے اور اس میں یہ درخواست کی گئی ہے کہ حضرت اگر بدایوں کی طرف تشریف لائیں تو غریب خانہ راہ میں ہے ایک دن قیام فرمائیں۔ دوسرے مکتوب کے انداز تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ یہ تعلق بیعت قائم ہونے کے بعد کا ہے، بلکہ اس میں دہلی کے یاران طریقہ کو سلام بھی ہے گویا یہ محمد خان کے دہلی میں حضرت مظہر کے زیر تربیت رہ کر بدایوں واپس جانے کے بعد کا ہے۔

اب وہ مکتوبات ملاحظہ ہوں:]

۶۷

جا بجانان صاحب سلمہ اللہ الواہب۔

شاہ صاحب قبلۂ مسترشدان و کعبۂ مستفیضان، حضرت شاہ صاحب سلامت۔ مختصر الخدمت محمد خان بعد گزارش لوازم تسلیمات و تعبیس کہ سرمایۂ سعادت دوجہانی است معروض حاشیہ نشینان محفل خلد مشاکل

می رساند - احقر اگرچہ از سعادتِ قربِ حضور دور است، لیکن در حفظ الغیب
آن خلاصۂ دودمان عالی موصول - امید کہ این مخلص جانثار را از توجہ خاطر
فیض مآثر فراموش نفرمایند - و اگر داعیۂ طبیعتِ گرامی بہ سمت پیداوٗت
معروف باشد، چون غریب خانہ در راہ است، توجہ مبذول فرمودہ برائے
یک روز بہ قدوم کرامت لزوم کلبۂ احقر را منور سازند، تا بمشاہدہ دیدار
شریف و قدمبوس سامی سعادت اندوز گردد - زیادہ حد ادب دانستہ -

۶۸

بجناب پیر و مرشدِ برحق، قبلہ و کعبۂ دین و آخرت معروض
می دارد کہ از نواب صاحب قبلہ کہ در لبوالی تشریف آوردہ بودند،
خبرِ صحت و سلامتِ ذاتِ عالی استماع یافتہ بود، ہزار سجدۂ شکر بدرگاہ
واہبِ حقیقی بجا آوردہ آنچہ از تمنائے شرف ملازمت و مہجوری قدمبوس می گذرد
او سبحانہ تعالیٰ دانا است - ہموارہ مستدعی این دعا است کہ بزودتر اوقات
این سعادت میسر آید - زیادہ حد ادب - بجناب عالیہ والدہ صاحبہ عرض کورنش
میاں پیر علی و محمد منیر جیو و میاں محمد مراد و آخوند تسلیم سلام خوانند - والدۂ
غلام و غلام زادہ مع مادر خود تسلیمات می رسانند - ملا نہا آخون خان محمد
قادر داد خاں کورنش می رسانند - فقط محمد خاں

Marfat.com

مکتوبات ضیاء الدین حسین بنام حضرت مظہرؒ

۶۹

قبلۂ نیازمندان و کعبۂ مستمندان دام افضالہٗ سلامت۔
اضعف المخلوقین فقیر ضیاء الدین حسین بعد تقدیم مراسم بندگی و نیاز معروض می دارد کہ الحمدللہ احوال این مسکنت مآل بحمد ایزد ذوالجلال مقرون است و صحت و سلامتی جناب فیض مآب در ہمہ حال مستدعیست از سبحانہٗ و تعالیٰ ظل عاطفت عالی را بر مفارق مسترشدان و جمیع نیازمندان دیرگاہ سلامت دارد۔ قبلۂ من! آرزوی سعادت قدمبوس آنچہ بر دلِ نیاز منزل مستولی است شرح آن از حدِ احصاء بیرون است۔ روزے نمی گذرد کہ سوائے این آرزوے دیگر بخیال باشد امّا موانع ..... ازین سعادت محروم داشتہ، امیدوار است کہ عن قریب بہ تحصیل این سعادت ...... میمنت لزوم بگذراند و ہو سبحانہٗ تعالیٰ علےٰ ذالک قدیر و بالاجابۃ جدیر۔ درین روزہا ..... خبر قدوم میمنت لزوم بہ بلدۂ پانی پت استماع یافتہ کہ عن قریب بہ تحصیل آرزوی نیازمندان این ضلع متوجہ خواہند گردید۔ درین تمنا روز و شب انتظار دارد۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ میسر آرد۔ قبلہ و کعبۂ من درین ایام از ہجوم عوامل عوارض روحانی کہ غیر از جناب عالی از ہیچ جانب بہ نظر نمی آید امید دستگیری دارد، از وساوس و خطراتِ شیطانِ رجیم کہ بلعنتہٗ مستولی قلب می شود و بہ تعوذ و لاحول ہمان آن مدافعت می نماید و بعد زمانے باز خطرات وارد قلب می شود، و دفع می گردد، و آن خطرات را نمی تواند معروض داشت۔ بعد مدافعۃ آن خیالات

Marfat.com

در ہم و حزن آن قدر گرفتار می ماند کہ قریب ہلاک نوبت می رسد۔ درین حالات غیر از دست گیری جناب عالی صلاحیت ممکن نیست۔ امیدوار است کہ بمعالجۂ این مرض قلبی کہ از چندگاہ مستولی حالات است۔ بتوجہاتِ عالی مسدود شود و درین بابت ہرچہ ارشاد بعمل آرد۔ زیادہ ازین حد ادب ظلکم ممدود باد۔ نور چشم مولوی قلندر بخش آرزوے قدمبوسی دارد[1]۔

۷۰

حامداً و مصلیاً

قبلہ و کعبۂ دو جہان مدظلہ العالی۔ بعد تقدیم مراسم عبودیت و نیاز بعرض عالی متعالی می رساند۔ آرزوی ملازمت سراپا سعادت بحدے مستولی است کہ شرح آن درین قرطاس نمی گنجد۔ حق سبحانہ و تعالیٰ باین دولت مشرف گرداند۔ ہنگامۂ این اضلاع علی الخصوص آمد آمد شاہ ابدالی ازین سعادت متعسر داشتہ، از حالات اضطرار قلب نمی توانم معروض داشت وکفیٰ باللہ شہیدا۔ امیدوار است کہ بحال این نیاز مند توجہے مبذول شود کہ ازین گرداب بلا برآمدہ بایں سعادت عظمیٰ مشرف گردد۔ مجملاً از حالاتِ این غلام نور چشم میان قلندر بخش صاحب بعرض عالی رسانیدہ باشد کہ از توجہ موجبہ نور چشم در سلک غلامان آنجناب منسلک گشتہ و چند روز مشمول توجہات

---

[1] جیسا کہ اس فقرے سے ظاہر ہے مکتوب نگار ضیاء الدین حسین مولوی قلندر بخش کے والد ماجد ہوں گے جو حضرت مظہر کے ممتاز خلفاء میں سے تھے۔ اور تھانیسر کے رہنے والے تھے۔

گشتہ، در توجہ اوّل گریۂ بسیار غالب ماند و بیاضے نمودار شد و در دیگر توجہات الوانِ مختلف بیاض و سواد و زرد فام و گل ہاے زنگار رنگ نمودار شدہ و می شود و چند دفعہ رویاے عجائب و غرائب مشاہدہ آمدہ این ہمہ را شکر یکے نمی تواند کرد ؎

گر بر تنِ من زبان گردد ہر موی

یک شکر وے از ہزار نتوانم کرد

الحال رویاے الوان بدستور است۔ مفصل احوالِ غلام را نور چشم بعرضِ عالی رسانیدہ باشد۔ از فضل و کرم امیدوار است کہ تا حصولِ دولت آستانہ بوسی توجہ بحالِ غلام مبذول شود۔ و وقتِ حلقہ غلام ہم شریکِ توجہ گردد۔ زیادہ ازین معروض داشتن حدِ ادب نہ بیند۔ زیادہ بندگی و نیاز و عجز و انکسار۔

۱۷

حامداً و مصلیاً

قبلہ و کعبۂ نیازمندان مدظلہ۔

؎ آہ من العشق و حالاتہٖ   احرق قلبی بحراراتہٖ

ما نظر العین الیٰ غیرکم   اقسم باللہ و آیاتہٖ

بعد اداے مراسم نیاز و بندگی معروض می دارد۔ ؎

آرزو دارم کہ خاکِ آن قدم   توتیاے چشم سازم دم بدم

حالاتِ خود را سابق بعرض رسانیدہ و نور چشم میاں قلندر بخش مفصل گزارش کردہ باشد۔ ازان جا آرزوی ملازمت سراسر سعادت از حد گذشتہ می گذرد۔ حق سبحانہ و تعالیٰ بزودی میسر آرد، کہ آمد آمدِ ابرالی

Marfat.com
Marfat.com

خیلے در تردد انداختہ، عن قریب کہ بفضلہٖ سبحانہٗ ازین تشویش وجمعی می گردد، خود را بحضور می رساند، امیدوار است کہ فدوی را ازآن خود تصور فرمودہ شود، غائبانہ مشرف باید داشت۔ دیگر شرح احوال موجب ملال است۔ زیادہ چہ گزارش رود۔ ظل عاطفت عالی مدام مستدام باد۔ آمین یارب العباد۔ زیادہ بندگی و نیاز۔

مکتوب منصب خان بنام حضرت مظہرؒ

۷۲

قبلۂ جاودان، کعبۂ مریدان حضرت پیر و مرشد حقیقی سلمہ اللہ تعالیٰ

غلام فدویت نہاد منصب خان آداب تسلیمات و مراسم تعظیمات کہ شیوۂ غلامان خاک پاے بلکہ آئین سگان آستان جناب فیض مآب است معروض می دارد، از خدمت سراپا فیض و برکت مرخص شدہ، در لشکر رسید و صبح آن از موجودات فراغت حاصل نمودہ و موجودات برادری ملان نامرتا حال نہ شدہ۔ غلام کہ ہر وقت و ہر ہنگام امیدوار توجہات و متوقع ادعیہ ذاکیہ بودہ سود و بہبود دارین دران میدانند۔ امیدوار است کہ تا حصول قدمبوس بدعاے خیر یاد فرما باید بود۔ زیادہ معروض ندارد۔

از فدوی سراپا نیاز ملان محب اللہ تسلیمات و قدمبوس قبول باد۔

بخدمت ہمہ یاران از منصب خان سلام نیاز برسد۔

مکتوب محمد وجیہ الدین بنام حضرت مظہرؒ

[وجیہ الدین نام کے ایک شخص کا ذکر حضرت مظہرؒ نے اپنے ایک مکتوب (ع ۱۳۰ مجموعۂ عبدالرزاق قریشی) میں، جو قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے نام ہے، یوں کیا ہے: "کرام شخصے بر شیخ وجیہ الدین صاحب عرف شیخ مٹھا کہ بجاے برادر و فرزند فقیر اند و نیز با شما برادری دارند، دعوی کردہ۔ یقین است کہ اگر حق است بعمل خواہید آورد۔"]

۷۳

حضرت سلامت! آرزوی ادراک قدمبوس زیادہ ازانست کہ بہ تحریر درآید۔ از خدمت شریف مرخص شدہ، بہ مرادآباد رسیدہ، ہمدران ایام بہ آنولہ رفتم و الحال چند روز شدہ کہ باز بخانہ آمدہ ام۔ احوال حویلی سید اصالت مجوخان روبرو گذارش کردہ بودم و برای حویلی دیگر متصل آن کہ بہ پرسیدن مالک موقوف داشتہ بودم چون معلوم شد آن مکان خالی نمی شود۔ و یک حویلی دیگر خام متصل میر خیر علی ہست، مالک آن در بریلی ہست، اجازت آن و تعین کرایہ موقوف برا و است لیکن لیے ملاحظہ و پسند نہ گفتہ شدہ اگر مرضی شریف باشد باو گفتہ شود۔ یک دالان خام و کھپریل پیش دالان و صحن مناسب و دو حجرہ دارد و بیرون دروازہ احاطہ دیگر دارد کہ قابل بود و باش است و اگر درانجا صورت اقامت خواہد شد بتدریج زمین ہم میسر خواہد آمد کہ دران مکانے ساختہ شود۔ بہر حال تشریف فرمودن درین شہر سعادتے است کہ خدا میسر آرد

یک قند ارسال داشتہ ' می رسد - پیش ازین زبانی شخصے متشیع شنیدہ بودم کہ کتاب جنۃ العالیہ فی فضائل معاویہ رض تصنیف است از تصانیف شاہ ولی اللہ صاحب - ہرچند قائل معتبر بود لیکن فقیر باصرار تمام تکذیب وے کرد ' و بہ بعضے مقدمات کذب این خبر ذہن نشین وے کردم - طرفہ اتفاق است کہ در ا لوالہ عزیزے پیش راے بہادر سنگہ باز مذکور نمودہ فقیر بارے تکذیب وے ہم کرد - لیکن از بہادر جیو معلوم شد کہ کتاب مذکور دو مجلد ضخیم در شاہجہان آباد پیش من بہ بیع آمدہ بود فقیر گفت کہ پیش ازین در وجود این کتاب شک داشتم - حالا کہ وجود آن متحقق باشد ' ظاہرا شیعی کہ فویل للذین یکتبون الکتاب بایدیہم ثم یقولون ہذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمناً قلیلا گویا بیان حال آنہا است براے عداوت ایشان این ہمہ درد سر بر خود کشیدہ باشد ' و فضائل شخصے کہ جمیع محدثین انکار حدیث واردہ در باب وے کردہ اند و نسبت وضع و بطلان بآن کردہ ' این چنین عالم محدث چہ گونہ خواہد نوشت ' محض افتراء و بہتان است - بنا براطلاع گذارش نمود کہ آن مخدوم ہم و مولوی ثناء اللہ صاحب ہم از تصنیفات ایشان بہ تفصیل مطلع اند - از حقیقت حال اطلاع باید فرمود - و بہادر جیو از کتاب مذکور بعض فقرات نقل می کردند کہ ازان کذب صریح معلوم می شد - بعض کلماتے کہ منسوب بہ نواصب است و سید یوسف علی خان ساکن رواری (ریواڑی ؟) ہم می گفتند کہ از دو سہ معتبر چنین شنیدہ ام - زیادہ چہ عرض نماید -

از خانصاحب محمد علی خان جیو و بندہ محمد وجیہ الدین بندگی التماس است -

مکتوب اسد خان بنام حضرت مظہر

۷۴

می رساند کہ تا تحریر این عرضی نہم رمضان المبارک است ۔ فدوی مع متعلقان و لوابع از توجہ عالی متعالی بہ عافیت است و خیر صحت وسلامتی ذات عالی مسئول ۔ از دیر رسیدن نوازش نامہ کہ مشعر بر عافیت مزاج اعتدال امتزاج طبیعت فدوی عقیدت سرشت بسیار متعلق است امیدوار است کہ بجواب آن سزاوار شود ۔ زیادہ چہ عرض نماید ۔ محمدی و دولت النساء مع والدہ و نانی و ہمشیرہا اسم باسم کورنش می رسانند

عرضی

اسد خان

مکتوب برادرِ خواجہ فتح اللہ بنام حضرت مظہر

۷۵

بعد بجا آوردن آداب قدمبوس بعرض می رساند امروز کہ تاریخ چہاردہم شہر ربیع الاول است مع برادر گرامی قدر خواجہ فتح اللہ صاحب و نورچشمان مغلو و حاجی و داداصاحب بہ توجہ آن قبلۂ حقیقی محمود و شاکر است و خیریت مزاج مبارک لیل و نہار از جناب او سبحانہٗ مستدعی ۔ احوال سراپا ملال خود را چہ شرح دہد کہ بقلم راست نمی آید ۔ آنچہ از مکروہات زمانہ صدمات کشیدہ و می کشد ۔ ہوش و حواس مطلق نماندہ کہ التماس

نماید۔ بعد مدت پنج سال نوازش نامہ متضمن برین سانحہ جانکاہ خواجہ
کامیاب کہ حق تعالیٰ بیامرزد پرتو نزول افروخت از مطالعہ آن حالتے
بردل طاری گشتہ کہ ہمہ تاب و طاقت سلب گردید و عجب حیرانی لاحق
شد کہ آسمان و زمین در نظر تیرہ می نماید۔ باوجودیکہ صعوبات زمانہ از
چندے لاحق است کہ یک دفعہ آسمان برسر ریختہ و مزۂ زندگی ہیچ نماندہ
در چندے ایام زندگی را چار و ناچار کہ درین بے اختیار است خیلے بیمزگی
بسر می برد کہ درین اثنا این سانحہ ارقام شد۔ از دریافت آن
بقیہ ایام زندگی تلخ کہ خاک برین زیستن خدا داند چہ ترمہ گشتہ۔
سمت بجان کندن بسر خواہند شد۔ آن قبلہ گاہی درین مدت این غلام
را یاد نہ فرمودند، ہرگاہ یاد فرمود این سانحہ ارقام شد۔ ارقام فرمودن
این چہ فائدہ داشت، چراکہ اوشان تنہا بودند، عیال و اطفال نہ داشتند
کہ بندہ ازین خبر رسیدن خبرگیران آنہا می شدیم۔ پس فائدہ شدے
کہ پیش از مردن حالت مرگ معاینہ گردید۔ درین ایام پیری کہ روز
بہ روز قوی ضعف افزونی دارد۔ علاوہ صدمات زمانہ، ہمچو
شکستے آوردہ کہ ہیچ باقی نماندہ، حق تعالیٰ بہ تصدق حضرات
ایمان سلامت برد۔ پس پارچۂ کہنۂ اوشان بہ کدام شیخے باید
داد، بندہ چہ خواہد کرد۔ و دو اشرفی کہ ہستند بہ اطفال مرزا
فتح اللہ کہ خیلے در حالت افلاس گرفتار اند و بندہ طاقت ندارد کہ
خبرگیر اوشان شود۔ اوشان را بعزیزے کہ مستحق اند و بکار اوشان
بیاید۔ غرض حواس تحریر نداشت کہ مفصل عرض می گردد۔ از مزاج
کل مردمان محل دیگر تردد لاحق شد۔ حق تعالیٰ شفاے کامل
عطا فرماید۔ نور چشمان مغلو و حاجی و دادا صاحب قدمبوسی
می نمایند۔

مکتوب امان اللہ و ہمشیرہ فتح محمد بنام حضرت مظہر

۷۶

بعرض قبلۂ دوجہان، کعبۂ جاودان سلمہ اللہ تعالیٰ می رساند
فدوی خاک پای امان اللہ و ہمشیرہ فتح محمد بعد ادائے آداب
کورنش و بندگی معروض می دارد۔ غلام احوال کار خیر عاجزہ فتح محمد
کہ از قدیم واجب الرعایت عالی بود در دارالخلافہ بجناب عالی
متصل معروض داشتہ بود۔ ارشاد شدہ بود کہ خاطر جمع دارد۔
خدائے تعالیٰ فضل خواہد کرد۔ چون غلامان سوائے ذات شریف
درین وقت ملجا و پشت پناہے ندارد۔ و احوال غلامان این
است کہ بجہت نان و پارچہ محنت کلی دارد۔ بجز صبر و شکر علاجے
ندارد۔ از فضل و کرم عالی امیدوار است کہ بحال فدائیت و بندگی
فدویان نظر فرمودہ صرف عنداللہ دانستہ این قدر توجہ مبذول باید
فرمود کہ غلامان از کار عاجزہ فراغت حاصل گردد۔ بہ دعاگوی عالی
مشغول باشند۔ واجب بود بعرض رسانید۔ زیادہ حد ادب۔
فدوی پیر محمد آداب کورنش بجناب عالی می رساند۔

عرضی
غلامان قدیمی امان اللہ و ہمشیرہ فتح محمد

مکتوب افضل بنام حضرت مظہرؒ

۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ بجناب اقدس مقدس بندگان عالی حضرت مرزا صاحب قبلہ خداوند خدائگان احقر افضل بعد ادائے آداب نیاز مندی ہا وسلامہا معروض می دارد کہ ضعف مزاج حضرت قبلہ گاہی بدستور و تشنہ لبی این مشتاق روز بروز در ترقی حقوق ایشان نہ بدرجہ ثبوت کہ ازین طرف درچنین وقت چشم پوشی کردہ جہت اکتساب سعادت لعالی خدمت رسد صرف در بودن خدمت ایشان ہزاران سعادتہائے دارین مندرج است۔ لہذا در پئے حصول سعادتے از سعادت دیگر محروم ماندہ۔ ان شاء اللہ العزیز ہمین کہ اندک قوت بیاید و ضعف برطرف شود۔ شرف اندوز عالی جناب می گردد۔ امید کہ غایت از توجہ مرحمت سامی ذخیرہ اندوز فیوضات گرد۔ باقی خیریت است۔ و مشتاقان حضور قدوم میمنت لزوم اند۔ لالہ لچھمن سنگہ بہ بندہ ربط قدیم دارد و در کار خود یگانۂ روزگار است۔ بخدمت زانو نشینان آستانہ معلی خود را خواہد رسانید۔ امیدوارم کہ در حق مشار الیہ توجہ مربی فرمودہ اگر درین لوائح بکسے بنویسند بہتر، والا در پورب ہر کہ مناسب دانند برائے نامبردہ قلمی فرمایند، و بندہ را بنوازند۔ حضرت قبلہ گاہی کو قدمبوسی و سلام و محمد منیر و برکت اللہ کورنشہا و اندرون بجانہ

احقر و محمد منیر و بهولی آداب کنیز کانه می رسانند، و میاں غلام رسول و غلام حسن نیز قدمبوس بعرض می رسانند۔
غالب است که نواب صاحب ہمراہ محب اللہ خان صاحب تشریف برده باشند، واگر در انجا باشند سلامہا مطالعه فرمایند۔ یاران حلقه تمام بنام سلامہا مطالعه باد، والسلام۔
بخدمت شریف مولوی ثناء اللہ صاحب سلامہا مشتاقانه التماس است

مکتوب نادعلی پسر شیخ غلام محمد بنام حضرت مظہر

۴۸

بخدمت فیض درجت حضرت مرزا صاحب قبله دوجہانی مدظله العالی می رساند - فقیر نادعلی پسر شیخ غلام محمد سہنپوری[1] آداب تسلیمات فدویانه وکورنشات نیازمندانه بجا آورده معروض می دارد - غلام مرتضی خلف نیازمند ارادهٔ طالب علمی می دارد و آن نفر الزمان سبب اوقات به تمام سرمایان است که در قصبهٔ سہنپور[2] کسے بدرس نیز میسر نیست - لاچار شده آن قبلهٔ حاجات را مربی و مشفق دانسته، بجناب عالی فرستاده، یقین که معترف خواهد شد - موقع ضرورت فائض البرکات آنست که یک خط سفارش میر کلو جیو عنایت فرمایند که میر کلو جیو جاگیر نموده، در مدرسهٔ خود سکونت دهند و یا در لبسولی در مسجد خود دارند تا از توجہات بنده زاده بمقصود خود برسد - زیاده چه عرض نماید

[1-2] یه "سہس پور" ہوگا - اس نام کا قصبہ ضلع بجنور (روہیل کھنڈ) میں ہے۔

مکتوبات والدِ محمد مرتضیٰ خان بنام حضرت مظہرؒ

۷۹

بخدمت حضرت مرزا جان جانان صاحب مدظلہم و دام ارشادہم
عرض سلام بہ نیاز تمام قبول باد ۔ تفصیل احوال اینجا در خط سید حشمت
خان صاحب[1] سلمہ اللہ تعالیٰ نوشتہ ام ملحوظ نظر مبارک خواہد شد ۔
ازیں جہت مکرر بہ تحریر آن مصدع نگردید ' دام ظلکم ۔ از اندرون
بندگی می رسانند ۔
برخورداران نام بنام خصوصاً محمد مرتضیٰ خان و والدہ اش
تسلیمات و کورنشات و شکر نسخہ عاسفہ بجا می آرند ۔ عزیزے دیگر
تسلیمات معروض می دارد ۔ از اندرون بہ اندرون دعا معلوم باد ۔
میاں کامو صاحب سلام مطالعہ نمایند ۔ برادران در پٹنہ ملاقی شدہ
بودند ۔ ایشان بسیار یاد می آمدند ۔
نصف محرم روانہ شد ۔

۸۰

غریب نواز سلامت ۔ نوازش نامۂ فیض مشحون مرسومہ
میاں غلام مصطفیٰ مرحمت فرمودہ بودند رسید و موجب افتخار
ومباہات گردید ۔ دریں ولا میاں روح الامین جیو سمت وطن خود

---

[1] والدِ میر محمد معین ۔ کلمات طیبات میں ان کے نام حضرت مظہرؒ کا مکتوب نمبر ۵۹ ہے نیز اسی مجموعے کے مکتوب ۶۴ میں بھی ان کا نام آیا ہے ۔ اور مکتوب ۵۶ میں ان کے انتقال پر تعزیتی کلمات ہیں ۔

Marfat.com
Marfat.com

رفتہ اند۔ ازین سبب عرض ملفوف نمودہ ارسال نکردہ ، زبانی میاں غلام مصطفیٰ جیو آداب کورنش بعد نیاز بجا آوردند و میاں مرتضیٰ مع والدہ و ہمشیرۂ خود کورنش و تسلیمات بجای آرند۔

مکتوب ہمشیرۂ خواجہ بادشاہ نقشبندی

بنام حضرت مظہرؒ

۸۱

حضرت پیر حقیقی و مرشد تحقیقی مدظلہٗ العالی حضرت مرزا صاحب جیو از طرف ہمشیرہ خواجہ بادشاہ نقشبندی بعد از عرض کورنش و بندگی فراوان معروض آنکہ درین روزہا معلوم گردیدہ کہ حضرت تشریف شریف را طرف سنبھل فرمودہ اند خاطر متفکر گردید۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ از کرم فضل خود بزود ترین اوقات باز بشہر حضرت را بیارد کہ نصرت ما مردم بیکسان از طمانیت ذات آن حضرت بالکل است ۔ کیفیت این جانب بجناب عالی روشن است، خصوصاً درین روزہا تنگی و عسرت نہایت ملحق شدہ ۔ امید بر اخلاق کریمانہ دربیانہ نمودہ برخوردار میر بہاء الدین را بخدمت ارسال داشتہ ۔ امید کہ توجہ فرمودہ مبلغ عـــہ این جانب از سرکار نواب ارشاد خان وصول کنانیدہ حوالہٗ برخوردار میر مذکور فرمایند۔ درین باب غور فرمودن بمنزلہٗ بیکسان است و مشکور عنداللہ عندالرسول گردیدنی است ۔ بجز بندگی چہ عرض نماید۔

ہندو دوستوں اور معتقدوں کے مکتوبات

حضرت مظہرؒ کے نام

[حضرت مظہرؒ کے نام ان کے ہندو دوستوں اور معتقدوں کے گیارہ مکتوبات یہاں پیش کیے جا رہے ہیں۔ چھوٹو رام جیونؔ، اور بساون رائے بیدارؔ کے والد کا لکھا ہوا ایک ایک مکتوب ہے۔ چھتر مل اور نانک چند کے دو دو اور مرلی دھر کے تین مکتوبات ہیں، اور ایک مکتوب کے لکھنے والے کا نام نامعلوم ہے مگر اس کے مضمون سے اس قدر ضرور معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والا حضرت مظہرؒ کا کوئی ہندو دوست اور عقیدت مند ہے۔ اور یہ مکتوب نامعلوم الاسم مکتوبات میں پہلا ہے، یعنی اس مجموعے کا مکتوب ۹۲۔

اِن مکتوبات سے ظاہر ہے کہ لکھنے والے حضرت مظہرؒ سے عقیدت و اخلاص کا کیسا تعلق رکھتے تھے۔ چھوٹو رام نے تو صراحت خود کو حضرت مظہرؒ کا جانشین، اور تربیت و پرورش یافتہ لکھ کر عقیدت ظاہر کی ہے۔ مرلی دھر کے مکتوبات سے بھی قلبی تعلق ظاہر ہے اور بڑی توقع کے ساتھ حضرت مظہر سے امداد کی درخواست بھی کی گئی ہے

حضرت مظہر پریشان حالوں کی مدد کے معاملے میں سب کے کام آتے تھے۔ جھتر مل کے ایک خط میں جو ڈاسنہ (ضلع میرٹھ) سے لکھا گیا ہے کمال اظہار عقیدت ہے، دوسرے خط میں شاہ درانی کی آمد آمد کی خبر کی تصدیق و تفصیل چاہی گئی ہے۔ مرلی دھر کے ایک خط میں شاہ درانی کے سرہند میں داخل ہونے کی خبر ہے۔ یہ دونوں مکتوبات ۱۱۷۸ھ کے معلوم ہوتے ہیں جبکہ شاہ درانی نے اپنے بلوچ حلیف امیر ناصر کے ساتھ مل کر پیش قدمی کی تھی اور شاہ سرہند میں داخل ہوا تھا[1]

ایک مکتوب میں بساون رائے بیدار (یا بساون لال بیدار) کا ذکر یوں آتا ہے "برخوردار بساون در امروہہ بعافیت است"۔ بساون رائے بیدار حضرت مظہر کے شاگرد تھے۔ سفینۂ خوشگو میں ان کے بارے میں ہے کہ "بساون رائے بیدار تخلص، شاگرد مرزا جانجانان مظہر صاحب است تربیت و تخلص از جناب مرزا یافتہ، خیلے صاحب طبع رسا است۔ چندے بہ عظیم آباد پٹنہ ہمراہ دیوان صوبہ رفتہ والحال باز بہ دارالخلافہ مراجعت کردہ" (ص ۳۱۰)]۔

---

[1] دیکھیے "احمد شاہ درانی" سید نصیر احمد جامعی، ص ۲۰۹ تا ۲۱۱

مکتوب چھتو رام بنام حضرت مظہر

۸۲

قبلۂ خدائیگان کعبۂ دوجہان سلمہ الرحمان کمترین عقیدت السیام
چھتو رام بعد ادائے آداب بندگی و پرستندگی بجا آوردہ معروض
رائے فیض پیرائے میگرداند از استماع نوید تشریف آوردن آن
خدائیگان در جہان آباد خاکسار را چندان نشاط و انبساط حاصل گردیدہ
کہ در تحریر و تقریر نمی آید۔ لیکن حیف صد حیف کہ آن حضرت قدر قدرت
از سرفراز نامۂ آگاہ فرمودہ سرفراز و ممتاز نہ فرمودند۔ این قدر
بے توجہی بر ہیچمدان جان سپاران نباید فرمود۔ آخر خود تربیت و
پرورش یافتۂ آن چمنستان ملک بجنان ہستند گر کہ دور ہستند
آئندہ از تفضلات کریمانہ امیدوار است کہ گاہ گاہ از سرفرازنامہ
سرفراز می فرمودہ باشند۔ زیادہ بندگی چہ جرأت نماید۔

مکتوب جیون بنام حضرت مظہر

۸۳

حضرت صاحب خداوند نعمت سلامت
از کمترین خانزادان جیون بعد ادائے آداب بندگی و
پرستندگی معروض حاشیہ بوسان بساط فیض مناط میگرداند۔

غلام مع الخیر در بھکر رسید و از جدائی خدمت فیض درجت حالتے وارد بودہ کہ بر خدائے علیم یا بر آن قبلہ روشن خواہد بود۔ امیدوار کہ در حال این کثیر الاختلال بر توجہ ظاہری و باطنی فرمودہ ازین مخمصہ نجات بخشند و از جواب عرضی سربلند می فرمودہ باشند۔ زیادہ حد ادب ندید۔

عرضی

غلام عقیدت پیوند جیون لال[1]

مکتوب والد لبساون رائے بنام حضرت مظہرؒ

۸۴

بعالی خدمت حضرت مرزا صاحب خدائیگان فیض رسان نیاز عنوان

بعد ادائے مراتب نیازمندیہا و آرزوئے ملاقاتہا معروض می دارد کہ مکرمت نامہ ورود کرامت فرمود، خاطر مشتاق را سرور بے اندازہ و فرحت بے شمار حصول نمود۔ حق سبحانہٗ جل شانہٗ باین خوبیہائے ذاتی و صفاتی سلامت دارد۔ ورود شریف درین مملکت باعث ترقیات طالبان خدا و موجب انبساط دوستان باصفا است۔ الحمدللہ والمنۃ کہ عذر مسموع شد، و معذوری ثابت۔ دل بندہ بملازمت سامی تپاکہا دارد۔ تو پیام یاد فرما باشند۔ برخوردار لبساون در امر و بہ لبعافیت است، امیدوار دعا است۔ و متعلقان اینجا بخیریت اند۔ بخدمت نواب ارشاد خان صاحب سلام فرمایند والسلام۔

[1] مکتوب ۸۵ میں بھی جیون مل کا نام آرہا ہے۔ اس مکتوب میں جیون مل نے حضرت مظہرؒ کو لکھا ہے کہ "از احوال خود و عافیت لالہ جیون مل اطلاع بخشند"۔ واضح رہے کہ حضرت مظہرؒ کے حلقۂ تعارف میں ایک سید جیونؒ کا بھی ذکر آتا ہے جو طبقۂ عالیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ (المرتب)

[illegible]

مکتوبات چھترمل بنام حضرت مظہرؒ

۸۵

حضرت پیر و مرشد سلامت - خاکسار سراپا انکسار چھترمل که بے نصیب از حصول سعادت ملازمت حضرت است، آداب عقیدت و ارادت بجا آورده بعرض عالی متعالی می رساند چندروز است که از سرفراز نامه با وجود ترسیل عرائض نیاز متواتر یاد آوری موجب کم طالعی خود دانست حق تعالیٰ سایۂ بلند پایۂ آن حضرت را بر مفارق غلامان ممدود و مخلد داراد - قبلۂ من! ہر چند خواستم که بجناب عالی مستفید شده حصول ملازمت سراسر سعادت نماید لاکن گذاشته آمدن کار اینجا را برخلاف بہانۂ صاحبان صلاح وقت ندانسته، لاچار بتوقف پرداخته و یک ماه دیگر ہم فراغت سفر (میسر) نمی آید - انشاء اللہ تعالیٰ دو چار روز باقی مانده ماه رمضان المبارک غلام بجناب عالی شرف اندوز خدمت می گردد - قبلۂ من! از اخبارات مختلف خبر آمد آمد شاه درانی به ضلع آن طرف سرہند بسیار شنیده می شود - آنچه احوال آن حدود بجناب عالی دریافت بود، به غلام اطلاع باید فرمود - زیاده حد ادب مزید -

از احوال خیر و عافیت لاله جیون مل اطلاع بخشند -

عرضی

غلام چھترمل

۸۶

حضرت پیر و مرشد سلامت - فدوی چھترمل آداب تسلیمات

بجا آوردہ بعرض عالی می رساند۔ سابق ازین دو دفعہ عرضی بہ جناب عالی ارسال یافتہ، از نظر مبارک گذشتہ باشد۔ لیکن از تشریف بردن بآن سمت عنایت نامہ متضمن خوشی مزاج مبارک صادر نہ شدہ، خیلے طبیعت منتظر و نگران است۔ و فدوی از یک ماہ/ کمے زیادہ، در داسنہ (؟) استقامت دارد۔ اگر بجواب عریضہ سرفراز شود، نوازش نامہ بخدمت حضرت شاہ کمال صاحب در داسنہ شرف نفاد می شدہ باشد۔ و فدوی را در ہر حال غلام خود تصور کردہ، از گوشۂ خاطر مبارک فراموش نباید فرمود۔ زیادہ حد ادب ندید۔ واجب بود بعرض رسانید۔

عرضی
غلام چھتر مل

مکتوبات نانک چند بنام حضرت مظہرؒ

۸۷

حضرت صاحب خدائگان، قبلۂ عالم و عالمیان سلامت
بعد تقدیم لوازم نیاز کہ طریقہ نیازمندی و عبودیت است، مشہود ضمیر منیر کہ آئینۂ جہان نما است می گرداند۔ والا نامۂ سامی از روی عنایت عمیم نامزدِ خیر خواہ اصدار شدہ بود، شرف صدور ارزانی فرمود۔ از فضل و کرم عمیم گرامی خیرباد، خداوند تعالیٰ آن خدائگان را دیرگاہ کرم فرمائے نیازمندان داراد۔ در مقدمۂ مولوی ثناء اللہ جیو کہ مع علایق در آنجا آمدہ اند، سمت تحریر

یافته بود سعادت اطلاع گشت - برطبق ارقام شریف خط محمد روشن در مقدمهٔ دادنِ یومیه بلا قصور وماه به ماه بنام گماشتگان مشارالیه لوئیسا نده بخدمت ابلاغ داشته می رسند - مسطور خلیفه فیض الله در خدمت سامی حاضر اند - مبلغ در ماهه مولوی از مشارالیه گرفته حال وصول کرده مارا روپیه های دو اوشان باید کرد که خلیفه معز الله زود بایصال رسانیده خواهد داد - زیاده از فضل وکرم گرامی که بحال این احقر بنده دولت مبذول است بایراد عنایت نامجات سامی که ذریعهٔ سعادت و مفاخرت است معزز وممتاز می شده باشند زیاده چه برطرازد - ظلکم ممدود باد آمین برب العباد - فدوی نانک چند تسلیمات می رساند -

۸۸

فدوی نانک چند بعرض می رساند - غلام تراب الاقدام خلیفه فیض الله سر به سجود نهاده تسلیمات غلامی معتکفان حضور فیض گنجور می رساند وانشاء الله العزیز فردا لیس فردا قدمبوس خواهد شد و محمد خان و محمد شاکر نیز کورنشات غلامانه بعرض می رساند بلوغده معدوده می رسند - وغلام محمد بربی نیز تسلیمات میرساند وبخدمت نواب صاحب مهربان صاحب صلاح الدوله بهادر تسلیمات برسد ویاران طریقه که سعادت مند اند سلام بعد شوق مطالعه باشند - زیاده -

Marfat.com

مکتوبات مرلی دھر بنام حضرت مظہرؒ

۸۹

حضرت شاہ صاحب وقبلہ فیاض زمان سلامت۔

بندہ مرلی دھر بعد ادائے آداب تسلیمات وکورنشات کہ طریقۂ نیازمندان عقیدت کیش است معروض رائے بیضا ضیاے میگرداند تا امروز کہ روز دوشنبہ نہم رمضان است بندہ بخیریت مع متعلقان در سرائے ہندوان استقامت دارد، و دربارۂ قدوم فیض لزوم مستجل او سبحانہٗ تعالیٰ سببے سازد کہ لوئے دولت قدمبوسی حاصل گردد وتکلیفات کہ از عدم روزگار آنچہ می گذرد قابلِ تحریر نماندہ و علاوۂ آن آنچہ شبانہ روز از تفکرہا برحال است۔ چہ عرض نماید۔ حالتِ جان کندنی است مگر از فضلِ او امید است کہ شاید باین تن مردہ باز ہم جانے تازہ بخشد والاّ ماندنِ ابرو بہ لوئے بہ نظر نمی آید ؎

مائیم پُرگناہ، تو دریائے رحمتی　　جائیکہ فضل تست چہ باشد گناہ ما

قبلۂ من! علاوہ این ہمہ تفکرہا خبرے رسیدہ کہ شاہ درانی داخلِ سرہند شدند، از استماع این جان درقالب نماندہ۔ لیقین است کہ بآن خداوند خبرے معتبر خواہد بود۔ اُمیدوار است کہ بہ غلام مفصل اطلاع باید بخشید کہ چگونہ است۔ اگر ہمچنیں باشد، مردمان را ازینجا برداشتہ جائے دیگر بردہ شود۔ زیادہ بجز بندگی نیاز چہ عرض نماید۔ میاں پیر علی صاحب بندگی مطالعہ نمایند۔ بھیہ (بھیّا) حکومت رائے برادر رام پرشاد کورنش می رسانند امید قبول۔ عرضی

غلام مرلی دھر

Marfat.com
Marfat.com

۹۰

دستگیر درماندگان و اے سرمایۂ بیکسان سلامت

کمترین غلامان حلقہ بگوش مرلی دھر بعد آرزوی قدمبوسی معروض می دارد کہ عرصہ شش ماہ است از لشکر بادشاہ رشتۂ نوکری غلام گسستہ، باز در بندر ابن بخانۂ خود رسیدہ، و درین عرصہ آنچہ شرط تلاش است دریجا کردہ شد لیکن ہیچ بہ ظہور نیامد ناچار بخانۂ خود نشستہ و نظر بر فضل او تعالی داشتہ۔ قبلۂ من! حالا حالتِ تباہی بہ نظر می آید کہ نزدیک رسیدہ است و بر اسباب ظاہر ہرگز نمی بینم کہ آبرو بماند۔ خدا را مدد و دستگیری کنید۔ و حالا اسباب یک روپیہ بخانہ نماندہ و دخل یک حبہ نے، و خرچ روز مرہ می آید۔ درین باب آنچہ ازین تفکر می گذرد، بجز ذاتِ او سبحانہ، تعالی کسے نمی داند۔ قبلۂ من! غلام را بجز ذاتِ عالی کسے تکیہ و پناہے نیست۔ ناچار شدہ لعالی خدمت باز معروض داشتہ کہ این وقت دستگیری است والا حالا آبروے غلام مفت از دست می رود، و غلام بہ ارشاد عالی بہ عالی خدمت می رسد۔ اگر آنجا یک روپیہ روز را ہم روزگار غلام بشود، غلام را یاد فرمایند کہ در خدمت برسد، و از براے خدا عند اللہ نظر توجہ درحق غلام مبذول داشتہ کہ ازین تکلیفات رہائی یابم۔ قبلۂ من! غلام در حالت نزع احوال خود بعالی خدمت گذارش نمودہ است، لوے بمزاج عالی گرانی نگذرد و باز ہرگز باین بے حیایانہ معروض نخواہد داشت و دیگر تا حالتِ تحریر بہمہ وجوہ خیریتہا است۔ زیادہ حد ادب

نذیر۔ در خدمت والدہ صاحبہ و قبلہ کورنش می رساند۔
امیدوار است کہ عنایت در جواب عریضۂ نیاز بدست دارندۂ عریضۂ نیاز مرحمت باید فرمود کہ بغلام برسد۔

عرضی
فدوی فزلی ذھر

۹۱

قبلۂ حاجات، کعبۂ مرادات، فیاض زمان دستگیر درماندگان سلامت
کمترین غلامانِ حلقہ بگوش فرکیدنر بعد آرزوی قدمبوسی کہ حدے و نہایتے ندارد مکشوف راے ضیا ضیاے می گرداند۔ امروز کہ روز جمعہ تاریخ سیوم جمادی الثانی است، غلام در الوچہ کہ از خورجہ شش کروہ است بخیریت رسیدہ است، و در یاد قدمبوسی آن ذات فائض البرکات مشغول۔ اگرچہ این دولت و نعمت در ظاہر باین غلام میسر نیست۔ لیکن روز و شب در دھیان این چشمان را بران قدمہا می ساید و شکرہا بجا می آرد و ہمین آرزو است کہ روزے او سبحانہ تعالیٰ این دولت و نعمت زود نصیب کند کہ ازین کش مکش زمانہ توقعِ زندگی ہم از دست رفتہ، بارے بہرحال شکر است ؎

راضی برضاے دوست می باید بود + در ہر چہ رضاے اوست می باید بود

امید از ذات فائض البرکات آن دارم کہ قلم عفو بر گناہم کشیدہ ہمارہ توجہ دلی در حق غلام مبذول می شدہ باشد کہ درین صورت توقع بہبودی در جہان است۔ و قبلۂ من! بندہ حال سخت ناچار شدہ از خانہ برآمدہ است، اسپ سواری کہ بود قرض خواہان گرفتند۔ ناچار بہر صورت

Marfat.com

کرشد از خانہ برآمدہ ام و ارادۂ لشکر نواب نجیب الدولہ بہادر دارم او سبحانہ تعالے فضل فرماید و دستگیری کند کہ آبرو بماند ، و الّا نہ یا قسمت ۔ و عنایت نامی کہ بدست برادر شام لعل مرحمت فرمودہ بودند ورود فرمود معزز و منور ساخت نہ

عنایت نامہ را چون برکشادم + گہے بر دیدہ گہ بر سر نہادم

او سبحانہ تعالےٰ این ذاتِ فیاض زمان را باین نوازشہا دیرگاہ بر سر ما غلامان سلامت با کرامت نگاہ دارد کہ ہمین آرزوست ۔ زیادہ نیاز و بندگی ۔ در خدمت والدہ صاحبہ معظمہ مکرمہ کورنش نیاز قبول باد

در خدمت میاں پیر علی صاحب بندگی عرضے

کمترین غلامان مرلی دھر

Marfat.com

مکتوبات نامعلوم بنام حضرت مظہرؒ

۹۲

حضرت صاحب و قبلۂ خدا آگاہان، کعبۂ دو جہان سلمہ الرحمن
بعد ادائے آداب بندگی و پرستندگی معروض رائے عالی گردانیدہ
می آید۔ نوازش نامۂ آمود مع چند عدد سیپاری و سرہای سنبھل
کہ از راہ خانہ زاد پروری عنایت شدہ بود، بوصیلہ حقیقت
سمر دعوش مراج کہ در حسم سعں صدر اکسب (کذا) پیدا می کند
شرف ورود فرمودہ معزز و ممتاز نمود۔ آداب تسلیمات این
عنایات بے غایات بجناب فیض مآب باریابان حضور کرم ظہور
می رساند، قبول افتد۔ خداوندمن! درین مدت سوائے ذات والا
صفات ہمہ عالم دنیا را اسیر نمودم و آنکہ حقیقت را سے باربار
می گوید کہ بجز کلت این خانہ زاد حاضر شوم، درین جا آمدہ، چہ خواہد
کرد۔ امیدوار فضل و کرم آنست کہ بوجہے ملتمس را الیہ را ازین ارادۂ
خام باز دارند۔ اگر از ارشاد آن حضرت صاحب قدر قدرت نامبردہ
باز می ایستد، از ادائے شکر این بر نخواہد آمد، امّا چنان نشود
کہ ہنگامہ برپا گردد۔ چنانچہ کہ حضرت صاحب دو ماہ (قبل) این مرد کہ را باز

قف
داشتند، ہمان قسم باید داشت لالہ صاحب رام ناتھ ازیں وا
ہستند و نادان (نالان) اند و نام بھمار (کذا) را می دانند، از نامبردہ
ہیچ مذاکرہ نکنند۔ زیادہ حد ادب ندید۔

۹۳

میرزا صاحب مہربان قدر دان سلامت ۔ مدتہا گذشت
کہ دل برائے استماع خیر خیریت نگرانیہا دارد۔ ہر چند سدہای راہ
عذر خواہ است لیکن دل مشتاق عذر پذیر نمی باشد۔ او سبحانہ
تعالیٰ ذات سامی را سلامت با کرامت دارد کہ جہان آباد نزد ما معمور
است۔ از نور الہدیٰ و نور العلیٰ و نور المصطفیٰ آداب نیاز
قبول فرمایند ہر کدام متاہل و صاحب اولاد است۔ نور الہدیٰ کہ
فیض نظر شریف دریافتہ، در مراتب علوم نقلی و عقلی و در تقاوت
و تقاوت بالغ بمبلغ الرجال است۔ دگوشہ چشمے سوئے دل ہم دارد۔
نور العلیٰ شرح تجرید و حاشیہ قدیم مع لوازم و مصالح بود۔ نور الہدیٰ
با ستعداد بمرافقت جماعۃ از طلبہ می خوانند۔ نور المصطفیٰ لغایت
خام ماند، از شرح ملا شرح وقایہ ترقی نمی کند۔ دعا فرمایند کہ او
سبحانہ، تعالیٰ ہمہ را جامع مراتب ظاہر و باطن کند۔ اگر کسے از
اصحاب کہ فقیر را دیدہ باشد و زمانہ فرصتی او را دادہ باشد
سلام او را رسانند۔
و از اہلِ بیت بہ اہلِ بیت سلام رسانند و بر تفصیل احوال
اطلاع بخشند۔
زیادہ از شوق چہ نگارد۔ والسلام۔

۹۴

صاحب مہربان میرزا جانجانان جیو المولی الاعز الدائی الی الخیر خلاصۃ الارواح نیر المشکوٰۃ والزجاجۃ والمصباح، شمس الحق والدین نور اللہ فی الاولین والاخرین سلامتا، بعد تمنائے دریافت سعادت قدمبوس وبندگی مکشوف ضمیر انور می گرداند۔ احوال بفضلہ مقرون شکر و سلامتی ذات والا مطلوب، از روزیکہ ازینجا تشریف بردہ اند، دل بے اختیار مشتاق است۔ ایزد تقدس وتعالی فضل خود فرماید۔ اگرچہ دل فدوی بندہ بحصول دولت صحبت بزرگان می خواہد لیکن علاقۂ دنیا نمی گذرد۔ اکثر بخاطر می گذرد کہ دامن از دنیا برافشاند۔ درین مقدمہ صلاح محمد افضل ہرچہ اقتضا فرمایند۔ اگر ماخوذ عند اللہ نشود، ارادہ است، ہرچہ ارشاد شود، از دوست نشان دار عارف خان اخوند جیو و صاحبان دیگر ہمراہ صاحبے آمدہ بودند اسم آن فراموش شدہ، بخدمت آن سلام نیاز موصول باد۔ زیادہ بندگی۔

۹۵

بجناب ارشاد مآب، قبلۂ اہل تحقیق وکعبۂ صاحب تدقیق ابد اللہ تقدیم مراسم نیاز و آرزومندی معروض می دارد عریضۂ نیاز مشتمل احوال خود مصحوب تیمر خان از آشنایان میاں محمد افضل تحریر نمودہ بود، شاید بجناب عالی نہ رسیدہ باشد۔ از استماع خبر میمنت اثر قدوم مسرت لزوم مسرت فراوان ونشاط بے پایاں

بود - الحمد للہ علی ذالک حمداً طیباً کثیراً - درین ولا اکرام اللہ را در زیر بغل دنبل شدید پیدا ست کہ سبب آن تپ دارد و در خانۂ او نیز بیماری تپ است، لہذا متضرر ماند، والا قدم را از سر ساختہ بخدمت می رسید - و انشاء اللہ تعالیٰ اگر صحت دست می دہد بجناب فیض مآب خواہد رسید - و این خادم دیرینہ را روز بروز انحطاطِ قوت است و ضعف و ناتوانی بیشتر، و اسبابِ سواری میسر نیست، ولے آرزوے قدمبوس بسیار دارد - اگر آمدنِ امروم ارادۂ عالی باشد، اگر سواری آنجا مستعار بہم رسد، بہ سعادت قدمبوس مشرف گردد - میاں جلال الدین حکیم در فضلِ ذکرِ جہر رسالہ نوشتہ، آن را فقیر ملاحظہ کردہ کہ در تحریر حدیث غلطی نمودہ است و در فضلِ ذکرِ جہر ادعاے محض کردہ است، و طعن در پردہ بہ میاں محمد اعظم قدس سرہٗ[1] نمودہ، بلکہ بجناب حضرت مجددؒ نیز - لہذا فقیر رسالہ در فضل ذکر خفی کہ از تفاسیر بیضاوی و مدارک و نیشا پوری و جلالین و بحر مواج و مدارک و تفسیر حسینی و غنیۃ الطالبین و رشحات استنباط نمودہ، قریب دو جزء تحریر کردہ، جزء اول بجنابِ عالی ارسال داشتہ، ملاحظہ فرمودہ و اصلاح نمودہ عنایت فرمایند - اکرام اللہ و مکھو و جکھو و فرحت اللہ و ہمہ مردمانِ خانہ بندگی می رسانند - و سیاہی و قلم و کاغذ بسیار ناکارہ است، قابلِ تحریر نبود -

---

[1] شیخ محمد اعظم خلیفہ حضرت حاجی محمد افضلؒ - مزار شیخ محمد اعظمؒ در بلدۂ نجیب آباد (بجنور) است - دیکھیے مقامات مظہری ص ۲۵

Marfat.com
Marfat.com

۹۶

بجناب ارشاد مآب .... غلام بمعہ متعلقان بتوجہات القبلہ بعافیت است۔ وسلامت ذات فائض البرکات برمفارق ما غلامان مسئول ازجناب او سبحانہٗ تعالیٰ می نماید۔ غلام متعلقان را درین مقام آوردہ است، و خود تمام روز در دیوان خانہ نشستہ می ماند۔ یاران طریق ہر دو وقت می آیند، توجہ ذکور واناث از بست زیادہ می شود و گاہے قریب سی ہم شود۔ و چہار پنج شش ہم می شود۔ و امروز نہ روز شدہ کہ نواب صاحب و میاں ظفر علی خان صاحب و ارشد خان صاحب و دیگر اعزہ از پسران و متعلقان نواب صاحب بہ بسولی تشریف بردہ اند۔ خبر است کہ در دو سہ روز خواہند آمد۔ و روشن خان در شتابہ دادن در ماہیہ چیزے تکاسل می نمود۔ لہذا غلام مقرر نمود کہ ہر روز گرفتہ باشد چنانچہ آن قبلہ ہم ہمین طور ارشاد می فرمودند۔ بہ برکت توجہات آنقبلہ حق سبحانہٗ تعالیٰ در معاد و معاش غلام برکت عطا فرماید۔ آمین۔ اخون روزے در آوردن زر لومیہ و دیگر امور غلام بسیار سعی می نماید۔ امیدوار تفضلات است، و دیگر ہمہ یاران طریقہ بہ غلام اخلاص می نمایند و دیر شد کہ بورود عنایت نامہ و اطلاع اخبار عافیت آثار آن خداوند اطمینان نیافتہ، و دیگر ہمہ عافیت است۔

.... اللہ

۹۷

بجناب ارشاد مآب حضرت مرزا صاحب دام ظلہا و لطفہ

بعد عرض نیاز می رساند کہ حق شیخ محمد عظیم در مقدمۂ حویلی ثابت
شد کہ میر حمزہ وغیرہ بحضور سامی ادای شہادت کردند۔ لیکن تا حال
بحق خود نہ رسیدند۔ اگر توجہ سامی بلیغ بحال ایشان مبذول شود۔ در اندک
توجہ کامیاب می شوند، و در سہولت طرف ثانی کہ جماعۂ کثیر از نہایت
گمراہ می شوند۔ اولاً محب اللہ خان نگاشتہ شود کہ ناواقف حمایت
آنہا نسازد و این مقدمہ را بعلماء سپرد نماید۔ ہرچہ بموجب شرع شریف
انفصال شود، طرفین اطاعت سازند۔ محمد خان و خلیفہ شیخ فیض اللہ
درین باب بتوجہ سامی ممد و معاون بول وجان شوند...... اسلوب
خواہد شد۔ و آنچہ زبانی مرزا اسد اللہ بیگ صاحب گذارش سازند متوجہ
شدہ باید شنید و قبول فرمایند۔

۹۸

بجناب ارشاد مآب حضرت مرزا صاحب دام ظلہ و لطفہ

بعد عرض سلام نیاز گذارش می سازد۔ شیخ محمد عظیم وغیرہ بیاری
کہ وطن قدیم در سنبھل می دارند چنانچہ حویلی جد ایشان در خود ہری سرای
معمور است و از مدت مستغاثی اند، کسے بحق نمی رساند۔ الحال کہ
قدوم میمنت لزوم باتفاقات حسنہ واقع شدہ، امید قویست کہ
بتوجہ سامی بحق خود برسند۔ البتہ توجہ فرمودہ بود لیکن چون توقف بقا[ء]
نتوانند رسانید، محضر بکار معتبران شہر بدست میدارند و حضرت قبلہ گاہی مرحوم و مغفور در حق ایشان توجہ فرمودہ

بود تا حال انصرام نہ رسیدہ، گویا بر توجہ عالی موقوف بود و کلمہ از زبان مبارک بہ محمد خان صاحب و خلیفہ فیض اللہ جیو فرمودہ دہند ـ انشاء اللہ تعالیٰ حق بمقدار خواہد رسید۔ وازین مقدمہ نواب صاحب نواب ارشاد خان صاحب، امام الدین احمد خان صاحب خوب وجہ مطلع اند، مفصلاً گذارش خواہند ساخت، بمعرض قبول افتد۔ زیادہ خلاف ادب۔ بخدمت ملازمان خدمت شریف سلام شوق مطالعہ باد۔

۹۹

حضرت سلامت

عنایت نامہ چہرۂ وصول افروخت و باطلاع خیریت مزاج شریف مسرتہا اندوخت۔ شفقت نامہ کہ سابقاً اصدار شدہ بفقیر نہ رسیدہ قدوم میمنت لزوم درین حدود باعث جمعیت و اطمینان باطن گشت کہ تا تشریف داشتن درین ضلع ہر چند دولت حضور میسر نیست لیکن جمعیتے حاصل وقت می شود کہ جز بزبان ذوق املائے آن ممکن نیست۔ بعضے از اعزہ کہ بکریمۂ (آیت) وَمَن يَكْسِبْ خَطِيئَةً أَوْ إِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهِ بَرِيئًا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُّبِينًا ۝ درشان امثال این ہا وارد است انچہ اظہار کردہ باشند از پاک طینتی آن ہا دور نیست

اصل آنست کہ شفقت سامی بحال بے حال می بینند، حسد بران می دارد کہ چنین امور ظاہر سازند تا مگر غبار فتنۂ ایشان حجاب ۵ سالی خاطرہا گردد۔ مخدوم من! محبتے کہ برائے امور دنیاویہ باشد وقوع زیادت و نقصان دران ظاہر است، و خلتے کہ برائے آخرت بود انقطاع بل عدم زیادت آن نا ممکن۔ و ہر چند زوایت را اثرے

می باشد لیکن (آیت) کریمۂ یا ایها الذین اٰمنوا ان جاء کم فاسق بنبأٍ فتبیّنوا روایت فاسق را که فسق وے منصوص کلام مجید است، از درجۂ اعتبار ساقط می گرداند۔ سخن از دائرہ ادب بیرون رفت، لیکن حدیث اِنَّ لصاحب الحق مقالاً عذر خواہ من است۔ بہرحال امیدوار عفوم۔

اجازت نامہ عنایت باید فرمود و اسناد از شاہجہان آباد رحمت خواہد شد زیادہ حد ادب۔ خان عزیز از جان محمد فقیہ الدین خان سلام التماس می دارند و محمد علی خان صاحب نیز۔ حافظ طیب که در سلسلہ داخل شدہ بود، سلام نیاز معروض می دارد۔

۱۰۰

ہو الغنی

حضرت سلامت! بعد ادائے آداب بندگی و قدمبوس که شیوۂ نیاز مندان است، بجا آوردہ بعرض عالی متعالی می رساند۔ این احقر العباد از فضل او سبحانہ جل شانہٗ تا الی یوم مع متعلقان و متوسلان بہمہ وجوہ خیریت دارد و خیریت ذات عالی صفات شب و روز مطلوب و مرغوب است۔ شاہ ابوالفتح صاحب سلمہ ربہٗ عریضہ بجناب عالی متعالی ہمراہ عرضی فقیر فرستادہ اند۔ توقع از آن جناب است که جواب عریضہ ایشان قلمی فرمایند که از قلمی فرمودن دوستی کہنہ نو می شود و مدتہائے مدید گذشت که از توجہ گوشۂ خاطر عالی یاد نفرمودہ اند که از دیدن عنایت نامہ مشکین شمامہ اطمینان خاطر ازان متصور است و یاد آوری ہیچو من عاصی غرق معاصی باعث افتخار و سرفرازی ہر دو جہان است۔ حق تعالیٰ ذات عالی صفات را بر ما بیکسان دیرگاہ سلامت دارد، بصدقۂ حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

Marfat.com

۱۰۱

باسمہ سبحانہٗ

حضرت سلامت!

ادائے آداب بندگی و تسلیمات و آرزوئے قدمبوس والا بجا
آوردہ، بجناب عالی متعالی می رساند کہ این احقر بتاریخ سیزدہم
جمادی الاولیٰ بخانہ رسیدہ و ان شاء اللہ تعالیٰ تیاری اسباب سرانجام نمودہ
بسعادت قدمبوس والا می رسد۔ ممتازی و سرفرازی ہر دو جہان حق سبحانہٗ
جل شانہٗ بزودی نصیب کناد۔ پیشتر احقر العباد از بیلی بھیت
عریضۂ شاہ ابوالفتح بخدمت فیض اللہ خان صاحب سلمہ ربہٗ فرستادہ بود،
ایشان ہمراہ عریضۂ خود مصحوب قاصد سرکار والد بزرگوار خود روانہ نمودہ
اند و بعدہ دریافت گردید کہ آنحضرت در سنبھل تشریف فرما شدہ اند
باید دید کہ آن قاصد بجناب عالی می رسد یا نہ۔ حالا باز زیرک آدم سرکار خود
روانہ کردند۔ این احقر نیز عرضی نمودہ ہمراہ عریضۂ خان صاحب مذکور ارسال
داشتہ، امید کہ بنظر مبارک خواہد گذرانید۔ تمنائے قدمبوس عالی از احاطۂ
تحریر بیرون است۔ تا کجا نویسد۔ زبان قلم جوا نمرد است۔ آنہم قاصر البیان
افتاد۔ پس بہ تحریر و تقریر نمی رسید۔ آخر الامر از درگاہ مجیب الدعوات
دعائے قدمبوس والا کہ مسرت افزاء ہوش و گوش است، وسعادت
دارین دران ہویدا ست۔ بہ نصیب کم نصیبان مدام نصیب کناد۔
زیادہ زیادہ بندگی و قدمبوس عالی معروض باد۔ حضرت والد صاحب میرسانند
واز خادم حسین نیز قبول باد۔

۱۰۲

حضرت سلامت۔
پس از ابراز تمنائے ادراک سعادت قدمبوس شریف کہ شریف ترین
متمنیات است بعرض می رساند باستماع نوید قدوم میمنت لزوم درین
ضلع کمال خورسندی حاصل شدہ، انشاء اللہ تعالیٰ دولت حضور ہم میسر
خواہد آمد۔ از احوال خیر اشتمال صحت مزاج وہاج اطلاع باید فرمود۔
و اسناد سنت کتاب بیضاوی و مدارک و جلالین و مشکوٰۃ و حصن حصین
و عوارف و شمائل ترمذی کہ اجازت آن فرمودہ بودند اگر ہمراہ آمدہ
باشد نقل فرمودہ عنایت شود۔ زیادہ عرض آرزو۔ و برائے میاں
اکرام اللہ کہ ایما شدہ بود فرمودۂ شریف بجا آوردن سعادت، علاوہ
این مرد بشمول کمالات ملکی و یکجا بودن این چنین اشخاص مغتنم۔
لیکن بسمع مبارک رسیدہ باشد کہ درین ایام در سرکار رئیس این ملک
تغیر و تبدیلی در سپاہ مانند ہنوز ہست، فرصت گفتن برائے کسے شود
ازین سبب تاخیر واقع شد۔ فقیر بایشان گفتہ است، ہمین کہ فرصت
یافتم برائے ایشان می گویم زیادہ نیاز[1]
از بندہ محمد فقیہ الدین بندگی التماس است۔ تشریف فرمودن
بمراد آباد، رفتن خانصاحب قبلہ در سنبھل بخدمت شریف، و محروم
ماندن بندہ ہر دو مرتبہ از دریافت و برکت ملازمت بوجہے کمال تاسف
و حصول بزکم بسعادتی خود گردید۔ او سبحانہ، سببے سازد کہ تلافی آن
بوجہ احسن تواند شد۔

---

[1] یہاں تک مکتوب، نامعلوم الاسم مکتوب نگار کی طرف سے ہے۔ اس کے بعد بطور پس نوشت محمد فقیہ الدین کی طرف سے بھی چند سطریں ہیں۔

۱۰۳

حضرت سلامت! بعد عرض کورنش بعرض اقدس می رساند۔
للہ الحمد تا تحریر کہ پنجم ماہ است احوال غلامان مقرون بحمد است
و صحت و سلامتی آنجناب روز و شب مطلوب۔ سابق احوال خود
را مفصل بعرض رسانیدہ، دریں ولا امروز کہ پنجم ماہ است
جناب عالی غلام را در سواری طلب فرمودہ چیزے ارشاد کردہ، پیش
یک درویش براے جواب سوال فرستادند۔ ازنجا ہر گاہ آمدم، باز
طلبیدہ، مقدمۂ آنجا را مفصل شنیدند، و وقتِ شام پیش نواب
احمد خان براے کارے فرستادہ بودند بلکہ ازانجا چیزے حصول
ہم شد، و در ظاہر ہیچ ملالت جناب عالی با غلام ازو قدرے ندارند
چون سفارش غلام از ہیچ کس نخواستہ بود، خود بخود این تفصیل
شد۔ ازیں جہت معلوم می شود کہ از باطن ہم صاف باشند۔ این
ہمہ را از تفضل آنجناب دانستہ، اداب از صدقِ دل بجامی آرد۔
او سبحانہ، جناب عالی را دیرگاہ بر سر غلامان سلامت دارد۔ آمین
یارب العالمین۔ احوال غلام امام بدستور است۔ آمد و رفت
دربار موقوف است، بلکہ ہیچ کس ....
....

ہمہ مردم اینجا خورد و کلاں عرض کورنش می رسانند، قبول باد۔

۱۰۴

باسمہٖ سبحانہٗ

حضرت سلامت! بعد اداے آداب بندگی و قدمبوس بجا آوردہ

بجناب عالی متعالی می رساند کہ رسیدن احقر از سبب بے اسبابی سرما میسر نشد۔ انشاءاللہ تعالیٰ کہ آنحضرت بدہلی تشریف برند در سنبھل والا درشاہجہان آباد خود را البتہ البتہ خواہد رسانید۔ عنایت نامۂ عالی کہ بنام شاہ ابوالفتح صاحب قلمی فرمودہ بودند روانہ کردہ شد، و مولوی عبدالرزاق نیز رقعہ نوشتہ فرستادہ است۔ باقی مختاراند۔ شش ماہ شدہ کہ از خانۂ حافظ رحمت خان دامے درمے نیافتہ است۔ درین شش ماہہ چہار ماہہ در برسات ضبط نمودہ، و دو ماہ شدہ چاکری نو صحیح کردہ اند، تصدیق تیار نشدہ، ازین سبب تصدیع خرچ بسیار است۔ این تکلیفات باعث کم سعادتی شدہ۔

افسوس صد ہزار افسوس، قدمبوس میسر نشد۔ حق تعالےٰ بزودی قدمبوس عالی نصیب کم نصیب کناد۔ در وقت روانگی نوشتہ بشد، کمی زیادتی الفاظ معاف فرمایند۔ زیادہ زیادہ آرزوے قدمبوس است۔ درخدمت نواب صاحب سلام و اشتیاق رسانند۔ بخدمت میاں علی نظر ولی نظر وغیرہ صاحبان سلام دعا خوانند۔

۱۰۵

حضرت سلامت! منگنی ہمشیرہ زادی این عاصی کہ با میر بہرہ مند شاہ جیو شدہ، میر معزاللہ براے فروختن اسپ خود دران اطراف ہا می رسند۔ حسب قسمت شاید در بلدۂ سنبھل ہم برسند احیاناً اگر نزد رجوع نمایند، تفضل بہ دل

خواہند فرمود کہ در حق این سراپا معاصی خواہد بود۔ زیادہ بندگی قبول باد۔ مردم محل وغیرہ ہمہ بخیریت اند خاطر مبارک جمع فرمایند وبرائے ملازمت کہ در خدمت شریف برسند تفضل خواہند فرمود۔

۱۰۶

حضرت سلامت! بعد تشریف بردن حضرت بسمت سنبھل بحسب آبشخور بہ بہانۂ تلاش روزگار در فراق یار باین دیار رسیدم۔ اگرچہ در لکھنؤ بسعادت ملاقات این خاکسار مسرور گردیدم واو ہم ہرچند بخاطر داریہا کہ زائد التحریر والتقریر است پرداختہ، برفاقت خود بجد شد، لاکن بحسب قسمت بخاطر ناقص وناقہم نرسید۔ و رفاقت اوشان کہ در ہر صورت رفاقتین بود اتفاق نشد ونیز برطبق ارشاد تن برفاقت معدن مروت واتحاد میرزا بندے علی خان نداد۔ الحال کہ این جا در ہر صورت خفگی ہا عاید حال است۔ لاچار خود را بدیار بنگالا خواہم کشید، یا لسبب کشش حضرت بقدمبوس خواہم رسانید۔ بندگی آشنایان وخویشان زمان کہ دیدن صورت ایشان نقصان جان زیان بیگمان است وحالتے کہ تا این دم گذشت، اگر اتفاق شد در خدمت رسیدہ بعرض خواہم رسانید۔ درین دیار بقول حضرت ؎

اگر از پا در در آیم ہیچ کس دستم نمی گیرد
بمرگ من کسے جز بیکسی ماتم نمی گیرد

پس ازین دیار بیگانہ رخت اقامت خود را بسمتے کشیدن صلاح می دانم ونیز در پنجۂ دیگر ظالمے گرفتار شدہ ام۔ خدا حافظ وناصر است

Marfat.com

دعائے درحق این دردمند فرور است و تا حصول دولت قدمبوس اگر بعنایت عنایت نامہ دعائے خیر یاد باید فرمود و غلام صمیم و قدیم انگاشت و بے حصول قدمبوس خاطر فاتر متردد می باشد۔ زیادہ حد ادب ندید۔

در صورت صدق تشریف بردن نواب قاسم علی خان بہ دارالخلافہ شاہجہان آباد و نگاہداشت مردم شرقاً و غرباً، اگر بنا بر پرداخت غلام کہ در ہر حال مرکوز منظور خاطر مبارک است، بہ نواب صاحب معز اللہ مذکور در میان دورہ پروانہ طلب باشد۔ شاید دولت قدمبوس کہ در ہر حال مدعا است، میسر آید۔ چندے دیگر در بندگی صرف کردہ شود۔ آرزوئے خود این است کہ اگر مردن ہم در پائے حضرت میسر آید، عزت و سعادت است

۱۰۷

حضرت سلامت!

تمنائے حصول سعادت قدمبوس زیادہ بر آنست کہ عرض نماید او سبحانہ، زود میسر آرد۔ از روز تشریف فرما شدن بہ شہر از احوال خیریت مزاج شریف اطلاع ندارد، خاطر فاتر بہ اطلاع اخبار صحت و سلامت متعلق می باشد۔ امید کہ احقر را یکے از مخلصان تصور فرمودہ بہ اصدار عنایت نامہ ہا معزز دارند۔ درین اوقات بحسب اقتضائے زمانہ انواع تفکر و ضیق لاحق حال است کہ شرح آن بزبان قلم نمی گنجد۔ امید کہ ہمتے مصروف حال احقر فرمایند تا فتح یابی رو دہد۔ و بلاٰ رض من کاس الکرام نصیب۔ زیادہ چہ عرض نماید۔ محمد فقیہ الدین خان و محمد علی خان جیو

بندگی می رساند۔

۱۰۸

ہوالعزیز

حضرت سلامت!

بعد از عرض بندگی و آرزوے قدمبوس کہ زیادہ از تحریر و تقریر است معروض می دارد کہ الحمد للہ بتوجہ جناب عالی غلام در عظیم آباد رسید چون در ایام روانہ شدن کمترین از شاہجہان آباد آن خدا آگاہ در سنبھل تشریف داشتند، لہذا آرزوے دیدار عالی بدرجہ در دل باقی ماند کہ چہ عرض نماید۔ حق تعالی بحسب دلخواہ باز میسر آرد، آمین۔ و مراقبہ قسمیکہ ارشاد شدہ بود، ہر دو وقت بفضل الٰہی می کند تا حال ناغہ نشدہ از توجہ باطنی پیر و مرشد برحق صفاے کامل بر دل معلوم می شود و بے خیال ہم اسم ذات جاری می باشد۔ و بخدمت عموی صاحب و قبلہ کہ در پانی پت رسیدہ بود، چون در انجا ماندن بسیار کم اتفاق شد، ازین جہت در وقت مراقبہ رسیدن نشد، اگر درین شہر کدام بزرگ داخل طریق باشد ارشاد شود تا وقت حلقہ حاضر می شدہ باشد۔ و نوازش حضرت در ہمہ جا و ہمہ مکان است، در وقت حلقہ نظر توجہ در حال این غلام کمترین ہم شدہ باشد امیدوار فضل و کرم کہ تا حصول سعادت قدمبوس کہ عین آرزو است، بہ نوازش نامہ گاہ گاہے سرفراز می شدہ باشد کہ موجب بندہ نوازی است و ہر کارے کہ تعلق با ضلع پورب داشتہ باشد۔ باین کمترین کہ غلام جناب عالی است ارشاد می کردہ باشند تا در سرانجام آن سعادت خود حاصل نماید۔ زیادہ جز آرزوے قدمبوس چہ عرض نماید ظلکم ممدود برب المعبود

۱۰۹

بعرض عالی می رساند - قبل ازین عریضه نیاز در جواب نوازش نامه مع خیر خیریت مصحوب آدم حضور ارسال داشته، از نظر کرامت منظر گذشته باشد و حسب الارقام عالی معلوم شده بود که سوائے یک خادم در حضور حاضر نیست چنانچه محمد مراد از ہمان وقت اراده داشت که خود را بجناب عالی فیض مآب رساند - درین ولا مشار الیه ازین جا روانهٔ حضور شده، عن قریب سعادت اندوز قدمبوس خواهد شد - و جمیع خورد و کلان و خادمان اینجا بخیریت اند و آداب کورنش بجا می آرند - و رقیمه ہائے وحید الدین خان صاحب وغیره حوالهٔ محمد مراد نموده شد، به نظر کیمیا اثر خواهد گذشت - و میان صاحب ہمراه جہری جهت زیارت حضرت خواجه معین الدین قصد دارند - اغلب که از تشریف فرمودن بعد عرصهٔ یک ماه و چند روز تشریف خواهند آورد - و عریضه علیحده میان صاحب بسبب حاضر نشدن میان روح الامین جیو مرسل نه شد - و آداب بندگی بجا می آرند و درمان اندرون محل ہمه وجوه بخیریت اند - از فضل الٰہی مزاج ہمه وجوه خوب است - آداب کورنش بجا می آرند و کنیزکان و دیگر خورد و کلان نیز بندگی و کورنش می رسانند - و تشریف آوردن بموجب ارقام عالی در آخر ماه بر ہمه معلوم است - دیگر ہمه وجوه خیریت است - زیاده چه عرض نماید -

۱۱۰

بعرض عالی می رساند - نوازش نامهٔ عالی مرقوم بست و پنجم جمادی الاول بتاریخ بست و نهم روز سه شنبه شهر مذکور نزول اجلال فرموده معزز و مرلبند

ساخت۔ ارقام شده بود که آخر ماه جمادی الثانی مراجعت این سمت فرموده خواهد شد۔ از استماع این نوید فرحت جاوید الواب خرمی بر روی نوید طلبان کشود۔ واز دریافت شفای خادمان حضور و تشریف بردن نواب صاحب همراه محب الله خان جیو واز رفتن محمد انور وملال نسیم و ناخوشی طبیعت خود بدولت ملالت بخاطر راه یافته، لیکن در بودن خود بدولت پرداخت احوال بندها خدا۔ و بنده در دلجوئی و اصلاح مزاج اندرون محل و استمالت بیان پیرعلی و خبرداری بهولی حاضر است، احتیاج ارقام نیست۔ سابق که تهان سوسی مصحوب محمد رفیع عنایت شده بود، باندرون محل رسید۔ و آدم اجوره دار ازانجا فرستادن احتیاج نبود، چراکه مصمم بود که آدم ازانجا مع عرائض فرستاده شود۔ وخط برادران خواجه کامیاب مرحوم تاحال نرسیده، وقتیکه می رسد ارسال حضور خواهد نمود، و بعد آن موافق ارقام بعمل خواهد آمد، احتیاج تفصیل نبود که معروض دارد۔ ان شاء الله تعالیٰ بوقت تشریف فرما شدن در راه حال از روے فرد حساب بهمه مکشوف خواهد شد۔

۱۱۱

بعرض می رساند تمهیدات لوازم راسخیت و فدویت نیازمند که باحسن وجه بمرأت ضمیر منیر مرتسم و منقش خواهد بود روز بروز افزون تر است، از احاطهٔ تحریر و تقریر بیرون دانسته بر اداے شکر توجهات و تفضلات که از قدیم مصروف بحال این فدوی از آنجناب است باین دو حروف ظاهری اقتصار نموده، توقع از خدمت شریف است که توجه باین نیازمند فرموده تا حصول قدمبوس که آرزوے دل است به ایراز نوازش نامجات که ذریعهٔ سعادت و مفاخرت است۔ سرفراز و ممتاز می فرموده

باشند- زیاده چه جرأت نماید

۱۱۲

بعرض عالی متعالی می رساند - میان محمد مراد نوید صحت و سلامت
ذات اقدس و پیغام تفضل یعنی کلمۂ دعا رسانیدند - ازین معنی از کمال
انبساط و تفاخر برخود بالید - حق سبحانه و تعالی ذات مقدس را دیرگاه سلامت دارا[د]
خان صاحب مهربان عبدالرحمان خان بیکار معزول صدارت به مقتضاے
تفضلات حضرت که برین غلام مبذول است و نیز باعث تقریب ایشان
در آنجناب است، عرضی نوشته حوالۂ غلام نموده چنانچه ملفوف این
عرضی ارسال داشته - اگر مناسب وقت باشد توجه باید فرمود - غالب که
به برکت توجه حضرت کامیابی ایشان صورت پذیرد و مسموع شد که لاله مشتاق
[را]ے جی باز ترک رفاقت نواب عالی جاه کرده، به بریلی رفتند - خط لاله
مذکور نرسید که مفصل معلوم شود - آنچه بسمع مبارک نیز رسیده باشد
و آنچه که تدبیر اصلاح در مزاج مبارک مؤثر شده باشد، به بنده نیز ارشاد شود
که بسیار قلق دارد - زیاده بندگی و نیاز.

۱۱۳

بجناب عالی متعالی قبلۂ کونین، کعبۂ دارین مدظله العالی می رساند
که تا تحریر عرضی که بست و یکم شعبان (است) غلام مع متعلقان بعافیت است
و سلامت و صحت بندگان عالی از جناب او تعالی مسئول دارد - بخدمت نواب
صاحب و قبله حاضر است و از ظفر علی صاحب آنچه که مقدور است در بندگی و جانفشانی

قصور ندارد و اشفاق مولوی صاحب تاکجا معروض دارد۔ شمائل نبوی بخدمت الشان (فی) سنڈ (؟) گند۔ او سبحانہ' بہ اتمام رساند۔ شش روپیہ بغایت اعزّ جب درماہیہ معلومہ ارسال داشتہ' بمشار الیہ خواہد رسید۔ میاں محمد صالح سہ روپیہ بدست محمد مراد جیو بخانہ خود فرستادہ بودند۔ رسید خانہ اوشان نیامد۔ اگر بلفظ بخانہ نرسیدہ باشد' سہ روپیہ ازین مبلغ بخانہ مشار الیہ وسہ روپیہ بخانہ غلام عنایت خواہد شد۔ احوال حکیم قطب الدین صاحب ہیچ معلوم نیست۔ و رسید رضائی نہ نوشتہ اند۔ زیادہ امیدوار عفو الصاحب است۔ والدہ وہمشیرہ واطفال مع مادر آداب کورنش می رساند۔

۱۱۴

بعز عرض عالی متعالی بعد ادائے آداب بندگی ومراسم پرستندگی می رساند بفضل الٰہی در این جا بجمیع وجوہ خیریت است و عافیت عالی خواہان است نوازش نامہ' مرقوم ہفتم این ماہ مظہر خیریت ذات والا صفات مع صحت کرامت سمات و رسیدن قاصد اجیر با عرائض اینجائے مصحوب پنو آدم بکار سرکار نواب صاحب بشرف ارزانی فرمودہ مفتخر ساخت۔ در مقدمہ روانہ نمودن قاصد اجیر ازان جا بنا بر اضطرارے کہ خدا داند کسے از ینجا رسد مرقوم بود حقیقت اینست کہ وقت عزیمت ارشاد شدہ بود کہ آخر ماہ قریب سلخ آدم بخبر خیریت خواہند فرستاد۔ چون قبل از ارشاد مذکور آدم از آنجا رسیدہ۔ اکتفا اکتفائے حالاتے مصحوب او نمودہ' پس درین صورت لاچار است والآنہ بسلخ ہر ماہ آدمی از انجا روانہ می ساخت' چہ معنی دارد کہ بخلاف ارشاد بعمل می آید۔ دا ہمال بفرستادن آدم می کرد و نیز ارقام بود کہ بر بست وپنجم این ماہ خبر خیریت آنجا خواہند فرستاد۔ واگر ہمین پنو آدم مرسول زود روانہ شود تا بدست ہمین

نویسند که غرهٔ رجب قصداً آنطرف نموده آید - چنانچه امروز که هفدهم این ماه
همان بنو آدم آمده ظاهر نمود که فردای هژدهم است - روانهٔ آنطرف می شوم
بنا بر موجب ارشاد عرایض اخبار عافیت اینجای مصحوب او حواله ساختم
خواهد گذرانید و به همین آدم ملتقی گشته فرستادن دیگری را موقوف نمود -
و چون مرقوم بود که از طرف مردم محل غیر از بندگی بیای می باشد - بنابرآن
اوشان عریضه ملفوف نیاز نامه ارسال داشته اند - بنظر اقدس خواهد
گذشت و از اظهار اوشان ظاهر شد که از ابتدای ..... حال بنوعی
از جانب آنحضرت خفگی گاهی بخاطر راه یافته است - و مرقوم بود که جواب
مطالب اکثر فوت می کنید - قبلهٔ من! آنچه که ضرورت است بمقدور معروض می نماید
شاید چیزی گاهی به سهو بشریت در نوشتن فرومانده باشد معاف فرمایند
و یا بعضی مطالب که به سبب دریافت مرقوم می شود آنرا دریافت حاصل می نماید
چون جواب آن ظاهر و روشن تر می باشد، به تطویل اظهار آن مقدوع
گشتن ترک ادب می بیند میگذارد و وجوه عدم ارقام عالی جانب میان
پیرعلی و نوازش ارقام دعا منضم خط اندرون و عدم ارسال عرض احوال
میان موصوف که مرقوم بود معلوم نمود - میان موصوف مکرر دو سه عرائض ارسال
داشتند - شاید بسبب قصور حامل آنها نرسیده باشند یا پس و پیش
بگذرند و به در ماهه داران موافق قاعده برحسب رسم مقرری به عمل خواهد آمد
و مزاج و دل مردم محل از جانب آنحضرت بهمه وجوه به نیاز و صاف است -
و احوال قاسم علی خان به میر هادی و میان پیرعلی برطبق رسانیده شد -
و ۱۰ اندرون فرمائش دستار برائے میان پیرعلی بتاکید و تکرار است -
و سوای آن هرچه بمزاج اقدس برسد کو دی روز که شانزدهم بود میان
غلام مصطفی جیو برای زیارت حضرت خواجه بزرگ همراه چهری بدرگاه
خواجه قطب الاقطاب بمقام نمودند - بنده هم همراه بود، چنانچه امروز

Marfat.com
Marfat.com

کہ ہفدہم است او شان را پیشتر ازان جائے روانہ ساختم و بہ شہر رسیدم و عرض مرقومہ یازدہم مع محمد مراد کہ روانہ ساختہ بود در ینجا ماندہ بود درین خط ملفوف است، خواہد رسید۔ دیگر ہمہ وجوہ خیریت است۔ زیادہ بندگی، بندگی، بندگی۔

بجمیع خورد و کلان آنجا از اینجا بندگی و سلام نیاز قبول باد۔ و جمیع خورد و کلان اینجا از ہنود و اہل اسلام آداب بندگی و رسوم سلام پیام بجا می آرند۔

۱۱۵

قبلۂ حاجات و کعبۂ مرادات سلمہم اللہ تعالیٰ

بعد عرض سلام مشہود رائے فیض رائے می گرداند۔ احوال ضعیف مقرون بحمد است و سلامتی ذات والا صفات از درگاہ سبحانہ ہمیشہ مستدعی، بحسب اتفاق نواب محمد قاسم خان بہادر از اترصدی (اتر چینیڈی) وارد لبولی شدہ، چون سبحان شاہ را سرراہ یافتہ عریضہ مرسل خدمت نمودہ، یقین کہ از احوال عاجز ذات مبارک از توجہات ظاہری و باطنی غافل نخواہد بود۔ چنانچہ از تشریف فرمودن حضرت در شہر تسلی کلی گردیدہ۔ ہنوز استحکام ماندن خود در اینجا چندان بنظر نیامدہ کہ احوال خود را مفصل می نوشت لیکن نواب مذکور را شایق و ثنا خوان جناب مبارک یافتہ۔ چنانچہ می گفتند کہ اگر او سبحانہ جمعیت خاطر بدہد، دل بے اختیار می خواہد کہ ہر روز مستفید خدمت گردد، و این را میرزا اسمعیل زبانی نواب نقل می کردند۔ ضعف دران روز حاضر نبود۔ بہر صورت در کمال اشتیاق ہستند۔ اکثر مولوی کلیم اللہ صاحب را دیدہ و ارادت ایشان را در جناب عالی

یافتہ اکثر مستفیض خدمت می شود۔ امید کہ این مہجور از سرفراز نامہ و دعائے خیر فراموش نہ فرمایند۔ عذر کاغذ و انشاء معاف۔

۱۱۶

نحمدہ و نصلی و نسلم۔

مخدومنا و شفیقنا و عطوفنا و ملاذنا و معاذنا اعاذک من کل مایکرہ و صانک عما سائک و یحفظ ساحتک الفوز بالمومن و الطلع المنضود الموعود انکان ممکنا فارسلوا الینا باستعلم الوجود بلطفکم المحمود والسلام علیکم و علی کل من عبد المعبود والصلوۃ علی من اسمہ فی الارض محمدؐ وفی السماء محمودؐ و علی آلہ و اصحابہ ذوی العز الممدود والشرف المحسود و علی اتباعہ الذین فی جباہہم اثر السجود۔ یا مخدومنا بحسب الاتفاق وظہور التمنا والاستدعا والاشتیاق من قاسم علی خان ذوالاخلاق ان یقع الملاقات قولوا لہ احوالنا ما ہو المعلوم فی خدمتکم وقولوا کما ارسل الی لبعض الاشخاص یرسل الینا مبلغا معتدا حتی اجمع لہ الجنود من الرکبان والفوارس والرجالہ فاما موجود وصلح بینہ وبین المرہتہ (مرہٹہ) فیحصل لہ باصلاحہم کل موقصود ویرجع الیہ المقصود والرابط التی بیننا وبین المرہتہ معلوم فی خدمتکم الشریف تم الکلام ثم السلام علی سید الانام۔

Marfat.com

۱۱۷

حضرت صاحبی مشفق کرم فرمای نیازمند سلامت

بعد عرض نیاز مکشوف ضمیر منیر می گرداند احوال نیازمند را بچشم خود در سنبھل معاینہ فرمودہ بودند بہمان نہج است۔ خواستہ بود کہ بہ شہر رسیدہ، سعادت خدمت حاصل نماید لیکن بہ سبب بعض موانع رسیدن شاہجہان آباد در توقف است۔ توقع کہ تا رسیدن نیازمند بخدمت شریف از دعای خیر عاصی را یاد فرمودہ باشند کہ تا از یمن برکت ادعیۂ آن صاحب شافی مطلق شفاء کامل عطا فرماید۔ و ہر مکان آن ضلع کہ پسند خاطر عاطر گردد ایمای رود تا بہ ترمیم و تعمیر آن پرداختہ شود۔ زیادہ ہرچہ نویسد و اشتیاق خدمت شریف است و بس۔

۱۱۸

مرزا صاحب مشفق قدردان فیض رسان سلامت

بعد سلام و نیاز و آرزوے حصول مواصلت کہ اہم مطالب و اقصی مقاصد است مشہود بضمیر ہدایت پذیر می گرداند کہ از استماع تشریف فرمودن سامی بسیار خوشی خاطر حاصل شدہ و دل مشتاق حصول ملاقات کہ فوائد عقبی است زیادہ از حد گردیدہ، او سبحانہ تعالی جل شانہ سببی سازد کہ مستفیض خدمت گردیدہ و فائدہ دینی حاصل سازد توقع تا حصول خدمت فیض درجت بعنایت نامجات مشعر بخیریت حال فیض مآل یاد و شاد می فرمودہ باشند کہ باعث سعادت و اطمینان خاطر تواند شد و سابق عریضۂ نیازنامہ

Marfat.com

مع آدم نواب صاحب ارشاد خان جیو ارسال نموده از نظر اشرف گذشته باشد۔ زیاده چه عرض نماید۔

۱۱۹

مرزا صاحب مشفق مهربان کرم فرمائے محبان سلامت

بعد اشتیاق ملاقات مسرت آیات واضح ضمیر منیر باد۔ قبل ازین احوال طبیعت مفصل مرقوم نموده بود۔ الحمد لله که نسبت سابق فی الجمله رو به افاقه آورده، امید از شافی حقیقی آن دارد که العوارض بالکلیه رفع گردد۔ توقع از آنصاحب آن دارم که در دعاء خیر یاد آورده باشم که دعاء بزرگان باعث سود و بهبود هر دو جهان است و موجب رفع امراض ظاهر و پنهان۔ زیاده چه مصدع گردد، والسلام۔

۱۲۰

فیاض زمان حضرت میان صاحب پیر و مرشد مدظله العالی

بعد ادائے آداب تسلیمات بجا آورده معروض می دارد که بتاریخ هفتم شهر رجب المرجب به خیریت به پیلی بهیت مع خورد و کلان خیریت است۔ کلیه سلامتی آن ذات والا صفات شب و روز از درگاه کریم و کارساز مدام مطلوب دارد، امید که به دعاء ظاهر و باطن یاد می فرموده باشند۔ زیاده چه عرض نماید و بندگی غلام ابراهیم بعد عجز و نیاز قدمبوس برسد۔ و خواجه احمد و رحیم الدین و فیض الله قدمبوس برسد۔

Marfat.com

۱۲۱

حضرت صاحبی قبلۂ دوجہان سلمہ اللہ تعالیٰ

پس از آرزوے ملازمت سراپا افادیت معروض می رساند۔ اینجا بفضل الٰہی خیریت است۔ صحت ذات میمنت آیات ہمیشہ از درگاہ اللہ مسئلت نمودہ می آید۔ حق تعالیٰ بخیریت طرفین عن قریب حصول ملازمت سامی میسر گرداند بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد امیدوار است کہ از...... یادآوری این عاصی فراموش نشود۔ بیاد عالی ہمہ مخلصان است۔ زیادہ چہ عرض نماید۔ غلام زادہ فتح علی، فتح اللہ، ابوالفتح وغیرہ او تسلیمات بجای آرند اکرام الدین، کریم الدین، حسام الدین بندگی می رسانند۔ غلام محمد مع مادرِ خود وغیرہ ہا تسلیمات معروض می دارند۔ صاحبی میاں پیر علی سلمہ اللہ تعالیٰ اسلام خوانند۔ میاں معصوم، میاں عبدالحی سلام می رسانند۔

۱۲۲

حضرت میرزا صاحب و قبلہ فیض رسان...... سلمہ الرحمان سلامت

بعد سلام نیاز و آرزوے حصول مواصلت کہ نہایتے ندارد، مشہود ضمیر منیر می گرداند کہ نظر یک جہتی و یک دلی حضرت کہ با قبلہ گاہی بندہ بود کردہ، اظہار می نماید کہ احوال شاہجہان آباد بر راے عالی روشن است کہ اوقات اوراد و اشغال نہایت بہ تنگی رسیدہ، مولوی صاحب نظر محمد جیو توجہ فرمودہ، یک خط بہ حافظ صاحب بہادر در باب اینکس نوشتہ، بندہ را رخصت کردہ اند۔ نوشتہ اند کہ چیزے بطریق یومیہ مقرر کردہ، مکان

جایداد معین سازند کہ بخاطر جمعی در یادِ الٰہی مشغول باشند۔ امید از
ذاتِ عالی نیز آن است ...... کہ ہمیں خط خود بہ حافظ صاحب بنویسند
و یکے از مریدان و آشنایانِ راسخ را بر نگارند کہ مدعاے بندہ بہ اعزاز
کنانند۔ و تمامی رویدادِ بندہ میاں سید رحیم الدین کہ مشرفِ خدمت می شوند
گذارش خواہند کرد۔ امید کہ بر طبقِ آن توجہ خواہند فرمود۔ زیادہ نگارش
ترکِ ادب است، والسلام۔

۱۲۳

قبلۂ گیہان، کعبۂ دو جہان سلمہ الرحمان

از کمترین عبودیت التیام صد سلام (کذا)[1] بعد ادائے آرزوئے ملازمت
اکسیر خاصیت و تمنائے استعمال فوائد حضور کرم ظہور کہ تا مرتبۂ نیست
کہ در تحریر و تقریر آید۔ معروض رائے ملک رائے گردانیدہ می آید۔ دو دفعہ
کرامت نامہ فیض نشانہ متضمن ...... از تقریر مقصود حاضر بودن نیازمند
ورود فرمودہ معزز و ممتاز نمود۔ انشاء اللہ تعالیٰ عن قریب از فضل
وکرم مجیب الدعوات و آنحضرت آنان راہ بود، رسیدہ مستحصل خدمت
فیض درجت می گردد۔ لیکن امیدوار است کہ از سرفراز نامۂ قوت بخش بے ہمتان
سرفراز و ممتاز می فرمودہ باشند کہ درین فکر موجب زندگانی شود۔
و آنکہ در بابِ حقیقۃ مرقوم قلم گوہر رقم بود احوال آن ......
بالمشافہہ عرض خواہد شد۔ دیگر التماس دارد۔ اگر اشعار آنعالی قدرے
مرحمت شود، عین نوازش بود، زیادہ بجز بندگی۔ بیتے یاد آمدہ

یار در دل بادہ بر کف جان بلب ۔ بیش ازین یاران چہ سازم حرز جان

---

[1] یہ "چیندرام" ہو سکتا ہے۔

۱۲۴

قبلہ قدردان صاحب کعبۂ دوجہان فیض رسان بندگان سلامت

آداب بندگی بجا آوردہ معروض می دارد۔ دو دفعہ عنایت عالی را...... می رساند معزز و سربلند گردانید۔ از محوائے مضمون فرض منقوش آتش بے قراری بلندی گرفت حق تعالٰے آرزوے دلہا زود برین جلوہ ظہور نماید ممکن از ورود وثیقہ...... سربلندی قدرے تسلی مضطر می شود۔ گاہ گاہ سرفراز و سربلند می فرمودہ باشند۔ و دران کارکن لالہ صاحب لالہ نصراللہ جیو آزردہ دل ہستند، ان شاء اللہ تعالٰی امید واثق است کہ درعرصۂ چند روز...... می رساند۔ تسلی والدۂ خانہ زاد ضرورت است۔ بندہ اگر زندگی است مارا ازین قسم...... وصول خواہد شد۔ زیادہ بجز بندگی چہ جرات نماید۔ مکرر آنکہ...... بخدمت فیض درجت والدہ صاحبہ کہ یاد می فرمایند بندگی و کورنش بصد نیاز قبول باد۔......

۱۲۵

قبلۂ من سلامت بعد ہزاران نیاز عرض بموقف باریافتگان حضور پرنور می رساند۔ شاہ سالم برائے ملاقات بندہ در امروہہ آمد۔ چند روز توقف نمودہ، روزے بر باطن ایشان حق تعالٰی مرا آگاہ گردانید۔ حلقہ ہائے مقامات ایشان بے نور محض بہ نظر درآمدند۔ دو بار مکرر اتفاق افتاد۔ من حیران ماندم از ایشان تفتیش احوال نمودم۔ شاہ جیو ظاہر ساختند کہ مرزا صاحب قبلہ بہ نواب ارشد خان می فرمودکہ ایشان کسب از مرنو بکنند۔ من برائے مصلحت پیش شما آمدہ ام کہ می خواہم بجناب عالی در شاہجہان آباد بروم لیکن

می ترسم کہ بے امر عالی ردم دربار ...... امید کہ بر الطاف و نوازش قدیمانہ
خود نظر نمودہ کہ از جوانی تا پیری بخدمت عالی صرف نمودہ و بجز جناب عالی
کسے منظور نظر او نیست و محبت بندگان عالی تمام دارد تقصیرات او عفو شود
و ارشاد گردد کہ در انجا قدوم را از سر ساختہ بجناب عالی مشرف گردد۔
در چند روز ہمہ مقامات ایشان بہ نظر کرم ہا تور نمودہ با جازت نامہ بہر جا
کہ ارشاد شود در انجا بنشیند کہ از توجہات عالی بقیہ عمر او صرف بیاد الٰہی
نماید۔ و دیگران رو بر... آگاہ سازد و فرصت ...... کہ روبرو التماس
نماید... (نماز) پنجگانہ کہ از عالم امر است و اصول اینہا فرق العرش کہ بلا
مکانیت موصوف است .... پیوستن باعتبار استعدادے
معرفت کہ درین لطائف او سبحانہ تعالیٰ نہادہ است آن استعداد صعود
نمودہ باصل خود پیوندد و لطائف بہ سینہ می ماند و آنچہ بہ نظر عالی می درآید
ارشاد فرمایند۔ و در حق ہمسایہ فقیر کہ ارادت بجناب عالی (دارد) توجہ
مبذول شود کہ نصیب او تقویٰ گردد۔ مجبوری کہ ہست ہست، زیادہ
چہ عرض نماید۔

۱۲۶

بجناب فیض مآب حضرت صاحب قبلہ و کعبۂ نیاز مندان دام (فضائلہم)
معروض می دارد از خدمت فیض درجت مرخص گردیدہ بہ بدرقۂ فضل الٰہی
و توجہ حضرات عالیات بعافیت تمام بہ فرخ نگر رسید۔ مرا چنانکہ
موجب این حرکت بود، علاج کرد۔ بہ توجہ خاص حضرت کہ در ہمہ حال
شامل حال این غلام است، شفاے کہ باید رو نمود۔ ہر چند درین ظلمت کدہ
کون اوقات گذاری می نماید لیکن شب و روز از جناب مفضل حقیقی مسئلے

۱۹۵

دارد کہ وجہ معاشے در شہر دست دہد کہ بخاطر جمع تحت اقدام حضرت بودہ کہ این چند انفاس باقیہ را بہ انصرام رساند و تحصیل مآرب ہائے اُخروی نماید ۔ انشاء اللہ بعد چندے بہ قدمبوسی مستفید گردد ۔ واجب بود بعرض رسانید ۔

میاں پیر علی صاحب سلام شوق مطالعہ فرمایند ۔ بجمیع مسترشدان مجلس منیف سلام و نیاز می رساند ۔

بجناب عالیہ حضرت والدہ صاحبہ بندگی بصد نیاز ۔

۱۲۷

حضرت و قبلہ خدا و ند خدا آگاہ فیض رسان عالم دعا لمیان سلمہ اللہ تعالیٰ

بعد ابراز مراسم نیاز و آرزوئے قدمبوسی شریف کہ زیادہ از حد است بتقدیم رسانیدہ معروض رائے فیض پیرا سے می گرداند ۔ نوازش نامۂ عطامی کہ از روی غلام پروری بہ تفضلات بے غایات بنام خلیفہ فیض اللہ جیو و این غلام در مقدمہ تعہد لومیہ مولوی صاحب شاء اللہ جیو از روشن خان عنایت شدہ بود ، عز ورود نمود ، معزز و ممتاز گردانید ۔ چنانچہ مرقومہ مفصل معلوم شد ۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ ذات مبارک را با این ہمہ کرم و فضل دیرگاہ سلامت باکرامت داراد ۔ خلیفہ موصوف پیش از ورود عنایت نامہ بہ ارادۂ قدمبوسی والا روانہ ستنبل شدہ ، رجا کہ بفضل خدا بخیر و خوبی رسیدہ قدمبوسی شریف نمودہ باشد ۔ فدوی حسب الارقام عالی بنا بر مہربانی لومیۂ مولوی معز اللہ بروشن خان بحضور خانصاحب بہادر بسیار از بسیار لتعہد نمودہ خان مذکور ظاہر ساخت کہ تمام اہلکاران را بنا بر فہمانیدن کاغذ سرکار در لسبولی طلب داشتہ ام ، درینجا کارندہ نیست کہ خط نوشتہ بفرستم

کہ یومیہ مولوی موصوف رسانیدہ و بندہ بعد از فراغت کاغذ بعرصہ برخہ سنبھل رسیدہ۔ یومیہ مولوی صاحب دام دام بے باق کردہ خواہم حال آیندہ ماہ بماہ رسانیدہ خواہد شد۔ خداوندمن! خان مذکور نیز زود از حضور مرخص سنبھل می شود، در ینجا رسیدہ یومیہ مذکور ادا خواہد نمود۔ امیدوار فضل وکرم آنست کہ فدوی در ہر حال غلام و خادم جناب عالی تصور شدہ، ہموارہ تا حصول قدمبوس عالی بصدور نوازش نامجات عطای مشتر بر کار خدمات معزز و ممتاز می شدہ باشند کہ باعث سعادت غلام آزان متصور است۔ زیادہ چہ عرض نماید۔

بعالی خدمت نواب صاحب قدردان فیض رسان نواب ارشاد خان بہادر آداب نیاز قبول باد۔ خان صاحب محمد جیو و خلیفہ فیض اللہ جیو سلام بندگی مطالعہ نمایند۔

۱۲۸

ہوالعزیز

بموقف عرض خدام ملائک احترام حضرت صاحب و قبلہ مدظلہ العالی می رساند۔ آداب تسلیمات و داب کورنشات زیادہ یارا ے ادا ے دارد کہ ہموارہ بندگان آستانہ عرش اقران را بر نیاز بعتبۂ عقیدت و ارادت افتادہ و غائبیہ بدوش در بندگی ایستادہ، لب اظہار سود ادب است۔ پس عرض احوال مناسب است کہ از روز عزیمت کمر بستگان بارگاہ کہ باین جایگاہ رونق افزا ے شدہ، کلبۂ احزان ہجران تیرہ و آہ با نالہ ہم ضفیر۔ او سنجایش زود ترین بہ شرف قدمبوس فائز فرماید۔ بارے بہ نوید عافیت مزاج اقدس کہ از خطوط اندرون و بیرون جان ناتوان بہ تابوت قالب افتادہ می ماند۔ اما رقم عاطفت چون باسم این کم سعادت سواد بخش صفحۂ کاغذ

Marfat.com

نمی گردد موجب تفاوت اعمال و افعال خود دانسته دست انفعال هم بدامن افضال دراز می کند - ع ہم در تو گریزم ار گریزم
کہ واقعی این ہمہ چشم نمائی ناشائستگی ہاے من است ، سزاے بدکاریہا ست
لیکن از ابر فیوضات عالیہ مترجی شست وشوہاے آنہاست -
چراکہ غائبانہ از تفقدات و کرم کریم ما دریغ نمی فرمایند - یکے از انہا
این است کہ بعنایت یک روپیہ معرفت شیخ سرمباہات بلند ساختہ
بہ تسلی پرداختہ و مزاج اندرون محل بہ سبب استعمال ما ء الجبن باصلاح
تمام آمدہ - دو سہ مسہل خوردہ شدہ ، اما اخلاطے کہ باید برآمد نشدہ ،
معالج در تدبیر جلاب دیگر است ، اما آثار صلاحیت آنست کہ اکثر اوراد
ذکر عالی از سر نیاز ادا می فرمایند - باقی کیفیت زبانی محمد مراد بسماع عالی
خواہد آمد ، در این سال شدت سودا و خفقان در غلام بیشتر است -
ظاہرا این ہمہ از بُعد خدمت است و یا خود آن صدمات دورانی و احتیاجات
این و آنی دامن گیر حال است - چون تصور دست خود بہ دامن توسل عالی
متصور می کند ، صورت جمعیت بہم می رسد - اللّٰہم زدنا یقینا - زیادہ
حد ادب -

بخدمت نواب صاحب مدظلہ العالی عرض کورنش قبول باد -
و بخدمت ارشد خان صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سلام نیاز قبول باد و میان
ظفر علی و محمد علی سلام اشتیاق مطالعہ نمایند - دیگر بہ ہمہ صاحبان سلام
شوق قبول باد - دوہرہ حسب حال معروض جناب عالی ے

بیلی چنبیلی کیورا سبہی سکبہ باس
اس ڈوبری ڈوب کو میگہہ تہاری آس

بے گنا ہم و امید مرحمت دارم   مرا بہ سادہ دلی ہاے من توان بخشید

و مردمان خانۂ غلام عرض بندگی بہ نیاز تمام معروض می دارند -

۱۲۹

حامداً و مصلیاً

حضرت صاحب و قبله قدردان دام افضالکم بعد اظهار مراتب آرزومندی معروض می دارد۔ احوال بنده در خور شکر است ۔ و اوقات به خیر می گذرد ۔ درین ولا به استماع قدرشناسی و طلب بجانب ہندوستان و صیت ہمت نواب قاسم علی خان و دریافت عقیدت نواب صاحب موصوف بجناب سامی، خیال روزگار در سر این بے سر و پا پیچیده، ہر چند تحریر فقیر درین باب به والاخدمت تحصیل حاصل است که خود رفاه و صلاح نیازمند منظور دارند، لیکن احتیاطاً یاد ده شد۔ اگر خواہش نواب مذکور درست است و بخاطر مبارک مناسب بود و مساعده معقول با رغبت تمام خودش ممکن بود با ہر قدر مردم بجنب مامور خواہند کرد، از اطراف و شہر که با حضرت والا شہید و رفیق بودند و اخلاص داشتند، ہزار دو ہزار با اسپ و بے اسپ و پیاده و سوار سوائے نیز ممکن است ۔ لیکن بدون مساعدهٔ برخاستن و کوشش بے دست و پایان متعذر است و چند کس چنیں اعزه سردار نشسته اند که برائے آنہا پروانه علیحده و مساعده باید۔ این ہمه بنا بر اطلاع معروض داشته ام ۔ معہذا در آنچه سود و بہبود نیازمند بود و بنائے تراضی افتاده بوجه احسن صورت کرده باید به عمل آید ۔ دیگر مراتب بجناب عالی چه طرازد ۔ تا حصول سعادت ملازمت به عنایت نامه معزز می شده باشند ۔ زیاده نوشتن از مراتب نیاز کم است ۔ قبلهٔ من ! مرزا کاتب علی جیو... ..معتقد اند ۔ بنا بر نوکری آن طرفہا می رسند ۔ سفارش ایشان به

Marfat.com

ارشاد خان صاحب یا ہر کہ مناسب بود باید فرمود، تا .... مشسلک شود[1]

۱۳۰

قبلہ و کعبہ مدظلہ العالی

بعد از عرض آداب تسلیمات عرض می رساند۔ ازاں روز یکہ از خدمت عالی رخصت شدہ، روانۂ شاہ آباد شدم۔ در لسولی رسیدہ در انتظار آدم یک مقام کردم۔ سوائے یک لوئی سیاہ نزد وے چیزے دیگر نبود درین اثنا، نوازش نامہ بنام محمد خان صاحب پرتو نزول بخشیدہ مرصوف آدم مشخص کردہ بودند۔ حسب .... سید نور اللہ الحسینی جانصاحب بعزم لشکر بندگان عالی در لسولی وارد شدند برفاقت ایشان بآرام تمام سواری ہم میسر شد۔ احقر مع الخیر رسید۔ محض بہ فضل الجناب بدرقہ حسب دل خواہ بہم رسید۔ تا تحریر بست و سوم شہر حال ہمہ وابستہ بخیر و عافیت اند۔ درین ایام میاں غلام امام عازم شہر شدہ اند۔ از مدتے ارادہ داشتند حالا رخصت غائبانہ درخواستہ بخدمت حضرت مولوی صاحب می رسند۔ مرکوز خاطر ایشان مشروحاً زبانی واضح رائے شریف خواہد شد و خبر داخل شدن آنحضرت بہ شاہجہان آباد زبانی میر نور اللہ معلوم شد۔ نہایت اطمینان و سرور حاصل گشت و خبر کوچ بندگان عالی اشتہار تام دارد۔ چنانچہ جھنڈہ برآمدہ خودش ہنوز تاریخ کوچ مشخص نکردہ، شاید دیر یا زود عن قریب شود۔ چون غلام بحضور اندک سعادت اندوز گشتہ نہایت از قلیب بودن خویش متاسف برگشتہ، او سبحانہ، سببے سازد تا زود سعادت قدمبوسی

---

[1] مجموعہ ہذا کا مکتوب ۹۰ و حضرت مظہر" کی طرف سے میر عبد الباقی کے نام ہے اسی سلسلے کا معلوم ہوتا ہے۔

حسب دل خواہ مستعد گردد۔ دیگر جمیع وابستہ ہائے مایدہ قدمبوس و کورنش معروض می دارند قبول باد، زیادہ۔

۱۳۱

حضرت صاحب قبلہ فیض رسان صوری و معنوی سلامت

بعد ادائے آداب تسلیمات بعرض می رساند کہ نوازش نامۂ عالی مصحوب میر اسمٰعیل ورود فرمودہ جمعیت ہائے ظاہر و باطن بخشید۔ بدریافت مزاج مبارک شکر و سپاس الٰہی بہ تقدیم رسانید۔ الحمد للّٰہ ذی الفضل والکرم نوید تشریف فرمودن بہ سیر سنبھل بعد خشکی راہ ہا کہ ارشاد شدہ بود بہ امید خبر یافتن زود........ مسرتہا و تقویتہا کہ .... روزی شود آمین آمین آمین .... لاحق شدہ است۔ خصیہ جانب چپ آماسیدہ و بالیدہ گشتہ و بعض وقت درد شدیدہ می کند کہ از شام تا پگاہ مقدار چشم زدن قرارے نبودہ است و وجع مذکور منتقل ہم می شود۔ گاہے در عانہ تا قریب ناف و گاہے در ران چپ تا زانو، و گاہے بسوے گردہ انتقال می کند و رنگ بول گاہے بہ صفراہ گاہ بہ بے رنگی می شود و قبض طبیعت نیست، بہ تجویز بعضے فصد باسلیق نمودہ و اطلیہ و اضمدہ مثل پیہ بط و اکلیل الملک و کمون سیاہ و بنفشہ و بابونہ وغیرہ و بخور مانند ورق بنج و سپند بہ عمل آمدہ، روزے چند درد مطلق زائل گشتہ مگر وہمے باقی بود، و ورم قدرے ریلج نیز باقی بود۔ اکنون باز عود کردہ است۔ او کریم تعالیٰ بہ برکات انفاس شریف فضل خود فرماید۔

خط حضرت ابوالفتح صاحب و میاں مرید حسین صاحب سلمہما اللّٰہ تعالےٰ

ملفوف عرضی بہ نظر الور خواہد گذشت۔ جواب ملفوف سرفراز نامہ مرحمت گردد۔ امروز کہ سوم جمادی الاول است، احقر بہ درد دم گرفتار است، امید وار است ....

آرزوی قدمبوسی جناب عالی کہ اہم ترین مقاصد است .... ؎

۱۳۲

حضرت صاحب قبلہ فیض رسانِ صوری و معنوی سلامت

نوازش نامۂ عالی مصحوب زیرک ورود تفاخر فرمودہ، جمعیت بخش ظاہر و باطن گردید۔ بہ دریافت عافیت مزاج مبارک شکر و سپاس الٰہی بہ تقدیم رسانیدہ الحمدللہ حمداً کثیراً۔ ارشاد یافتہ بود کہ عنایت نامہ متضمن ورود ذات بابرکات درین نواحے بدست میر ولی اللہ بنام نیازمند ابلاغ فرمودہ شدہ قبلۂ دین و دنیاے من ہنوز میر ولی اللہ نہ رسانیدہ اند۔ و نیازمند ارادہ می داشت کہ اگر آن قبلہ این بار تشریف تا الور ہم بہ تقریبے خواہند فرمود احقر قدم از سر ساختہ سعادت پابوس حاصل خواہد ساخت لیکن از باعث عارضہ قدرت بر آن نیافت اگر مقدر است آیندہ را حق تعالیٰ نصیب خواہد کرد نوشتجات عالیہ کہ بنام حضرت ابوالفتح صاحب و میاں مرید حسین صاحب بودند رسانیدہ شدند۔ میاں مرید حسین صاحب در استرضاے والدہ ماجدہ خود یک گونہ تقصیری فرمایند و کار آسان را دشوار گرفتہ اند۔ و مادۂ اہلیہ ایشانست و والدۂ ایشان از سبب فرط محبت دیگر فرزندان را از گوشۂ خاطر محو ساختہ بایشان اقامت گزیدہ اند۔ سود راین باجب

؎ یہ، اور دیگر چند مکتوبات جا بجا سوختہ ہیں۔ اس لیے ان کی عبارت ناقص و نا تمام ہے۔

اگر صلاح بودہ باشد بہ نہج ارشاد باید کہ غمازی احقر بظہور نیاید[۱]
نسخۂ عالیہ کہ از راہ کمال کرم و احسان عنایت شدہ بود البتہ استعمال
کردہ خواہد شد۔ حق تعالیٰ موافق بسازاد۔ شکر این ما ہر دو بجای آریم۔
جاے نماز سنگل کوٹی درین وقت سوداگران بیا وردہ اند۔ یکے از خدمت
نواب صاحب قبلہ گاہے و دیگرے از دیگرے بدست آوردہ ارسال نمودہ
است۔ و یک ہنکے پینک سیاہ و سفید، و دو چکلے پیز ساختۂ اجمیری
ابلاغ داشتہ است۔ خدا بر ساند، امیدوار پذیرائیست۔ نواب صاحب
قبلہ گاہی چیزے بجناب آن قبلہ نوشتن فرمودہ اند، بحسب آن پرچہ
علیحدہ تحریر یافتہ، امید کہ جواب آن پرچۂ علیحدہ ارشاد شود۔
زیادہ جز آرزوے قدمبوسی چہ بعرض رساند۔ خدائے کریم میسر
فرماید بمنہ و کرمہ۔

۱۳۳

حضرت صاحب مشفق قدردان دستگیر دوجہان سلامت

بعد از لوازم عبودیت و بندگی بجا آوردہ، معروض بعالی خدمت می دارد۔
قبلۂ من! نیاز مند درین ولا چند روز بیماری کشیدہ ازین باعث از حصول
قدمبوسی محروم ماندہ الحال از فضل او سبحانہ و تعالیٰ و توجہ آن خدایگان
مزاج بندہ تندرست است۔ می خواستم کہ بخدمت عالی رسیدہ بشرف
ملازمت باشم۔ لاکن زبانی بیان اعلام رسول معلوم شد کہ خود بدولت بروز
یک شنبہ مراجعت بدہلی می فرمایند۔ ازین وجہ معلوم می شود کہ نیازمند
سمت بے نصیبیست کہ بارہا ارادۂ قدمبوسی نمودہ و از بدنصیبی خود
اتفاق نبود، زیادہ امیدوار توجہ آنحضرت چنان است کہ در حق این عاصی

---

[۱] کلمات طیبات کے مکتوب ۳۸ میں جو صاحبزادہ میر حسین کے نام ہے نقل ہے، لکھا ہے کہ "فقیر در معاملہ معلوم کردم کہ والدۂ شما در باغ نا خوش اند۔۔۔" منہ

پر توصیر توجہ باطنی می فرمودہ باشند۔ ؎

اک لہر لطف کی ہمیں بس ہے
غم کے دریا میں پار کرنے کو

زیادہ چہ التماس نماید۔

قبلہ سلامت! چادر مرسلہ و دو خط مع میاں غلام رسول نزد نیاز مند رسیدند۔ بخدمت شریف ارسال داشتہ است و قدرے سبز می آرد، بجناب عالی ارسال داشتہ، امید از توجہ آنحضرت چنان است کہ قبول شوند۔

۱۳۴

حضرت صاحب و قبلہ ام سلمہ اللہ تعالیٰ!

بعد از سلام سنت الاسلام مکشوف ضمیر منیر باد کہ این فقیر بعد از چہار ماہ لاچار شدہ در سنبھل آمدم۔ از سبب مناقشۂ برادران تا حال کاروبار در ماہ در سرکار حافظ رحمت خان نہ شدہ بود۔ الحال روبکار شدہ است۔ وقت رخصت در خدمت شریف اظہار کردہ بودم کہ یک رقعہ برائے محب اللہ خان[1] باین مضمون کہ دوندے خان نیز این فقیر وعدہ کردہ بود کہ مرا نزد خان بردہ بلاقات کنانیدہ اظہار بکنند و از نزد خود چیزے خدمت بکنند۔ و خبر خیریت والدہ بر عنایت نامہ بنویسند و نیز بایند کہ برخوردار بخیریت است۔ انشاء اللہ تعالیٰ خبر برگرفتہ می آید خاطر جمع دارند۔ از طرف فقیر اندرون خود سلام رسانند و بوبو حسنا را دعا رسانند۔ و خبر خیریت والدہ و برخوردار بنویسند۔ حضرت سلامت رقعہ برائے محب اللہ خان زود عنایت فرمایند۔

---

[1] پسر دوندے خان۔

۱۳۵

حضرت صاحب وقبلهٔ دارین من سلامت

بعد از تقدیم مراسم نیاز مندی بعرض می رساند - اینجا خیریت است - صحت ذات سامی از درگاه اِلٰه مستدعی است قبل ازین نیاز نامه ارسال داشته به نظر عالی گذشته باشد - همیشه سائر دوستان بیاد عالی تر زبان اند - حق تعالیٰ بخیریت طرفین حصول ملاقات راحت آیات محصل گرداناد بحرمة النبی و آله الامجاد - غلام زاده فتح الله ، فتح علی وغیره بندگی بجامی آرند - غلام محمد مع حمزه و عبدالله وغیره بندگی بجامی آرند - اکرام الدین معین خان حسام الدین ، کریم الدین تسلیمات بجامی آرند - سعادت قدسوس معروض می دارند - حاجی میان محمد معصوم جیو و میان عبدالقیوم بخیریت اند - سلام شوق می رسانند - غلام حاکر بندگی بجامی آرد -

۱۳۶

حضرت صاحب وقبلهٔ نیازمندان مدظلهم العالی

بعد عرض سلام و نیاز لا کلام مکشوف خدام ذوی الاحترام می گرداند که عنایت نامهٔ گرامی که مشتمل انواع تفضلات بود از ورود آن گویا جانی تازه در قالب آمده ، مژدهٔ قدوم میمنت لزوم مبارک که دران مرقوم بود - او تعالیٰ عن قریب باحسن وجوه به ظهور آرد که دولت ملازمت سراسر سعادت میسر گردد - قاضی القضات بموجب طلب امیر الامراء عازم آن سمت شده بودند - از خط ایشان معلوم شد که بعالی حضرت رسیده اند -

زیادہ چہ مصدع شود۔ والسلام۔

۱۳۷

بجناب فیض مآب حضرت صاحب قبلۂ کونین وکعبۂ دارین کامل ہادیٔ آگاہ دل می رساند۔ چون این کمترین ازان روزیکہ از خدمت سراسر سعادت رخص شدہ آمدہ قالب۔۔۔۔ وجان ۔۔۔۔۔۔ تعالیٰ شاہد حال است۔ از تحریر وتقریر بیرون است وہمیشہ دل متعلق بجناب عالی می باشد۔ لیکن بہ سبب امورات دنیوی کہ ناگزیر بودہ مقصر است۔ دعاء فرمایند کہ خلاصی یابد، مدام بخدمت سراسر سعادت فیض مآب باشد وباقی عمر گذارد۔

آرزو دارم کہ خاک آن قدم
توتیائے چشم سازم دم بدم

اے آنکہ توئی کعبۂ ارباب ارادت
گر روی سوے تو نمی آرم بکہ آرم

بہ اندرون تسلیمات می رسد۔ از کمترین ملا نہا سلام وتسلیمات می رسد

۱۳۸

زبدۃ الاصفیاء خلاصۃ الاتقیاء حضرت میرزا صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سلامت۔

بعد ابراز شوق کہ ما فوق آن متصور نیست، مکشوف راے نکو دُبیراے میگرداند کہ فقیر نعایت تحریر مستوجب حمد وصحت ذات

محبت صفات مطلوب ۔ ثانیاً این کہ مدت المدت گذشت کہ از احوال مسرت مآل آگاہی نیست و دل نگران ہمان جانب است ۔ بنا بران باشتیاق تمام متصدع میشود کہ آئندہ برخلاف ماضی بدست ہرکس خطوط کیفیت خود می نویسان باشند کہ تسکین دلی نمی تواند شد ۔ و درباب محبت اساس میاں محب اللہ پسر میاں محمد طاہر رسوخ تمام از قدیم الایام کہ بخدمت دارند ۔ نوشتن سفارش اینہا منظور است ۔ یقین کہ بموجب فیض عام آنچہ معتقد داشتہ باشند ۔ توجہ خواہند فرمود ۔ زیادہ ایام حلاوت مدام باد ۔

اشتیاق بحدیست کہ پایان نیست ، خواہش باطنی باشد ، ملاقات ممکن است ۔

۱۳۹

حضرت مشفق سلامت

از عزیزے کہ بحضور فقیر بخدمت شریف ظاہر نمودہ بود کہ شیخ قاسم جیو در باب ممانعت و غلام آن باشخاصے کہ ارادۂ برآمدن ازین بلدہ دارند ، بخدمت نواب امیر الامراء عرض نمودہ است ۔ استفسار فرمایند کہ درین باب چہ حکم رسید از دیروز ممانعت می شود ۔ شاید ہمین حکم رسیدہ باشد ۔ عرض ہرچہ آن عزیز اظہار نماید بہ مخلص اطلاع فرمایند ۔ و درین دو سہ روز آنچہ بسمع شریف رسیدہ باشد ، بہ مخلص آن نیز مطلع فرمایند ۔ جواب نوشتجات میر محمد مبین تا فردا نوشتہ بخدمت ارسال می نماید ، انشاء اللہ تعالیٰ سلمکم اللہ تعالیٰ وابقاکم ۔

۱۴۰

بجناب فیض مآب ...... مدظلہ العالی

گذارش مراتب عبودیت .... بسمت دارالخلافہ

مرۃً بعد اُخریٰ زبانی غلامان کہ باین طرف آمدہ بودند دریافتہ بود ازاں باز خطے کہ مشعر بر نوید لعافیت رسیدن بندگان عالی بہ منزلِ مقصود در رسیدہ بود یقین کہ وابستہ در سایۂ آفتاب پایہ بہ امن و امان واصلِ منزلِ مقصود شدہ باشند۔ و در امرے کہ متمنا شدہ بود بہ یُمن توجہ عالیہ امیداست کہ گرہ از کار بسہولت واشود و ہم چنین امیدوار است کہ شرفِ حصولِ دولتِ طریقہ نیز میسر آید کہ آں مقصد اقصیٰ و مطلب اعلیٰ است۔

صاحبانِ حلقہ سلام قبول فرمایند۔ زیادہ بجز تمنائے قدمبوس چہ عرض آید۔

بجناب حضرت والدہ مرشدہ دامت ظلہا عرض عبودیت می رسانند۔ میاں پیر علی سلام قبول فرمایند۔ مبارک النساء صبیۂ غلام مع والدۂ خود عرض قدمبوس معروض می دارد۔ اگرچہ لائق آں نیست کہ نامش علیحدہ بہ تحریر آید لیکن والدہ اش بسماجت درخواست کہ نام او راساً بعرض رسانند کہ ایں امر سبب سعادت و اعتبار او شود۔

۱۴۱

مظہرِ فضل و کرم، مصدرِ عطوفت و رحم، حضرت مرزا صاحب جیو مدظلہ العالی

باستماع نوید بهجت جاوید رونق بخشیدن ساحتِ بلدهٔ سنبهل
که درعین انتظار خبر فرحت اثر درگوش هوش این حلقه بگوش رسیده،
حقّا که بمجرد رسیدن این مژدهٔ راحت افزاے سویداے دل که مثل
آئینه از آتش مهاجرت مکدر بود به اصغاے این صیت روح بخش
زنگ را حک ساخته، حق تعالیٰ سببے سازد که عن قریب دیدار مظهر انوار
میسر آید۔

تر قصد آنست که گاہے این زمین بسولی را که بے قدوم بزرگان
مثل کاه رو بخشکی دارد، به یمن قدوم میمنت لزوم سرسبز و شاداب
گردد۔ وفدوی را یکے از غلامان صمیم تصور فرموده از گوشهٔ خاطر گرامی
محو و منسی نخواهد فرمود که حق تعالےٰ از دعاے سامی از هر الم
مبدل به راحت گرداند۔ زیاده چه عرض نماید۔

۱۴۲

آداب کورنشات بصد عجز و نیاز بجا آورده بعرض اقدس
اعلیٰ می رساند۔ غلام به فضل او سبحانه و به یمن توجه آنحضرت
قبلهٔ دین و دنیا بهمه وجوه بخ وابسته بعافیت است۔ بورود
نوازش نامه کرامت آمود مفتخر و مباهات اندوز گشت۔ آنچه عزم مبارک
به سمت پانی پت تحریر کلک دُرر سلک گردیده بود خیلے توحش غلام
شد۔ آرزوے و تمنا آن بود که شاید بطرف سنبهل عزم فرمایند۔ چون
ازین حدود بر متصل واقع است، بمجرد استماع آن به سعادت ملازمت
مشرف خواهم شد۔ حالا هم ان شاء الله تعالےٰ بعد انقضاے موسم برسات
ارادهٔ احقر مصمم است۔ هر جا که نزول برکت شمول خواهد بود، به

حصول شرف قدمبوسی مستسعد خواہد شد۔ و چون غلام را بہ لقب مجددی سرفراز فرمودند، شکر این تفضل عظمیٰ بکدام زبان بعرض رسانم و اداے کورنشات این تفضلات بجا می آرم۔ اگر ارشاد شود بمہر کندہ نمایم۔ و آنچہ فیصلہ با اندرون محل تحریر شدہ بود کمال سرور و اطمینان بہ پسر غلام حاصل شد۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔ و بخدمت جمیع یاران طریقت عرض سلام و بندگی و نیاز قبول باد۔
از نورالابصار محمد حکمت اللہ و والدہ اش آداب کورنشات بجا می آرند و حضرت والدہ صاحبہ و آپا صاحبہ کورنشات بعرض می رسانند۔ و مردم خانۂ احقر کورنشات بہ عجز و نیاز بعرض می رسانند۔

۱۴۳

بسم اللہ حامداً و مصلیاً
قبلۂ حقیقی برحق و کعبۂ تحقیقی مطلق، حضرت صاحب مدظلہٗ
از کمترین مسترشدان بعد از اداے آداب بندگی کہ شیوۂ عبودیت کیشان است و پیشۂ عقیدت اندیشان معروض راے عالی می گرداند فدوی را آرزوے قدمبوسی بہ مرتبۂ بود کہ بیان آن بہ بیان نمی آید و لبغز آن متعسر ہے

اگر از خدمت دورم بسے شرمندگی دارم
ولے فخری عجب ہستم کہ طوق بندگی دارم

لیکن بہ سبب عذر جلاب معتصر و مہجور الخدمت ماندم انشاء اللہ تعالےٰ از عقب بخدمت فیض درجت سراپا حصول سعادت جاودانی

شرف اندوز خواہم گردید۔ حق تعالےٰ آن سایہ را بر سر خادمان و فدویان سلامت دارا د۔ زیادہ بندگی و قدمبوسی۔

۱۴۴

بجناب مستطاب مستغنی الالقاب اسوہ برگزیدگان زمان سلمہ اللہ المنان۔

بعد عرض نیاز مصدع می شود کہ ناساعدیٔ ایام بمثل ما مردم از مدت است و بے جوہری این عاجز علاوہ مانع خریداری صاحبان ذی الاقتدار است مسموع شدہ کہ بندگان عالی نواب عالی جاہ او صلہ اللہ الےٰ ما یتمناہ بجناب ارشاد مآب عرض نیاز و اخلاص می فرمایند۔ خوشا حال سعادت مندی کہ بہ ذیل مکرمت پناہ آرد و چارہ کار بستہ خود را ازاں عقدہ کشاے دنیا و آخرۃ خواہد۔ الحاصل کہ نواب موصوف ہر چند آنچہ ارادہ داشتہ بالفعل موقوف معلوم می شود لیکن ظاہرا تلاش آنم کہ فی الجملہ سلیقۂ کاروبار دنیا داشتہ باشد، وازین احقر کہ سوائے نیازمندی آنجناب لیاقتے ندارد، اگر مناسب باشد در تدبیر رفاقت عقیدت مندی عالی جناب شان توجہ مبذول فرمایند۔ شاید ارادۂ مرا بہ مراد رسد۔ در صورت منظوریٔ این عرض و اجابت این حرف کہ بوساطت مکاتیب صورت تواں گرفت۔ بے استطاعتی نیازمند کہ بسبب ہرج مرج چندین سالہ سیما از ہنگام غارت عام وارد است یقین کہ ملحوظ خاطر عاطر خواہد بود کہ درین حالت ہا و بے اسبابی ہا بے مساعدتی برخواستن معلوم۔

زیادہ نیازمندی است والسلام والاکرام۔

Marfat.com

۱۲۵

حضرت پیر و مرشد برحق مدظلہٗ العالی

بعد ادای مراتب کورنش و تسلیم و تقدیم لوازم مدحت و تعظیم بعرض جناب فیض انتساب می رساند که به فضل الٰہی ہم قرین خیریت بوده خمس الاوقات بہ استدعای سلامت و بقای ذات فائض البرکات می گذراند۔ و حصول سعادت قدمبوس و دریافت شرف حضور کرامت معمور را از خدای عز و جل می خواہد۔ شانزدہم روز پنج شنبہ حضرت قبلہ گاہی[1] بہ بدرقۂ فضل الٰہی برای زیارت حضرت خواجہ بزرگ[2] قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز روانہ شدہ، امروز منزل سویم است، امید کہ بعرصۂ دو ماہ مراجعت مع الخیر شود۔ قبل ازیں صحیفۃ العنایت و الطاف نواب صاحب و قبلہ شرف صدور یافتہ بود، بنا بر ترددات سفر کہ از چند روز حیص مرض تمام لاحق بود، فرصت تحریر جواب نیافتہ، درین صورت امیدوار است کہ عذرے بوجہ وجیہ درین باب گذارش باید و ارشاد شود کہ جای شکایت نیست زیادہ حد ادب نزید۔ الٰہی ظل رافت عالی بر مفارق ادانی داعی مستدام الی یوم القیام باد۔

مردم محل و لحقہ باداے کورنش سعادت اندوز اند۔ روح الامین عرض تسلیمات دارد۔

---

[1] "میاں صاحب" (دیکھیے مکتوب ۱۲۱ مجموعہ ہذا) [2] خواجہ معین الدین اجمیری

۱۴۶

قبلۂ من ! عریضۂ نیاز مصحوب قاصد نواب صاحب قبلہ شاہجہان آباد
ارسال یافتہ بود، ازانجا باز پس آمد۔ الحال مع آدم خود با ہفتاد عدد
بیرہ (بیڑا) ابلاغ نمودہ است۔ از مبارک نظر خواہد گذشت۔ پستہ
اندرین ایام درینجا بہم نمی رسد کہ داخل بیرہ کردہ می شد۔
نوشتہ میر سلمان صاحب از دکن رسیدہ بود۔ ملفوف عرضی
از نظر مبارک گذشت۔ زیادہ جز بندگی چہ بعرض رساند۔

۱۴۷

قبلہ و کعبۂ راستان سلامت
رویداد اینجا برین نمط است۔ سابق سہ چہار روز بموجب جے نا
ساوان (کذا) بنوعے اشتہار شدہ بود کہ شاہنشاہ در پیشاور داخل
شدہ، بعد ازاں از زبانی دیگرے مردمان شنیدہ می شود کہ تا حال از
افواج چیزے انفصال نیافتہ کہ عبور دریاے اٹک نماید و درین ولا خبر است
کہ رگھنا تھہ راؤ مرہتہ از کوند معاملت نمودہ، در انتظار بیرہ راؤ
مذکور سیما نجا نزول دارد۔ بعد آمدن بیرہ راؤ مذکور ازانجا کوچ کردہ و از
کنات (گھاٹ) گھاٹ یعنی عبور دریا جمن ساختہ درمیان دو آب فساد نماید۔ ازین
سبب مردمان چیزے ہراس و خوف می کنند۔ زیادہ چہ عرض نماید۔

۱۴۸

هو الغنی

قبلہ و کعبۂ دین و ایمان سلامت

احوال فدوی تا تحریر عریضۂ نیاز کہ چہارم جمادی الثانی است، مع تبع و لواحق بخیریت است و خیریت آن قبلہ لیل و نہار مطلوب۔ سبب معتصر ماندن از خدمت گرامی ہنگامۂ شادی است۔ چنانچہ بر ضمیر منیر ہویدا است انشاء اللہ العزیز بعد فراغت شادی بخدمت فیض درجت رسیدہ، قصور معاف فرمایند۔ و آنچہ احوال روزگار فدوی با صاحب زادہ می گردد، اظہار احتیاج ندارد۔ بران قبلہ بوجہ احسن مبرہن است۔ در ایام شادی حافظ رحمت خان بہادر بہ آنولہ تشریف خواہند فرمود۔ طبیعت چنان می خواہد کہ اگر صورت روزگار با حافظ صاحب رو بدہد اولی است و موقوف بر مشورت آن قبلہ داشتہ، آدم را بخدمت گرامی رخصت نمودہ، ہرچہ درین باب درحق فدوی اصلح باشد ایماء فرمایند کہ بران عمل نماید۔ زیادہ بجز بندگی چہ نگارد۔ بخدمت نواب صاحب بندگی۔ و میاں ظفر علی صاحب و اخون عبدالرزاق و ملا نسیم و ملا غازی محمد و سبحان شاہ و جمیع حاضران مجلس سلام خوانند۔ از والدہ صاحبہ بندگی مطالعہ فرمایند۔ از عاصی دارین غلام حضرت بندگی مطالعہ فرمایند۔ ملا بہار بندگی می رسانند۔

حقیقت این است کہ بعد اخراج و تو زیع مردمان فرید آباد و غارت
افواج شاہ درانی محمد عظیم در سنبھل رسیدند و بعد چند ماہ دعوی حویلی محمود
باولی حد خود نمودند۔ چون روسائے سنبھل از نسب مشار الیہ اطلاع نداشتند۔
بر محضر مہر نہ نمودند۔ بعد چند روز میاں غلام فرید طبیب سرہ را بملاقات
ماسبق کہ در شاہجہان آباد اتفاق افتادہ بود و شیخ محمد اکرم و شیخ نصرت
یار امام مسجد جامع را بیقین پیوست۔ مہر بر محضر نا مبردہ نمودند و
معہذا نسب نامہ و مہر قاضی بلول کرد دیندار مو ثق بود در دست
دارند با وصف این اسناد و استشہاد ارباب شرع بہ احتمال
طعن مہر ہا می نمودند۔ بعد ہشت سال بگواہی جنگی خان چودھری و
سید حمزہ ساکن سرائے چودھری و اکثر شرفائے دہلی و سنبھل نسب ایشان
مقرر گشت۔ و با قرار حویلی بودن اقاصی و ادانی شہر از خان صاحب
امام الدین احمد خان تا چودھریان ہمہ بالاتفاق مقر اند۔ ارباب شرع
نیز مہر ہا بر محضر نمودند و روبروے خان صاحب بہادر اقرار کردند۔ چنانچہ
خان صاحب بہ روشن خان برائے اخراج غاصبان و قابض نمودن
محمد عظیم پروانگی دادند۔ اکنون روشن خان بسفارش کسے اغماض
می نماید، و می گوید کہ از غاصبان مچلکا یا نزدہ روز گرفتہ اند کہ
یا پروانہ خان صاحب بیمارند تا خالی شدہ بدہند۔ در صورت صداقت
مدعی و کذب مدعا علیہ و ثبوت حق مچلکا وغیرہ
خلاف از دین داری است۔

۱۵۰

خداوند نعمت!

بعد ادائے لوازم بندگی معروض می دارد - تا تحریر پنجم شهر جمادی الثانی
احوال ما جمیع غلامان بعافیت است - ازاں روزیکه درین جا آمده
است موافق معمول یک بار با نواب بملاقات میسر آمد - چنانچه
آن وقت از وکلائے مرہٹه بمشورت بود - حرف و حکایت بمیان
نیامده است - و تنخواه غلام که من جمله تنخواه محل بود - ازان جا
موقوف نموده، همراه سایر کرده اند - در صورت سابق هفت هشت
ماهه وصول می شد - در سایر چهار پنج ماهه سال تمام به وصول می آید -
به سبب دوستی میان مسرور تیک چند توقف نموده ام - و اگر
نه صورت گذران درانجا تلیل مواجب و عدم وصول معلوم
باری خدا رازق است - و از دو سه روز در حال
غلام عسکری خان از سر نو توجه نواب صاحب معلوم
میشود - چنانچه دیشب که گذشت پیش احمد خان
فرستاده بودند - پنجاه روپیه بدست آمد - و گرنه مطلق
التفات نبود - و نه برائے مجرا می رفت - مگر در سواری و
غلام امام بدستور سابق در سایر اخراجات که مطلق ذکر
در مجلس کسے نمی کنند - امروز فردا اراده آمدن پیش
مولوی نور الدین است - شاید قریب روانه میشود - حضرت
سلامت از تشریف آوردن نواب صاحب ارشاد
خان بهادر و عدم حصول سعادت ملازمت غلام

عجب انفعال گشته، والله بالله هرگاه که درینجا تشریف فرموده یعنی پیش
تجاور خان مطلق بغلام اطلاع نه شد والحال که میر مکهو صاحب تشریف
آوردند، غلام مستمند به سبب ناچاری ازین سعادت هم مقصر مانده
است۔ بجناب نواب صاحب عذرها فرمایند، تقصیر ما معاف شود۔ تاحال
فوج مرهته از کوه فراغت حاصل نه کرده است۔ و تا که از انجا مرهته کامیاب
شده برنمی گردد۔ نواب ازینجا کوچ نمی کند۔ و دستار و جواهر که برای
احمد خان[1] آورده بودند، دو سه روز است به مشورت حافظ الملک[2] پوشیدند
و عبدالله خان[3] فردا رخصت خواهد شد۔ احمد خان و حافظ و نواب و راگهو
(راگهو[4]) متفق علیه اند۔ حافظ محمد سرور آداب کورنشات بجا میآرد۔

---

[1] نواب احمد خان بنگش والی فرخ آباد [2] حافظ رحمت خان [3] نواب
عبدالله خان پسر نواب علی محمد خان [4] مرهته سردار

مکتوبات متوسلین حضرت مظہرؒ

(فیما بینہم)

سلسلۂ مکتوباتیکہ سالکان و احباب حضرت مظہرؒ فیما بینہم نوشتہ اند

[ذیل کے مکتوبات (مکتوب ۱۵۱ تا ۱۷۲ جو حضرت مظہرؒ
کے متوسلین نے ایک دوسرے کو لکھے ہیں) میں پہلے دو یعنی
۱۵۱ اور ۱۵۲ کسی "میر صاحب جیو" کے نام ہیں۔
مکتوب ۱۵۷ بھی انہی کے نام ہے اور خیال ہوتا ہے کہ
مکتوب ۱۹۶ کے "میر صاحب" بھی وہی "میر صاحب جیو"
ہوں گے۔

"میر صاحب جیو" کے نام مکتوب ۱۵۱ جن "شاہ
محمد" کی طرف سے لکھا گیا ہے ان کا ذکر کلمات طیبات
کے مکتوب ۶۶ بنام غلام عسکری خاں میں ملتا ہے
غلام عسکری خاں نواب عماد الملک کی سرکار
سے وابستہ تھے اور شاہ محمد بھی۔ حضرت مظہر
غلام عسکری خاں کو لکھتے ہیں: "مسموع شد کہ
نواب وظائف قلیلۂ رفیقان خود را کہ وجود ہر یکے
از اینہا فائدہ دیگر دارد، بنا بر عدم حاضری موقوف
می نمایند، چنانچہ وظیفۂ شاہ محمد کہ از یاران
طریقہ است داخل ذیل موقوفان بندہ۔ اگر نواب میر
بگوشید کہ بنابر دولت خواہی این قاعدہ را موقوف نمایند
کہ ضرر دارد" (مکتوب ۶۶)۔ شاہ محمد کے مکتوب میں
"حضرت میر صاحب جیو" کو اطلاع دی گئی ہے کہ آپ کی سفارش پر
دو شخصوں، حافظ محمد یوسف اور حافظ فتح اللہ کو جگہ دلوادی گئی ہے
اسی مکتوب میں بخشی کی طرف سے بطور صفائی کچھ لکھا گیا ہے۔ یہ بخشی،

نواب عماد الملک ہی کی سرکار سے متعلق ہوں گے۔
مکتوب ۱۵۲ میں "صاحبزادہ والا قدر محمد ناصر جیو" کا ذکر ہے۔ یہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کی نسل سے ہوں گے مکتوب ۱۵۳ کے مکتوب الیہ "نعمت اللہ" ممکن ہے کہ وہی صاحب ہوں جنکے نام حضرت مظہر کا ایک مکتوب محترم عبدالرزاق قریشی کے مجموعے میں ہے انھیں حضرت مظہر نے مولوی نعمت لکھا ہے۔
غلام حسن کے دو مکتوبات مولوی عبدالرزاق کے نام ہیں۔ یہ غلام حسن سرہند کے رہنے والے تھے۔ اور میاں غلام قادر شاہ سے بیعت تھے جیسا کہ مکتوب ۱۵۶ سے ظاہر ہے مگر حضرت مظہر سے بھی تعلق رکھتے تھے جیسا کہ اخوند محمد نسیم کے نام ان کے مکتوب (مکتوب ۱۹۱ مجموعۂ ہذا) سے بخوبی واضح ہے۔
مقامات مظہری میں حضرت مظہر کے خلفاء کے ذیل میں غلام حسن نام کے جن بزرگ کا ذکر ہے وہ شیخ غلام حسن برادر شیخ محمد احسان احمدی ہیں جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی اولاد میں سے ہیں اور مکتوب ۱۵۵، مکتوب ۱۵۶ کے غلام حسن سے جدا ایک اور شخصیت ہیں۔
مکتوب ۱۷۲ کے مکتوب الیہ ملا محمد فاروق ہیں اسی نام کے ایک صاحب کے نام کلمات طیبات میں حضرت مظہر کا مکتوب ۸۶ ہے انھیں معمولات مظہریہ میں حکیم محمد فاروق لکھا گیا ہے۔ اور مکتوب ۱۶۳ کے مکتوب الیہ ملا تیمور حضرت مظہر کے خلفاء میں سے ہیں۔ اسی طرح مکتوبات ۱۵۵ و ۱۵۶ کے مکتوب الیہ مولوی عبدالرزاق (یا ملا عبدالرزاق) بھی حضرت مظہر کے خلفاء میں ہیں اور مقامات مظہری

میں خلفاء کے ذیل میں ان کا تذکرہ ملتا ہے۔

۱۵۱

سیادت مآب طریقت ایاب، مورد اسرار الٰہی، مظہر تجلیات حضرت نامتناہی کاشف دقائق معرفت، ہادی راہ ہدایت، برگزیدۂ اولاد حضرت زبدۂ ارباب طریقت، گل گلزار قدرت بے صنعت حضرت میر صاحب جیو!

از کمترین نیاز مندان راسخ الاعتقاد و احقر ترین مستمندان واثق الانقیاد حافظ شاہ محمد بعد از عرض نیاز معروض خدمت فیض درجت باد کہ برطبق ارشاد گرامی و سفارش سامی حافظ محمد یوسف را و حافظ فتح اللہ را جاگیر کنانیدم و ہمیشہ امیدوار الطاف سامی ہستم و آنکہ بخدمت شریف کدام شخصے اظہار کردہ است کہ بخشی از حضرت خفگی دارد و می گوید کہ حضرت ہر کس سفارش نوشتہ می دہند ہمہ غلط است۔ من ہر چند از بخشی تکرار کردم و پرسیدم بخشی در جواب گفت کہ مرا چہ قدرت است کہ من این قسم حرف بجناب فیض مآب بر زبان نسیان بیان بیارم۔ حضرت سلامت! ہر کسے کہ فروری باشد حضرت برائے عنداللہ نوشتہ می دادہ باشند، پیشتر نصیب او است۔ مایان موافق مقدور در ہر کار سفارشی حضرت دریغ نخواہیم کرد۔ زیادہ ابرام نمودن موجب گستاخی و ترک ادب است۔

از راقم این عریضہ کہ حافظ نامدار نام دارد بعد از عجز بسیار معروض باد کہ بندہ را از زبان مبارک ارشاد شدہ بود کہ غائبانہ درحق این غلام سفارش بجانب حافظ شاہ محمد خواہند نوشت۔ حضرت من چہار ماہ شدہ است کہ از خدمت حضرت رخصت شدہ ام۔ و تا حال حضرت نوشتہ نہ فرستادند۔ امیدوار است کہ حضرت نوشتہ لطف بسند کہ حافظ

توجہ در حق این بندہ می کردہ باشند۔

۱۵۲

حقائق و معارف آگاہ فضائل و کمالات دستگاہ، سیادت و نجابت پناہ، سالک سلک شریعت، واقف اسرار طریقت میر صاحب جیو سلمہ ربہٗ از مسکین .... بعد عرض تسلیمات معروض آنکہ اینصوب خیریت است و خیریت و سلامتی آن ذات با برکات شب و روز مطلوب ۔ فقیر بحضور بیت اللہ شریف ہمیشہ مستدعی است کہ اللہ سبحانہٗ آن ذات با برکات را از آفات دینی و دنیوی نگاہ دارد و ترقیات دارین نصیب گرداناد۔ آمین یا رب العالمین۔

دیگر آنکہ چند مدت است کہ گاہے یاد نفرمودند۔ باعث آن زیادہ عمر است، و ازاں ذات شریف بعید است کہ فرض خدا جل شانہٗ ادا نمی سازند و بہ مستحبات عمل می نمایند۔ واللہ باللہ فقیر بسیار محتاج است، اگر حق فقیر عنایت فرمایند گویا ادائے فرض و مستحب خواہد شد۔ والا عاقبت کار با خداوند است۔ آن وقت را یاد نمی آرند کہ وقت ضرورت حاضر کردہ بودم۔ امید کہ آنچہ حق فقیر مبلغ سہ صد روپیہ اگر زیادہ نباشد آنرا ارسال فرمایند۔ والا بدست خدیجہ حوالہ نمایند۔ زیادہ والسلام۔ لہٰذا بدست صاحبزادہ، والا قدر محمد ذاکر جیو عریضہ فرستادہ شدہ کہ وقت احتیاج است۔ و موکد شدہ کہ حق فقیر را دادہ ارسال فرمایند زیادہ چہ نگارش رود۔

۱۵۳

مخدومی مکرمی صاحبی مشفقی حضرت فقر و عجز پناہی جیو
ہمواره از آفات و بلیاتِ دوران مامون بوده، خوش وقت
وسلامت بر یادگاری کردگار خود باشند۔ از جانب کمترین خاکپاے انصاحب
فقیر نعمت اللہ تعظیمات بندگی و تسلیمات سرافگندگی بجاے خدمت
آورده عرض می نماید که بیست سال شده که به سبب آشنائی اخوند زاده
نز توبہ امید که خداوند برو رحم کرده باشد، بآن صاحبی غایة آشنائیم
و چندین کرت مانند حضرت خواجه ور (۲) قدس سره بارادهٔ ملاقات تشریف
روانه می شوم۔ و باشتیاق تمام شوق مندرویت آن صاحبی ام
اما به سبب موانعات لایعنی منع می شوم۔ الحال از روے مہربانی اگر
توجه باین فقیر بکنند که از موانعات بملاقات مشرف می شوم۔ و از دعاے
خمس الاوقات یاد فرمایند که به برکت دعاے ایشان بقرب خدا و رسول
برسم۔ چنانچه حضرت مرزا صاحبی قدس سره فرموده اند
محمدؐ از تو می خواہم خدا را + خدایا از تو حبِّ مصطفےٰ را
نیز بیت حضرت ایشان است
خدا مدح آفرین مصطفےٰ بس
محمدؐ حامدِ حمدِ خدا بس
و فقیر را از خادمان دانند۔ والحال بغیر (بسفر) کابل مجرم۔ دعاے
خیر فرمایند اگر بخیریت رسیدیم .... خواہیم آمد۔

Marfat.com

۱۵۴

بجناب نواب صاحب وقبلہ نواب ارشاد خان صاحب عرض بندگی
قبول باد ۔ وجناب عالی بعد رفتن نواب محب اللہ خان بغلام گفتہ فرستادہ
بودند کہ ایشان صبح بے ملاقات بن نہ روند۔ بندہ خود از دو گھڑی شب
باقی ماندہ آدم فرستادہ بود۔ ہرگاہ آدم آن جا رسید۔ معلوم شد کہ
ایشان یک پاس شب باقی ماندہ، کوچ فرمودند۔ ناچار عرض نمودم
بنا بر اطلاع معروض داشت ۔
غلام حسن درخدمت ایشان عرض بندگی معروض می دارند۔
درخدمت نواب صاحب حافظ بختاور خان صاحب بسیار سلام
گفتہ اند۔

۱۵۵

مولوی عبدالرزاق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ
مولوی صاحب مہربان مجموعۂ الطاف واحسان کرم فرمائے
از جانب غلام حسن بعد دعوات و تحیات مشہود ضمیر منیر
باد ۔ سہ چہار صحیفۂ شریفہ کہ از روئے الطاف مرسول داشتہ بودند۔
بفقیر رسید۔ خیلے فرحت وسرور حاصل گردید۔ او سبحانہٗ آن مہربان
را با این یاد آوریہا سلامت باکرامت داراد ۔ ومضمون مندرجہ

معلوم شد۔ مبلغ ہفدہ روپیہ کہ محمد شاہ پیشوری دادہ اند، ازاں صاحب سہو شدہ، آں مبلغاں بنام محمد شاہ ولد غلام غوث بن غلام قادر شاہ ساکن قصبہ بٹالہ متصل کلانور بود و مبلغ پنج روپیہ بنام عبدالرسول ولد محمد شفیع کہ نوشتہ ام، اوشاں نیز ساکن بٹالہ مزبور اند۔ این مبلغان ہفدہ روپیہ و پنج روپیہ معرفت گل محمد بہ میاں عبدالنبی مرید حضرت غلام قادر شاہ ساکن بٹالہ مذکور بدہند۔ میاں عبدالنبی این مبلغان بہ بٹالہ خواہد رسانید۔ و مبلغ سہ روپیہ بنام غلام رسول پدر عمر و مبلغ دو روپیہ بنام محمد نور بہ گل محمد بدہند۔ او این مبلغ سہ روپیہ را بہ غلام رسول کہ او را صریحاً دادہ ام، و در خانۂ گل محمد می ماند، خواہد رسانید۔ و مبلغ دو روپیہ بہ محمد نور امام مسجد خود را خواہد داد۔ و در حق عبداللہ و دینار نجار کہ ارقام فرمودہ بودند این ہر دو را بہ صاحبزادہ فتح علی خان بلاقات کنانیدہ، خاطر جمع نمودہ شد۔ و آنکہ مرقوم فرمودہ اند کہ مردمانِ بیرون جات ہرگاہ خطوط خواہند فرستاد۔ مبلغان بہ اوشاں رسانیدہ، رسید گرفتہ، خواہم فرستاد۔ لہذا بہ موجب نوشتۂ آں صاحب، بہ ہر یکے خط مرقوم شدہ ہرگاہ آں خطوط بہ آں صاحب برسند، اوشاں را مبلغان دادہ، رسید نویسانیدہ، بفرستند۔

تفصیلِ مبلغان یک صد و شش روپیہ این است۔ محمد شاہ ولد غلام غوث بن غلام قادر شاہ ساکن بٹالہ ہفدہ روپیہ۔ میاں غلام رسول ولد محمد شفیع ساکن بٹالہ مزبور پنج روپیہ۔ مولوی عبدالرزاق ساکن پیشور ہشت و نیم روپیہ۔ گل محمد ساکن پیشور در کوٹلہ رشید خان پنج روپیہ۔ غلام رسول پدر عمر در خانۂ گل محمد مزبور سہ روپیہ، کہ از راہِ فراموشی محمد شفیع پدر عمر مرقوم فرمودہ اند۔ امام مسجد گل محمد مسطور

دو روپیہ - برادرِ عبد اللہ مرحوم ساکن بزتوپیہ متصل حضروت قاضی والہ ہشت ونیم روپیہ - محمد عارف برادر کلاں محمد کاشف ساکن ہشت نگر در محلۂ پڑانگ ہشت ونیم روپیہ - میاں مسعود پیرزادہ ساکن موضع ہوتی متصل گڑھی ہشت ونیم روپیہ - ملّا خواجہ محمد ساکن موضع ہنڈ بر کنارۂ اباسند ہشت ونیم روپیہ - محمد اکبر خان ساکن ہشت نگر در محلہ بابڑہ دو روپیہ - امام مسجد محلہ بابڑہ فضل محمد دو روپیہ - ملّا ولی محمد محلہ بابڑہ سید قام دو روپیہ - اللہ یار ساکن محلہ بابڑہ دو روپیہ - ملّا نسیم خلیفۂ مرزا صاحب ساکن سوات ہشت ونیم روپیہ - ملّا سیف الدین ساکن سوات خادم مرزا صاحب پنج روپیہ - ملّا تیمور باجوری خلیفہ مرزا صاحب ہشت ونیم روپیہ - استاد ملّا رحمت کہ در موضع الہ ڈنڈ می باشد دو روپیہ -

۱۵۶

شرافت وکمالات دستگاہ حضرت میاں جیو صاحب میاں عبد الرزاق سلمہٗ

از طرف مہجور الخدمت غلام حسن بعد از سلام سنت الاسلام آنکہ نوازش نامۂ عالی بنام محمد شاہ ولد فلاں کہ اینجانب واقف نیست کہ کہ کدام است و محض بہم پیری است۔ لہٰذا معروض خدمت گرامی میشود کہ مبلغ بیست و دو روپیہ کہ نصف منہ یازدہ روپیہ می شود منجملہ آنہا مبلغ ہفدہ روپیہ بنام محمد شاہ ولد غلام غوث بن حضرت میاں غلام قادر شاہ ساکن قصبہ بٹالہ کہ متصل ہفت کروہ قصبۂ کلانور در پنجاب واقع است و باقی پنج روپیہ منجملہ روپیہ بالا بنام عبد الرسول ولد میاں محمد شفیع کہ در قصبہ بٹالہ مسطور بخدمت حضرت میاں محمد شاہ صاحب معز الیہ مشرف اند برسند۔ لکن

معرفت میاں عبدالنبی صاحب کہ در مسجد محبت خاں مدرس اند۔ چنانچہ میاں گل
محمد نوریاف جیو کہ در کوٹلہ رشید خاں متصل مولوی محمد سلیم صاحب جیو می باشند
خوب وجہ واقف اند۔ و این جانب را میاں گل محمد مسطور از عبدالنبی مسطور
ملاقات ہمہ کنانیدہ بود، باوشان مبلغ مزبور بدہد۔ چنانچہ میاں عبدالنبی جیو
بخدمت صاحبزادہ جیو در قصبہ بٹالہ مذکور خواہد رسانید۔ چراکہ میاں عبدالنبی
و ولایت شاہ و این جانب دست بیعت بخدمت فیض درجت حضرت
پیر دستگیر میاں غلام قادر شاہ مرحوم و مغفور ہستیم۔ لہذا بخدمت سامی مصدعہ
دادہ می شود کہ تحقیق ثابت فرمودہ مبلغ بایشان بدہند۔ و رسید از ایشان
بگیرند۔ و دیگر آنکہ مبلغ مذکور از محمد شاہ ولد مدرس صاحب کہ من ازو واقف
نیستم کہ کدام کس است۔ ازو گرفتہ حوالہ میاں عبدالنبی و ولایت شاہ کہ ہم
پیر این جانب اند نمایند کہ حق بحقدار رسد۔ و میاں دینذار نجار بسیار تعقید
نمودہ است کہ مبلغ مذکور از محمد حسین پراچہ نوشہرہ والہ گرفتہ بمشارالیہما
برسانند۔ درین باب تاکید تمام نمایند۔ و این قبض از مہر شیخ الاسلام مرقوم
شدہ است، محض غلط است و نامنظور است مبلغ واپس نمایند۔

۱۵۷

میر صاحب جیو سلمہ اللہ تعالیٰ
میاں صاحب مشفق فدویان کرم فرمائے من سلامت
فدوی لعاسحان (؟) آداب کورنشات بتقدیم رسانیدہ معروض رای ال...
می گرداند۔ فدوی را ہر وجہ غلام دانستہ و شب و روز دعاے درحق فدوی
می نمودہ باشند و از دست بندہ خدمتگاری فقیران ہیچ نمی شود چرا

پرگنهٔ بیگانه و نوکری است - بنابران بجناب فیض مآب معروض می دارد که یک هفته وظیفه برهان مبارک خوانند که ترقی و جمعیت فدوی گردد - ازان بنده هم خدمتگاری و غلامی فقیران بجا آرد - امید که لطف فرموده یک هفته وظیفه در جمعیت فدوی برهان مبارک بخوانند که جمعیت فدوی گردد و همیشه فدوی را غلام دانسته از والانامها ممتاز می فرموده باشند -

۱۵۸

بنام سرفراز خان (۱)

برادران عزیز القدران امین و راز محمد و شاهسوار و فتح خان و جمیع الدینم ساکن (کذا) از این طرف عبدالله جان و علی محمد و سرفراز خان و دیندار و سجاد و امیر و حیدر خان و جمیع جرگه علی خیل بعد از دعای سلام آنکه قبل ازین خبر یافته بودیم که بعضی از کسان ایشان مردم بانزی کشته اند - درین باب آنچه فهمیده بود بطرف بانزی جواب فرستاده سک مرم (کذا) از خود بود و ستایان نیز گفته فرستاده بودیم که با صلاح و مصلحت اینجانب دست درازی نکنند - و این عجب کاراست که بدون خود و صلاح مایان خونریزی کردند خوب نکردند حق بطرف خود داشتند اکنون از جانب خصم دعوی بر خود روا نمودند و گله مندی مایان نیز بذمهٔ خود لازم داشتند - خیر آینده نگاهبانی خود نمایند و آنچه شده شد - باز خود را ملامت کنند خدا خواست صلاح کرده خواهد شد -

مهر



۱۵۹

شاه صاحب مشفق مهربان از کمترین شاه علی بعد از سلام سنت
واضح رای عالی باد که بنده تا یوم تحریر مع حضرت وقبله و والده صاحبه متعلقان
خود بخیریت است۔ و خیریت ذات با برکات از درگاه ایزد متعال مدام مطلوب
است۔ باقی احوال متعلقان آن خداوندا اینست۔ احوال افلاس، بے سامانی،
فقر و فاقه چه بیان نمایم که در تحریر قلم نمی گنجد۔ و دیگر دختران محمدی بیگم و اماسی بیگم
فوت گردیدند۔ و درین عرصه پنج سال که صاحب ازینجا تشریف برده اند میاں
عزت الله صاحب از بریلی یکبار مقدار پانزده روپیه خرچ فرستاده بودند و یکبار متعلقان
خود طلب ایشان کرده بودند لیکن بنده ایشان را نگذاشت۔ بنابرین مقدمه که شاید مرضی
آن صاحب نباشد تا حال آنجا هستند۔ و درین بے سامانی در گوشهٔ عافیت نشسته
بحرمت آنخداوند و عصمت خداوندگانی بسری برند۔ و خانمان صاحب را دعای کنند۔ آنچه
صاحب کردند کسی ظالم به مظلوم نمی کند و ما که این کتخدائی بصاحب تجویز کرده بودیم
دانسته بودیم نام حضرات درمیان بود بعزیب صاحبزادگی آن فریب خورده بودیم
که شاید وفا خواهند کرد لیکن آنچه شرط بیوفائی را بود بظهور آمد۔ خوب حیا بر خلق اگر
رفت ترس خدا هم رفت۔ خدا از حق ایشان بجواهر پرسید و حق شرعی ایشان است
حق شرعی را هم ترس خدا را فراموش کردند۔ از شان پیرزادگی بعید بود۔ هزار حیف۔

ع چو کفر از کعبه برخیزد کجا ماند مسلمانی

حال هرچه شد شد۔ برای خدا و به ارواح طیبات حضرات خود را تا اینجا باید رسانید
وگرنه کار از دست میرود تا حال هرچه که گذشت گذشت و حالا از ما هیچ نمی شود۔
کار از دست میرود و حرمت و آبرو در تغافل ماند خورشرط است آبروی شما است۔
پیشتر مختار اند هرچه بخاطر بیاید بکنند۔ ما بری الذمه شدیم و از جانب سیدنی بیگم
که خوشدامن شما است بعد از سلام مطالعه نمایند که سبحان الله ما با متیار پیرزاد

شما نظر بناموس کریم وصاحب بناموس ما نظر نکردید۔ حیف بہ بیرزادگی و نجابت که در عالم جوانی و بے سامانی گذاشته چنان رفتید که از پرچه کاغذ هم یاد نکردید۔ چه جاے آنکه خرچ فرستادن و صاحب محتار اند۔ خیر شما اسبت تا حال آبرو شما را از ما ماند و حالا می ماند۔ سیم روز مردار هم حلال است۔ براے خدا خود را در اینجا باید رسانید۔ و از حکومت سے بندگی بعد نیاز قبول باد و از متعلقان بندگی مطالعه فرمائید و از مردمان بنده بندگی قبول باد۔ و از حاجی بیگم حویلی والی سلام قبول باد۔ و هیچ معلوم نیست که صاحب خود را کجا گم کردند۔ هیچ خبر نیست و مردن آنخداوند اینجا نمی رسد۔ خوب بهر نهجے که باشد خود را زود باید رسانید تا تسلی ایشان شود و گرنه ایشان هر دو مادر و دختر ازین جهان انتقال می کنند۔ و ملا نسیم این خط را بخدمت عالی خواهد رسانید۔ جواب این زود عنایت خواهد فرمود۔ زیاده حد ادب۔ و بخط بنده نظر نخواهند کرد نظر بمطلب خواهند فرمود۔

۱۶۰

بگرامی خدمت میاں صاحب میاں ابوالحوالی سلمه الله تعالیٰ

الداعی بالخیر ابوسعید بعد سلام و سلامتی اینجا آنکه فقیر در اثناے قرار قرضدار بقال و گاذرشده چهارچه بقال تقاضا میکند۔ گاذر پارچه لوشیدنی نمی دهد۔ لهذا مرقوم در خدمت می گردد که از میر صاحب جیو سلمه الله تعالیٰ دو روپیه قرض براے اینجانب گرفته بفرستند۔ ان شاء الله تعالیٰ نقد ادا کرده از اینجا خواهد رفت۔ والسلام مع الاکرام۔

Marfat.com

۱۶۱

شاه نورخان جیو برخوردار سعادت مند سلامت

از طرف قاسم بیگ بعد دعای معلوم باد که احوال اینجا بخیراست و خیریت ایشان مطلوب شما را بیست و دو روز شده که دختر را برده رفته اید و آن درمیان چنین (؟) تا چهار خط نوشتاده هم های پرسند. باید که به دیدن خط خیریت بنویسد و بر حسینی قائم مرد دم جدا می خواهد پدر و برادر و همشیره ها همه برای خبر یاد می کند و والده را خون در چشم شده از خوردن و نوشیدن بند محتاج هم در برای خبر منتظر هم. بنابران به زودی خبر دختر باید فرستاده و الا نه در عاقبت دامن گیر خواهد شد. به حسینی دعا برسد. شب و روز سرگردان می مانم. تصدق رسول خدا، دیر نکند که صورت تو به بینم.

۱۶۲

فضیلت پناه کمالات دستگاه آخوند صاحب مهربان سلامت

احقر اراده حواقع وعده می داشت لیکن اراده الله سبحانهٗ چنین بود که امروز و فردا یک کار بظهور آمده انشاء الله تعالیٰ بروز سیم دران کار یکه جابین مقرر است خواهیم کوشید. والسلام.

پیر صاحب تسلیمات معروض باد.

Marfat.com

۱۶۳

برادر عزیز گرامی قدر ملان تیمر و لعل خان بعافیت باشند۔

از جانب عبدالعزیز خان بعد از سلام واضح باد، الحمدللہ والمنۃ کہ
احوال اینجا بفضل الٰہی مستوجب شکر۔ وخیریت آن برادران شب و روز
قرین حال خط در جواب فرستادہ بود رسید و کیفیت مندرجہ معلوم گردید و بعد
ازین مادہ دردی رمس لعالش (کذا) ارقام یافتہ معلوم شد۔ یقین کہ در رسن سراغ
دارند ہرگاہ سراغ بدست آید۔ ہمان وقت بما اطلاع دہید کہ از گرفتہ آید۔
وہموارہ سرالودی (کذا) اینجانب لعل خان را می فرستادہ باشد از خبرگیری غافل
نشوید داگر فتح خان آمدہ باشد، زود نویسید کہ موجودات مایان بران موقوف
است۔ ہرگاہ می آید۔ موجودات سالہ (کذا) می شود واحد موجودات از سرکار
مندسیف۔ یقین کہ بشما رالیہ بگویند در تنگ عالی سرکار کہ از انجا در آمدہ شد
از رسپ ابدام برد (کذا) اینجانب قرآن شریف آن برادر وسراسر
درجات یکجا بود الا ہر دو مادہ و کافی اسباب از نمک حرامی نوکران دلمدرماں
ماسد (کذا) و یقین کہ صراسان اینجانب از ساہوکار وغیرہ تحقیق کردہ
مفصل بنویسند کہ خاطر جمع داشتہ از سمت قیمت خود تعمل آید۔ حالا
تلاش مبلغ ہا دلمدسہ (کذا) ہرگاہ چیزے مبلغ کہ بدست آید رخصت گرفتہ،
برای بیماری و سرانجام در بہر (کذا) خواہم رسانید و حالا از پے اسباب مسطور
مصراں (کذا) اگر چیزے مس.... اسباب.... معلوم..... واین تشکر
کوسہ سعک یار بد دیدہ کوشش بردہ لشب آشکار کردہ باعث بدحاری شد (کذا)

۱۶۴

حاجی محمد رسول را معلوم باشد که غلاف حضرت رومینه که نزد محمود است اگر چهار پنج روپیہ می دہد البتہ خرید کردہ بیارند، توقف نکنند و برائے میر ابوالحسن یک عدد عینک و یک عدد جراب موزہ و کتاب جوشی نامہ و سفینۃ الاولیاء خریدہ بیارند۔ مبلغ خواہم داد۔ و برائے میر احمد و نظر احمد و سید احمد سہ لونگی خورد خریدہ بیارند، تاکید اکید دانید۔

اگر ملا خشحال (خوش حال) می آید، ہمراہ آرند و اجناسیکہ نزد شما است فروختہ مبلغ آرند و لوریا کہ در خانہ اند و یک دیگر خریدہ ضرور آرند و آنچہ اجناس فروختنی باشد کہ آوردہ نمی توانید۔ چنانچہ پالنگ وغیرہ و صندوق نیز ہمراہ آرند۔

بخدمت میر صاحب جیو قبلۂ دو جہان از جانب حاجی بی بی و والدۂ میر محمد علی و میر احمد بندگی رسانند۔ از جانب حاجیانی عابدہ خانم، عرب خانم، اللہ یار خان، محمد عظیم و مادر محمد عظیم زبیدہ و قبیلۂ محمد طاہر جانی خانم، جبل بیگ خان صاحب مرزا خان جیو را سلام رسانند۔ نور نساء خانم بندگی رسانند۔

قصص الانبیاء کہ نزد آن برادر است، ضرور ہمراہ خود آرند۔

۱۶۵

اخوند صاحب مہربان فیض بخش فیض رسان میر مناقب صاحب

و آخوند محمد سلیم صاحب ازین جانب ہمت تسلیمات و تعظیمات بہر دو دست قبول باد بالنون والصاد۔ بعدہ آنکہ بندہ محتاج دعاے آنصاحبان است، بدعا یاد آورید۔ انشاء اللہ تعالیٰ اگر خواست فردا نجیب خان هم بدهلی زود می آید۔ بدیدن صاحبان میرسم۔ از طرف مایان بملاّ ظفر سید بندگی ما رسانید۔

زیاده۔ والسلام۔

۱۹۶

میر صاحب مشفق مہربان سلامت

از جانب حاجی امان (امان) بعد سلام واضح باد چون یک تھان قیمت سوا دو روپیہ مصحوب شاہ محمد خان فرستاده بود صاحب نوشته بود که انشاء اللہ تعالیٰ بعد آمدن ملا امان خان نوکری برخوردار حافظ عبدالرحیم کرده (کذا)۔ چون رفتن بنده یکایک جلدی بطرف آنوله شده است فردا دو پہر...... انشاء اللہ تعالیٰ روانه خواہم شد۔ دیگر.... صاحب را نوکری آخوند حاصل (کذا) خیلے...... برای برخوردار...... ہر که خواهد فرمود دو روپیه خواہد رسانید۔

البته دو روپیه را روغن بیارند۔ از حافظ عبدالرحیم و حافظ یار محمد سلام بندگی برسد۔ برای ساکو (کذا) فرمایش نموده اند۔ اگر اتفاق شود البته یک روپیه را برای اینجانب بیارند۔ زیاده چه۔

از قاضی محمد اشرف سلام برسد۔ اگر دو روپیه را روغن آرد خریده خواهد فرستاد۔

۱۶۷

دادا جی صاحب مشفق مهربان امیدگاه قدر دان سلمه ربه

از بنده محمد عجب بعد عرض عبودیت و بندگی معروض رای خورشید انجلای
می دارد - درینجا خیریت است و خیریت آن مشفق مهربان قدردان لیل و نهار از
درگاه رب المعبود خواهان و مستدعی است - بنده بے رخصت آنصاحب
درین طرف آمده بزبان مبارک فرمودند که از شما رحیبا (کذا) جاگر صاحب
می دهانند - چون چبار رسیدیم از رام خان زر وصول نیافتم - برخنزر خان
(خضر خان) تنخواه دادند - چنانچه نزد خنزر خان رسیدیم جواب دادند
که به بنارس بیائید از انجا زر شما را می دهانم - اگرچه به بنارس هم رفتم
لیکن از انجا هم زر خود وصول نیافتم مبلغ یک صد و چهار روپیه بر خنزر خان
طلب این کس می بر آمد - بنا بران محمد رفیع (؟) شد - مبلغ مذکور از خضر خان
الله رار ابهیر (؟) بگیرند - بالفعل در بندر سورت رسیده ام
برای همین کار که در پیش است درین تردد ام - اکرام خان در سورت
شنیده که در ارکات هستند - بهان جا رفته بخدمت آنها مرتبه جاودان
خواهند رسید - با ملا میان اخوند میان سلیم جیو که برادر است و لوم خواهند
فرمود، گویا برای بنده عنایت فرمودند هیچ چیز از طعام یا پوشیدن یا زحمت
سرای اگر زمین خواهد امید رعایت مراعات خواهند فرمود - اگر خواهد شنید
که برخوردار محمد سلیم مدارات و رعایت ازان مربی نه شد این نیاز مند
آزرده خاطر خواهم شد - و از ملاقات هم محروم - برخوردار درگاهی خان
و ریلب خان (؟) و رحیم داد خان و نظام خان (؟) و عظیم خان دعا برسد -

خویداد خان و رسول خان و رضا خان و جمیع حاضران خورد و کلان سلام برسد - بخدمت خذر خان (خضر خان) و جمال خان و انور خان و جمیع یاران سلام برسد- ازین ملک رخصت شده از بنارس در بندر سورت رسیده ام - در دلداری اینجا رسیده براد........خواهم کرد -

۱۶۸

حقائق و معارف آگاه شاه نور الله درویش از قدیم الایام به این مخلص رابطهٔ خاص مستحکم بدرجه کمال دارند- چنانچه کارے فردی درپیش است که تفصیل آن روبرو آن مهربان شاه موصوف اظهار خواهند نمود- امید که توجه بلیغ نموده بموجب اظهار خطے به نجیب الدوله بهادر نوشته عنایت سازند- و درین مقدمه هرچند که سعی موفوره خواهند فرمود، کار متوقع خواهد گردید و نیز رضامندی کمال این دوستدار است که عند الله اجر عظیم و عند الرسول صورت جمیل خواهد شد-

۱۶۹

اخوان صاحب جناب بهائی حافظ نور جیو سلمه الله تعالی
بنده رکن الدین بعد ابراز لوازم نیاز سلامت مزاج بتقدیم رسانده معهود رای گردانیده می آید- محبت خان خیر بسد- باید که از حضرت صاحبه قدسیه کنانیده دهند و همیشه از مهربانی نامه سرفراز می فرموده باشند- زیاده چه -

۱۷۰

عبداللہ خان جیو سلمہ اللہ تعالیٰ
صاحب و قبلہ مہربان مشفق قدردان کرم فرماے نیازمندان
از صوبہ کمال خان بعد از بندگی و سرافگندگی واضح راے شریف
باد، از طرف ملّا داکور و اخون امین بندگی برسد۔
آدم را بخدمت شما فرستادہ بودم۔ تا ہنوز نہ مبلغ رسید و
نہ آدم آمدہ۔
بندہ در این جا در آزار گرفتار بودم، و زخم دارم و چیزے
براے خوردن و پوشیدن ندارم و قرض دار شدہ ام۔ مشفق خود
دانستہ، طلبیدہ بودم و در مرادنگر[1] سکونت دارم۔ و قرض شمانہ
خواہد ماند۔
بسبب قرض در بند افتادہ ام۔ عبداللہ و عبدالرسول آدم معتبر
شیخ اللہ یار را مکرر بخدمت روانہ نمودہ شد کہ مبلغ چہار روپیہ
قرض بدست مشارالیہ رسول دارند کہ بندہ خلاص شود۔
پس و پیش زود ادا خواہم کرد۔
ضرور ضرور آدم را چیزے دادہ زود رخصت فرمایند۔ سواے
یک روز معطل ندارند کہ رہائی شود۔
و مدام ممنون احسان خواہم ماند و قرض شتاب ادا خواہد

---

[1] مرادنگر (ضلع میرٹھ)

Marfat.com

شد۔

اگر آدم سابق را چیزے دادہ باشند اطلاع بخشند کہ درین جا گرفتہ شود۔

وجواب این خط نوشتہ خیر اندیش را سربلند دارند۔ زیادہ ازین چہ تاکید رود۔

ایام مخلص نوازی مدام باد۔

درین وقت نیکی باید کرد کہ تمام عمر احسان مند خواہم شد۔ و قرض واجبی ادا خواہد شد۔

والسلام۔

۱۷۱

حضرت صاحب قطب الدین جیو مدالله اجلالهم، مرشدِ حقیقی مربیٔ تحقیقی سلامت۔

کمترین نصرالدین تعظیم و بندگی و قدمبوسی معروض بجناب ملازمان آن فیض مآب می گرداند از آن روز ے کہ از خدمت فیض موہبت آن قبلۂ حاجات وکعبۂ مرادات این غلام با اعتقاد تمام مہجور و دور گردیده شب و روز دلِ نیاز منزل بہ گرامی خدمتِ آن قدوة الکاملین در حضور می ماند۔ امّا لاچار۔

باقی شب و روز امید از آنجناب این است کہ ہرگز ہرگز از نوازش و یاد دلی و دعا تغافلی نخواہد فرمود۔

این کمترین حلقۂ بندگی در گوش دارد۔

واگر در باب طلب این غلام ایمائے گردد تا قدم از سر ساختہ بہ گرامی خدمت مشرف شود۔ تا این چنین کرم نفرمایند دل از ظرف برخاستہ شود۔

زیادہ بجز بندگی۔

واز احمد خان سلام نیاز انجام و بندگی با تمام نیازمندگی مقبول فرمایند۔

مشفق مہربان عواطف والطاف نشان ملا محمد فاروق
سلمہ الرحمان۔
از خیراندیش حاجی عبدالخالق بعد تسلیمات شوق آیات و
آرزوے ملاقات بہجت سمات مشہود ضمیر منیر فیض تخمیر می گرداند
درین جا بسبب قحط غلہ و انسداد وجوہ روزگار بر مردم قیامت
و واویلا می گذرد۔ چنانچہ اسباب گذران بندہ نیز علیٰ ہذا القیاس
بنابران صاحب را مشفق و مربی خود دانستہ متصدع می گردد۔
پروانہ ہشت آنہ یومیہ این جانب بر مار نگینہ کہ از مدت مدید
بسبب ضعف پیری و ناسازی نزد فقیر است، آن را درین
رقیمہ ملفوف ساختہ در خدمت آن شفقت و رحمت دستگاہ
ارسال داشتہ، امید از کمال خوبی ہا و آشنا پرستی ہاے آن صاحب
این است کہ بفقیرزادہ بسیار توجہات وسعی کامل مبذول داشتہ
یومیہ بندہ جاری فرمایند کہ موجب غایت احسانہا و باعث
دعا ہاے بہبودی ہاے ظاہری و باطنی خواہد بود و دیگر ہر چہ مرضی
باشد، از آن ہم عدول نخواہد شد۔
والسلام۔



اوتح دبیر امیں ملا محمد نسیم رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اقدس۔



مزار حکیم صاحبزادہ محمد میر آغا جان مرحوم، جو ملا نسیمؒ کے
مزار کے مشرق میں دو فٹ کے فاصلے پر ہے۔ مغربی
جانب ملا محمد نسیمؒ کے مزار کا ایک حصہ بھی نظر آرہا ہے

(۲)

باب نسیمؒ

مشتمل بر بست و ہشت (۲۸) مکتوبات بنام اخوند

محمد نسیمؒ

مکتوبات قاضی ثناء اللہ پانی پتیؒ

بنام اخوند ملا محمد نسیمؒ

[حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۲۵ھ) کے چار غیر مطبوعہ مکتوبات یہاں پیش کیے جاتے ہیں۔ پہلے مکتوب میں ملا محمد نسیمؒ کے "عنایت نامے" کے پہنچنے کا ذکر ہے کہ اس کے ساتھ ایک تسبیح اور نافۂ مشک بھی موصول ہوا۔ دوسرے مکتوب میں ہے کہ ملا سردار کے ساتھ ملا محمد حنیف اور ملا زبردست بھی آئے تھے لیکن موخرالذکر دو حضرات (جن میں سے ایک ملا محمد نسیمؒ کے خسر تھے) پانی پت سے رام پور چلے گئے۔ اسی مکتوب میں یہ بھی ہے کہ حضرت مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ صاحبہ کئی سال تک پانی پت میں قیام پذیر رہیں اور اب چھ ماہ سے دہلی میں ہیں۔ یہ بھی ہے کہ مرزا شاہ علی (۱) (حضرت مظہر کے متبنیٰ) عرصہ ہوا فوت ہو چکے ہیں اور ان کے بڑے صاحبزادے میاں مداری میرے پاس ہیں اور چھوٹے صاحبزادے میاں نظامی اپنی والدہ کے ساتھ عظیم آباد (پٹنہ) میں اپنے ماموں کے یہاں ہیں۔ صاحبزادی ایمنہ کا عرصہ ہوا نکاح کر دیا گیا ہے۔ نیز یہ کہ شاہ علی کی دوسری بیوی سے جو بچہ تھا"

۱۔ اردو مکتوبات کے صفحہ ۲۰۲ میں ہے کہ "شاہ علی ان کا (اہلیہ کا) ایک حصہ ہونے کے باوجود فقیر کا طرف دار ہے"

وہ اور اس کی ماں بھی فوت ہو چکی ہے۔ اسی مکتوب میں حضرت شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ (م سنہ ۱۲۴۰ھ) کے متعلق ہے کہ وہ مسند ارشاد پر متمکن ہیں اور ایک عالم ان سے مستفیض ہو رہا ہے۔ اسی کے ساتھ یہ بھی ہے کہ حضرت قاضی صاحب کے بڑے صاحبزادے احمد اللہ (المتوفی سنہ ۱۱۹۸ھ) اور دوسرے صاحبزادے صبغۃ اللہ بھی عرصہ ہوا کہ فوت ہو چکے ہیں

تیسرے مکتوب کے آخر میں حضرت قاضی صاحبؒ کی مہر سنہ ۱۲۱۶ھ کی لگی ہوئی ہے (۱) اور ملا سردار کے متعلق لکھا ہے کہ وہ دو سال سے یہاں ہیں اور ہدایہ اور مشکوٰۃ وغیرہ پڑھ رہے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ مکتوب نمبر ۲ جس میں ملا سردار کی آمد کا ذکر ہے سنہ ۱۲۱۴ھ کا ہوگا۔ اسی مکتوب میں ہے کہ احمد شاہ دردرانی (۲) کئی مرتبہ ہندوستان پر حملہ آور ہوا لیکن اس سے مسلمانوں کو زیادہ ضعف ہو گیا، کیونکہ مسلمانوں کے سردار منتشر ہو گئے اور سکھوں نے لاہور کے علاوہ سرہند پر بھی قبضہ کر لیا اور وہاں کے مزارات کو بھی توڑ دیا۔ اب سنا ہے کہ شاہ امان اس طرف جہاد کی غرض سے آنے والا ہے۔

اس کے بعد ہی چوتھا مکتوب لکھا گیا ہوگا جس میں ملا سردار کا ذکر ہے کہ وہ دو سال تک یہاں رہے اور صاحبزادہ دلیل اللہ سے کتابیں پڑھیں۔ یہ بھی ہے کہ اب ملا سردار وطن جا رہے ہیں

۱۔ فارسی مکتوبات کے صفحہ ۲۳۰ میں ہے کہ قاضی صاحب ہمیشہ مہر اپنے پاس رکھتے تھے
۲۔ درّانی کو دردرانی لکھا ہے۔

تاکہ شادی کریں، آپ انھیں "توجہ" دیں۔ وہ چار مکتوبات یہ ہیں:۔

۱۷۳

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین
مولوی صاحب مشفق مہربان اخوند ملا محمد نسیم صاحب سلمہٗ اللہ تعالیٰ
سلامت۔ فقیر حقیر محمد ثناء اللہ پانی پتی بعد از سلام سنت الاسلام و نیاز مندیہا
واشتیاق ملاقات بہجت آیات کثیر البرکات واضح رائے گرامی می گرداند۔
الحمد للہ کہ فقیر معہ متعلقان بخیر و عافیت ست، و بہ دعائے ترقیات درجات
وکثرت برکات صاحبان مشغول، واز کثرت گناہان خائف و بآخر رسیدن
عمر و ضائع شدن آن در امور لاطائل نادم و پشیمان و بدستگیری کردن صاحبان
بہ دعائے حسن خاتمہ و مغفرت ذنوب ملتجی است اعینونی یا عباد اللہ
الصالحین بالدعاء یغفر اللہ تعالیٰ لی ولکم و یرحمنا اللہ
تعالیٰ وایاکم۔ عنایت نامہ سامی معہ سبحہ و نافہ مشک رسیدہ بر سر و چشم
نہادم۔ حق تعالیٰ برایں الطاف و مہربانی باسلامت دارد، و ملاقاتہائے
مستوفی باہم در فردوس اعلیٰ و دار الوصول المعلیٰ میسر آرد۔ وما ذالک
علی اللہ بعزیز، والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیدنا محمد البشیر
المنذیر وعلیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین وعلی الملائکۃ المقربین
وعلیٰ آل محمد واصحابہٖ اجمعین وعلیٰ جمیع عباد اللہ الصالحین
برخورداران گرامی قدر محمد حبیبؔ و غلام محمد و غیرہما و والدات شاں و جمیع
یاران طریقت و محبت سلام مطالعہ نمایند و بر شریعت و طریقت و
محبت مشایخ مستقیم باشند۔

۱۶۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی
خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اخون صاحب شفیق مہربان اخون ملا محمد نسیم جیو سلمہ ربہ سلامت، بعد از سلام سنت الاسلام واشتیاق ملاقات بہجت آیات مطالعہ فرمایند الحمد للہ کہ فقیر بخیریت ست ومحمد دلیل اللہ ومحمد صفوۃ اللہ پسر مولوی احمد اللہ مرحوم بفضل الٰہی بخیریت اند ومولوی احمد اللہ مرحوم ومحمد صبغۃ اللہ مرحوم از مدتہا رحلت کردہ بودند شنیدہ باشند۔ بی بی صاحبہ والدہ مرشدہ اہلیہ حضرت ایشان شہید رض از چند سال در پانی پت تشریف می داشتند حالا از شش ماہ در شاہ جہان آباد تشریف می دارند۔ مرزا شاہ علی را مدت مدید شد کہ رحلت کردند۔ دو پسر گذاشتہ اند۔ یکے میاں مداری در پانی پت در فقیر خانہ تشریف دارند۔ ومیاں نظامی پسر خورد ایشان مع والدہ خود در عظیم آباد پٹنہ نزد خال خود ہستند وبی بی امینہ دختر مرزا شاہ علی از مدتے نکاح کردہ دادند۔ ولپسر خورد شاہ علی کہ اہلیہ دوم بود فوت شدہ ومادر او ہم نیست واز یاران حلقہ میاں محمد مراد صاحب ومولوی غلام علی صاحب ومیاں عبد الباقی صاحب ومیاں محمد احسان صاحب بخیریت اند۔ ومیاں محمد احسان در رام پور اند۔ ودیگر صاحبان در شاہ جہان آباد۔ مولوی غلام علی صاحب بر مسند ارشاد نشستہ اند عالمے از ایشان مستفید می شوند۔ مولوی محمد صدیق صاحب از مدتے رحلت کردہ اند، ملا محمد حنیف وملا زبردست وملا سردار صوفیان آن مہربان بخیریت بے نہایت رسیدند وخط آں مہربان سانیدند از ادراک احوال شریف بسیار خوشنودی حاصل شد۔ الحمد للہ

کہ بر مسند ارشاد نشستہ عالم را منور لسازند فقیر را در وقت صافی بہ دعاے حسن
خاتمہ یاد می آوردہ باشند و بودن چہار پسر و سہ صبیہ و دو مستورات ہم معلوم
شد۔ و ملا محمد حنیف و ملا زبردست از پانی پت بطرف رام پور روانہ می شود،
راہ شاہ جہان آباد مخطور است، ارادۂ شاہ جہان آباد نہ کردہ اند۔ اگر فرصت
می یابند براے مزار حضرت ایشان از رام پور بہ شاہ جہان آباد ہستند رفت
والا ارادۂ وطن خواہند کرد۔ عرضی و بوریاے مصلی و سہ مشک نافہ و یک
کاسۂ چوبی و سہ تسبیح زیتون کہ براے والدہ مرشدہ تحفہ فرستادہ بودید
ملا محمد حنیف نزد فقیر گذاشتہ روانہ رام پور شدند۔ عرضی و اجناس تحفہ
مذکورہ ہرگاہ کسے معتبر روانہ دہلی خواہد شد بدست او فرستادہ خواہد شد
و دو تسبیح کہ بہ فقیر فرستادہ بودند رسید۔ ملا سردار چند روز در پانی پت نزد
فقیر ارادۂ اقامت دارند۔ بعد ازین باید دید، از طرف محمد دلیل اللہ و محمد
صفوۃ اللہ سلام و نیاز مطالعہ فرمایند۔ محمد صفوۃ اللہ بفضل الہٰی کتابہاے
صرف و نحو خواندہ است۔ حالا کتاب ہاے منطق می خواند۔

۱۷۵

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد
وآلہ واصحابہ اجمعین

اخوند صاحب مشفق مہربان اخوند ملا نسیم صاحب سلامت۔ از
فقیر محمد ثناء اللہ پانی پتی بعد از سلام سنت و اشتیاق ملاقات بہت واضح
راے گرامی باد، دو سال شدہ کہ خط آں مشفق مصحوب سہ کس از طالب علم
کہ یکے از آنہا ملا سردار بود و یکے خسر شما و یکے مرد دیگر رسیدہ بود و از آں
خط خبر صحت مزاج گرامی حلقہ دریافت شدہ بود۔ شکر الہٰی بجا آوردہ بود۔

حق تعالیٰ با صحت و تندرستی و جمعیت ظاهری و باطنی مشغولی بطاعات و ترویج طریقۂ علیۂ احمدیہ مجددیہ حرسنا اللہ تعالیٰ بہ اسرار اہالی ہا دارا د، دو کس از اینہا یک دو روز ماندہ بہ طرف رام پور رفتند، مارا احوال شان معلوم نیست وملا سردار از دو سال درین جا تشریف دارند، و بخیریت ہستند، در تحصیل نسبت علیہ و خواندن ہدایہ و مشکوٰۃ مشغول اند، خبر خیریت ایشان بہ اقربا ایشان باید رسانید۔ فقیر مع توابع بخیریت است لیکن از غلبہ کفر تنگ دل سابق از مدتہا در ہندوستان اسلام ضعیف بود و مدتے کالت روافض دلشویش آسیب سکھان بود و از قریب دہ سال تسلط مرہٹہ است ہر چند در وجہ دنیا داری چندان اذیت نیست، اما ظہور رسوم کفر و مغلوبی مسلمانان درویشان را بسیار ناخوش می دارد۔ بادشاہ اسلام و لشکر مسلمانان توفیق جہاد و اعلاء کلمۃ اللہ ندارد، ظاہرا باہم در مسلمانان خرخاری رفت، سابق چند بار احمد شاہ درانی خدایش بیامرزاد در ہندوستان آمد، بہ مسلمانان ضعف تصدیع رسید و ہیچ بند و بست نہ شد سرداران مسلمان برہم شدند و ملک لاہور و سرہند در تسلط (۱) سکھان رفت۔ مزارات حضرات را شکستند و چپاچپا کردند ہیچ تدارک نشد۔ حالا مسموع می شود کہ شاہ امان بہ ارادۂ جہاد این طرف می آید۔ خدا کند کہ مسلمانان تصدیع نہ کشند و کفار مستاصل شوند و غلبۂ اسلام و عزت مسلمانان بہ ظہور آید۔ والسلام علیکم و رحمۃ اللہ۔

مہر: ثناء اللہ
۱۲۱۶ھ

۱- در ۱۱۷۷ھ مطابق ۱۷۶۳ء

۱۷۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ
تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد والہ واصحابہ اجمعین

اخوند صاحب شفق مہربان اخوند ملا محمد نسیم صاحب از فقیر محمد ثناء اللہ پانی پتی بعد از سلام سنت الاسلام واشتیاق ملاقات بہجت مطالعہ فرمایند الحمد للہ کہ فقیر بخیریت است و خیریت سامی مدام مطلوب، حق تعالیٰ شما را سلامت دارد، و بہ مسند ارشاد متمکن دارد و مسلمانان را از برکات شما بہرہ ور دارد، بہ سبب بعد مسافت و عدم سلوک نامہ بران از طرفین در ترقیم خطوط ہم قصور است، ناچار دو سال کامل شدہ کہ ملا سردار وغیرہ سہ کس از طرف ...... آمدہ بودند و نامہ گرامی رسانیدہ بودند۔ دو کس ازان برام پور رفتند بازبخدمت رسیدہ باشند جواب نامہ نامی بہ دست آنہا فرستادہ بودم و شاید کہ بعد ازاں ہم بہ دست کسے دیگر روندہ آں طرف خطے فرستادہ بودم شاید کہ رسیدہ باشد۔ ملا سردار دو سال درین جا تشریف داشتند تحصیل نسبت باطنی ہم ہرچہ در ارادہ الٰہی بود کردند و از کتب شریعت نزد برخوردار دلیل اللہ شرح وقایہ و بعضے ہدایہ و بعضے مشکوٰۃ شریف خواند مردے خوب است فقیر را از ایشاں راحتے ست و نسبت علمی دارد حق تعالیٰ اورا از کشف و شہود نسبتے دادہ است، ایں ہم غنیمت ست، ایں قدر دریافت می کند کہ ایں قدر وقت کہ ایں جا صرف شدہ رائگاں نہ رفتہ۔ حالا شوق وطن اورا غالب آمدہ بخدمت شریف می رسد، ان شاء اللہ تعالیٰ سنت نکاح ہم ادا خواہد کرد۔ برائے کسب طریقت بخدمت شریف حاضر خواہد شد، برادر ہم قوم و ہم وطن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اخوند صاحب حقائق و معارف آگاہ اخوند ملا محمد اسلم صاحب

از فقیر محمد ثناء اللہ عفی عنہ بعد از

سلام سنت الاسلام و [illegible]

نامہ نامی بحیثیت مطالعہ در آمد

الحمد للہ کہ از خیریت [illegible]

خیریت مساعی [illegible] مطلوب

[illegible] اسلامیت دارد

و [illegible] دارد و [illegible]

[illegible] برکات [illegible] دارد

بسبب بعد مسافت و عدم سلوک

نامہ بران از طرفین دیر [illegible]

[illegible]

کاہل شدہ کہ [illegible]

[illegible]

عکس مکتوب ۲ از قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی ، صفحہ اول

Marfat.com

عکس مکتوب ۵ از قاضی محمد ثناء اللہ پانی پتی، صفحہ ۲

(شما) رست و با فقیر ربطے پیدا کردہ زیادہ از شفقت قدیم ہم قوی دہم ضمنی بپاس خاطر فقیر شفقت بحال او مبذول فرمایند، و توجہ در تکمیل مشار الیہ مصروف دارند۔ حق سبحانہ و تعالیٰ بہ یمن توجہات سامی مشار الیہ را بجمیع کمالات مجددی بہرۂ تام نصیب کند۔ اگر حیات من وا داد و فا کند و تقدیر مساعدت می نماید، شاید کہ مشار الیہ باز ہم برائے ملاقات ایں عاصی بیاید والسلام

مشفق من در وقت خاص بعد تہجد در حق ایں عاصی دعا کنند کہ اللہ تعالیٰ بقیہ عمر از معاصی و مظالم محفوظ دارد، و حسن خاتمہ نصیب گرداند کہ عمر باخیر رسید و مرگ بر سر آمد، و توشۂ آخرت بدست نیامد، مگر آنکہ اکرم الاکرمین دستگیری نماید۔

۱۷۷

مکتوب اہلیہ حضرت مظہرؒ بنام حضرت نسیمؒ

(یہ مکتوب حضرت مظہرؒ کی شہادت (۱۱۹۵ھ) کے بعد لکھا گیا ہے، اسی کے آخر میں حضرت مظہرؒ کی اہلیہ کے متبنیٰ صاحبزادے شاہ علی کا بھی ایک مختصر رقعہ ہے)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد از اہلیہ حضرت شہید رضی اللہ عنہ اخوی اعزی محمد نسیم صاحب سلمہٗ ربہٗ۔ بعد از دعا و سلام مطالعہ نمایند کہ تاریخ ششم جمادی الاول خطایشاں رسید۔ مطالعہ آں موجب تسلی گردید، حق تعالیٰ آں برادر را راہ قوت ارشاد و علم ظاہری زیادہ تر عنایت فرماید۔ امداد و استعانت حضرات ہمراہ شما مردم است

زیراکہ شمایا دگار آں جناب قدسی مآب اند، وانشاء اللہ تعالیٰ از دعوات ترقی درجات غافل نیستم۔ وجمیع خورد وکلاں دعا و سلام مطالعہ نمایند۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ وملا عبداللہ نیز دعا و خیر مطالعہ نمایند۔

رقعہ شاہ علی بنام حضرت نسیمؒ

بعد حمد و صلوٰت از فقیر شاہ علی بعد از سلام سنت اسلام مطالعہ نمایند کہ مضمون رقیمہ واحد است در ماہ ربیع الاول ملا نور محمد جیو بمرض تپ دق از دار الفنا بدار البقاء رحلت نمودند۔ جز صبر چارہ نیست انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفقرا را بقدر اشتیاق خود مشتاق دانند، وملا عبداللہ صاحب بسیار بہ اشتیاق تمام سلام خوانند، ہرکہ باشد از خبر پرساں یک بیک را سلام برساں۔ والسلام والاکرام۔

۱۷۸

مکتوب والدۂ ماجدہ حضرت نسیمؒ بنام حضرت نسیمؒ

(یہ مکتوب ملا نسیم کی والدہ نے دہلی بھیجا ہوگا۔ حضرت مظہرؒ کے اپنے دو مکتوبات بنام ملا نسیم میں ان کی والدہ کے فوت ہونے پر تعزیت ہے۔ وہ ۱۱۹۰ھ سے کچھ پہلے فوت ہوئی ہوں گی۔)

فرزند دلبند نور چشم قرۃ العیون بجائے عین بلکہ از جان بہتر اعنی ملا محمد نسیم سلامت باشند۔ ازیں جانب مادر و خواہران سلام مطالعہ باد۔ بعدہٗ ازیں جانب تا تحریر عریضہ بحمد ایزدی بخیریت ست و خیریت و سلامتی آں فرزند شب و روز بلکہ

اَنا فاناً می خواہم کہ اللہ تعالیٰ در امانِ خود محفوظ گرداناد۔ بالنون والصاد، بعدہٗ معروض آنکہ شمایان اگر نشستہ ہستی برخیزید واگر استادہ روان شوید۔ مع سستی و کاہلی درین کار نورزید۔ واگر شمایان چیزے معذرت خواندگی می کنید و نمی آئید، حالا باید کہ خط بدست آدمِ اعتباری باید فرستاد کہ تسلی خاطرِ مایان شود۔ برائے ہمیں کہ این جا خبر رحلتش رسیدہ بود و مایان بسیار گریہ و زحمت چشیدہ اند، حالا باز خبرِ سلامت بمددِ ایزدی رسید، شکرِ ایزدی بجا آوردیم و بعد خبرِ سلامت شمایان چیزے مالش بفرستید، بسیار جمعیت خاطری شود بسبب درماندگی۔ واگر حالا شمانمی آیید باید کہ ملا خیر محمد را خواہ مخواہ بفرستید۔ اندک نوشتہ زیادہ دانند۔ و دعا و سلام از جانب مجیبی و صاحبزادہ محمد فیاض و صاحبزادہ میاں محمد عتیق و میاں محمد درجات و محمد توکل و علی شیر و جمیع صاحبزادگان اوچ مطالعہ باد۔

۱۷۹

فضائل و کمالات دستگاہ حقایق و معارف آگاہ زبدۃ السالکین قدوۃ العارفین گلدستۂ گلزار شریعت بلبل بوستان معرفت جامع المعقول والمنقول حاوی الفروع والاصول اخی صاحبی اخوندزادہ جیو دام برکاتہ۔ از جانب احقر العباد عاصی روسیاہ سید غلام تعظیمات بلاغایات و تسلیمات بلا نہایات بلکہ ہر دو دست بسر نہادہ برآں ذات سامی صفات بصد عجز و نیاز بوصول و معروض باد۔

بعد از دعا و سلام خیریت انجام و شرح شوقِ لقا و ملاقات کہ حد پایان و بیان ندارد۔ معروض آنکہ الحمد للہ این عاصی درگاہ بہ سلخ شہر صفر داخل خانۂ خود گردیدہ و بدیدن و زیارت حضرت بیت اللہ و روضۂ مبارکہ مشرف شدم۔ و چند تبرکات حضرت مکہ معظمہ و حضرت مدینہ منورہ زادہما اللہ تعالیٰ شرفاً و تکریماً بدست

دارندۂ رقیمہ فرستادہ ام خواہد می دہند - تبرکات مذکورہ برین موجب ست تبرک مکہ معظمہ سرمہ ہشت روز در آب زمزم نہادہ شد - کہ آب خوب جذب کند - نمک و شکر تری ایضاً بہ آب زمزم تر شدہ و ہر سہ چہار پانچ مرتبہ داخل حضرت بیت اللہ شدہ و بہ در و دیوار درون و بیرون حضرت بیت اللہ و حجر اسود و رکن یمانی و عراقی و تحت المیزاب و بہ مقام ابراہیم علیہ السلام و در گنبد مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصوصاً بر آن موضع شریف کہ تولد آن صاحبان بر آن مکان شریف شدہ داخل و مساس شدہ - و بزیارت حضرت بی بی خدیجۃ رضی اللہ عنہا نیز مشرف شدہ - تبرکات حضرت مدینہ منورہ - زاد ترکہ رسول اللہ بہمراہ نان خوردہ اند - نان ، خاک شفا ، گرد فرش مواجہ رسول اللہ ﷺ و روضۂ مبارکہ کہ در شان او حدیث وارد شدہ مَا بَیْنَ بَیْتِیْ وَمِنْبَرِیْ رَوْضَۃٌ مِّنْ رِّیَاضِ الْجَنَّۃِ و داخل حجرۂ مبارکہ دو بار شوند - بہ بست و ہفتم رجب المرجب و بہ دوازدہم ربیع الاول کہ اہل مکہ معظمہ و جدہ و اہل بغداد و بصرہ و دیگر جوانب برائے یافتن می آیند و بہتر از زلال رت ، نزد دعا ستون و باب دوازدہم ربیع الاول نیز خاک شفا و گرد فرش مواجہ و روضۂ مبارکہ مذکور شدہ اند تر کردہ ایم عجوۃ النبی کہ اسم آن خرماست کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در ہمہ اجناس خرما ہمیں اختیار کردہ می خورد و ہمہ تبرکات مذکورہ داخل در حجرۂ مبارکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ غیر از چند خواجہ خاصہ دیگر کس قدرت ندارند کہ بر آن جائے برزند - داخل شدہ اند و بہمہ حجرۂ مبارکہ و بہ محراب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و بہ منبر شریف و بہ آستانہ بی بی عائشہ صدیقہ و دیگر لوہ (ستّہ) آستانہ کہ جائے اجابت ست مساس و مالیدہ شدہ کہ ہمہ ہشت تبرک شد ، سہ تبرک حضرت مکہ معظمہ و پنج تبرک حضرت مدینہ منورہ شدہ بدست دارندہ رقیمہ فرستادہ شدہ - بہ صاحب مہربان خواہد رسید - و خاک شفا و با گرد فرش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر بیمار و مریض باشد بقدر دانہ جیوار در آب انداختہ بدہید و اگر آن مہربان می تواند ہم ہمیں طور بکنید -

دیگر عرض از ان مولانا آن ست کہ در حق بندہ ہمیشہ دعا کردہ باشند

Marfat.com

کہ اللہ تعالیٰ ایمانِ این فقیر سراپا تقصیر خطا نہ کند۔ واز محبت دنیا دلِ بندہ سرد کند و محبت خود و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم این فقیر چناں مشغول دارند کہ یکدم از ذکر و فکر خالی نباشم۔ و شب و روز بہ عبادت و ریاضت و کار آخرت مشغول باشم۔ و باز بہمراہ ایمان و خیریت آخرت بر آں مواضع شریف بندہ مشرف شود و در جوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم در حضرت جنت البقیع مدفون شوم۔ و خبر خیریت و سلامتی خود بدست دارندۂ رقیمہ ارسال نمایند۔ و این فقیر از غلامان خود بدعاء خیر کہ خاص انتفاع آخرت باشد در حق بندہ ہمیشہ کردہ باشند۔ والسلام باقی ایام بکام خود باد۔

احقر العباد سید غلام

۱۸۰

ہو الغنی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

عرض داشت بندۂ کمترین غلام و کہترین عتبہ بوسان بجناب فضیلت و شرافت پناہ، حقایق و معارف آگاہ غواص بحر عرفان نائب حضرات خواجگان عمدۃ الاتقیاء و زبدۃ الاصفیاء مخدومی شفقتی اعنی حضرت اخوند زادہ صاحب حیو صوتہ اللہ تعالیٰ مع من یحب عن الآفات والبلیات و متع اللہ المستفیدین بطول بقائہ و دوام الفیوضات ہمیشہ بر جادۂ شریعت علیٰ مصدرہا الصلوٰۃ والسلام و ارشاد طریقۂ عالیہ نقشبندیہ علیٰ صاحبہا الرضوان والاکرام متمکن بودہ کامیاب دارین باشند۔ اینکہ احوالِ فقیر ذرۂ نظیر مستوجب خدمت و صحت و تندرستی آں ذات بابرکات از درگاہ مجیب الدعوات مسئول و مطلوب است۔

Marfat.com

ازیں جانب بعد از تعظیمات بندگی و تسلیمات سرافگندی معروض رائے عالی می گرداند کہ تبرکات مدینہ منورہ و کعبہ شریفہ نزد حقیر امانت آں (بزرگ) می بود بدست ملا عبدالقدیر و ملا ولی محمد فرستادہ شد امید کہ رسیدہ خواہد شد مکرر آنکہ قصد مصمم فقیر چنان است کہ بزیارت و در خدمت آں صاحب حاضر می شوم۔ اما بہ سبب خدمت خانہ و آزار بدنی کہ ۔ ۔ اک از صحت ماندہ شدیم۔ اگر مہربانی حق جل و علا می شود۔ پس از صحت بخدمت خواہم رسید۔ و بر جمیع یاران آں جا سلام معروض باد۔ و در حق فقیر در اوقات مخصوصہ دعا کردہ خواہد شد زیادہ والسلام۔

اگر از خدمت دورم بدل شرمندگی دارم۔
چوں قمری طوق برگردن نشان بندگی دارم

مشتاق آں قدر کہ ز تقریر عاجزم ⁂ چوں گنگ خواب دیدہ ز تعبیر عاجزم
ازیں جانب فراموشی محال ست ⁂ وزاں جانب نمی دانم چہ حال است
ہر شب دعا می کنم بر خاک می مالم جبیں
جمع کن با دوستاں یا جامع المتفرقین

مکرر آنکہ ہفت تای مسواکہا و دو سہ تای شانہا و سہ تای تسبیح بدست مشارٌ الیہماں فرستادہ شد امید کہ رسیدہ خواہد شد۔ و از جانب برخوردار محمد پسر حقیر غلام آں (صاحب) تعظیم مع السلام قبول فرمایند۔ و از جانب محمد مشرف و عبدالقدوس جدید برادر محمد بصیر تعظیمات و تسلیمات بہ حضرت اخوند زادہ صاحب جیو و جمیع مستفیدان معروض باد۔

برگ سبز ست تحفۂ درویش ⁂ چہ کند بے نوا ہمیں دارد

عبدالقدوس بندۂ درگاہ

۱۸۱

هوالغنی

ہر صبحدم کہ سجدہ بنام خدا کنم　　اول دعاے دولت جمع شما کنم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ

آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین

عرض داشت کمترین بندگان وکہترین خدمتگاران بجناب فضائل وفواضل پناہ حقایق ومعارف آگاہ، عمدۃ السالکین قدوۃ العارفین اخوندزادہ صاحب جیو سلمہ اللہ تعالیٰ عن الآفات مع احبابہ ومتع اللہ المقتبسین بدوام بقائہ ہمیشہ بر مسند تدریس وارشاد متمکن بودہ کامیاب دارین باشند۔ آنکہ سرفراز نامۂ آن سامی در اسعد زمان واطیب اوان رسید، بسیار خرمی وخورسندی حاصل گردید۔ ازین جانب بعد از تعظیمات بندگی وتسلیمات سرافگندگی معروض راے خورشید ضیاے می گرداند۔ احوال این حدود تا حالت تحریر بخیر است وصحت وتندرستی مزاج شریف عنصر لطیف مدام مطلوب مرغوب است۔ وآنچہ آن مہربان نوشتہ بودند۔ کہ عدم اطلاع در مرض طویل شیوۂ برادری ومروت نبودہ راست است۔ اما بسبب گرمی رمضان ودوری منزل پریشانی وحرج آن سامی صلاح نبود۔ مخدوما! صاحبا! خط فرحت نمط کہ مصحوب فضیلت پناہ عبدالقدیر اخوند صاحب وملا ولی محمد اخوند صاحب در باب عذر ومعذرت فرستادہ بودند۔ در زمرۂ قبول بالراس والعین افتاد۔ مسرت وفرحت حاصل آمد۔ کہ موجب سرفرازی دینی ودنیوی گردید۔ چراکہ این جانب را معلوم است کہ غم واندوہ شریک ست۔ وجدائی متصور نیست ونخواہد شد ودر اوقات مخصوصہ بدعاے سلامتی ایمان این فقیر را یاد آرند۔ امید کہ مقرون باجابت است۔ واز جانب جمیع یاران

و مستفیدان این جانب تعظیمات و تسلیمات بر حضرت آخوندزاده صاحب جیو و یاران و مستفیدان آن جا معروض باد۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ و التزم متابعۃ المصطفیٰ علیہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا و علیٰ آلہ اجمعین۔ زیادہ ایام بکام باد ..... سکونت ..... صاحب دردہ دو آب ست

محب اللہ
عبدہٗ

۱۸۲

(مکتوب محب اللہ و محمد قدوس)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ الاکبر ہو اللہ الہادی والرشاد

حضرت مستغان قطب الاقطاب قافلہ سالار شاہ راہ طریقت، والیٔ مالک حقیقت، ہادی سرگشتگان بادیۂ ناسوت دریائے خوں خوار، قسیم جسیم وسیم نسیم شفیع مطاع نبی کریم۔

بلغ العلےٰ بکمالہ	کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ	صلوا علیہ و آلہٖ
قبائے بادشاہی راست بربالائے تو	تاج شاہی لولو لالائے تو

عرض این است کہ دریں جا خیر و خیریت ست۔ خیر و خیریت آں جناب عالی متعالی از درگاہ رب العزت مدام مطلوب است۔ علی الخصوص فقیر محب اللہ و فقیر محمد قدوس بدعا منتظر است۔ امید است کہ از خاطر عاطر شریف فراموش نخواہد شد۔ زیادہ دعا و سلام بے نہایات مرسل و مقبول باد۔ تخنہ کینکی کہ بیو ندیم رتوادے واتہ رتسی تو تر شو جیدا و نیادہ پرے دبنے دے ستا جمال لری۔ دیگر بندگی بجناب بی بیان صاحبان و صاحبزادگان

ترجمہ پشتو: کیا ہوا جو میں آپ سے دور ہوں۔ آپ کی روشنی مجھے پہنچتی ہے۔ جب تک یہ دنیا ہے اللہ تعالیٰ آپ کے جمال کو قائم رکھے۔ (آمین) (از ناقل)

اعنی علام محی الدین معروض باد۔

سیدان ذات حضرت مستغان میاں محمد معنبر شاہ صاحب جیو سلمہٗ ربہٗ و میاں محمد نور و ملا محمد نعیم و ملا آخوند سیف الدین و ملا حاجی و میاں صاحب معلم کو دکان و میاں محمد کاظم و ملا رحمت و شاہ لطف اللہ خان۔ و ملا جان محمد و ملا محمدی و ملا عبد القدیر و ملا ولی محمد و جمیع یاران صحبت و طریقت دعا و سلام بلا نہایات باد۔

۱۸۳

ہو الکریم

حضرت اخونزادہ جیو ؁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ و السلام علی رسولہ الکریم محمد و الہ اجمعین الطیبین الطاہرین

عرض داشت بندہ کمترین بجناب زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین سعادت و شرافت پناہ، حقایق و معارف آگاہ، مجمع الحسنات و منبع الفیوضات حمیدہ صفات قدسی آیات سلمہ اللہ تعالیٰ عن جمیع الامراض الظاہری و الباطنی بکمال شفائہ و متع اللہ المستفیدین بطول بقائہ و صونہ اللہ تعالیٰ عما لایلیق بحرمۃ انبیائہ و رزقہ اللہ تعالیٰ الدرجۃ العالیہ۔ ببرکۃ اصفیائہ ہمیشہ بر مسند تدریس و ارشاد متمکن بودہ سلامت باشند۔ ازجانب دعا گوی خمس الاوقات خدمت گار آں ستودہ صفات بعد از تحیات وافرہ و تعظیمات متکاثرہ معروض رائے مہر انجلاے می گرداند احوال فقیر ذرہ نظیر موجب حمد است صحت و سلامتی آں ذات شریف عنصر لطیف مدام مطلوب و مرغوب است

؎ اگر از خدمتت دورم بدل شرمندگی دارم ✤ ولے قمری صفت بستم کہ طوق بندگی دارم
گاہے گاہے بہ بوسہ ام بنواز ✤ تا کہ گردم ز عمر بر خوردار

بیت افغانی

Marfat.com

لاړے ځما ذړه بادشاه دے ؛ زه بادشاه له تخته ولے کوزه اومه

پیارا میرے دل کا بادشاہ ہے ۔ میں بادشاہ کو تخت سے کیوں اتارونگا

مخمس افغانی

هغه یار چه ښیسته دے تر آفتاب ؛ مخ به کله را ښکاره کړی له نقاب

وہ یار جو آفتاب سے زیادہ حسین ہے ۔ چہرہ نقاب سے کب کھولے گا

بیلتانه په زړه زهیر کړم بے حساب ؛ یو سبب ادکړه اے مسبب الاسباب

جدائی نے دل سے بے اندازہ مغموم کیا ۔ ایک سبب اے مسبب الاسباب بنا دے

چه ځما ملاقات ودشی له احباب

کہ میری ملاقات دوستوں سے ہو جائے

دریغه مه وے په دنیا کښی پیدا شوے ؛ اوکه وے په هسے شان مه خو وے شوے

افسوس میں دنیا میں پیدا ہی نہ ہوتا ۔ اگر ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔

لکه ځه یم د هجران په لمبو سوے ؛ څو به کړم زه پیدا هسے اوراولوے

جیسا میں ہوں جدائی کے شعلوں سے جلا ہوا ۔ کب تک میں جلا ہوا پھروں گا

چه سینه مے درست عمر شو کباب

جو میرا سینہ تمام عمر کباب ہوا

مکرر در خدمت صاحبزادہا و در خدمت والدہ ہا حقیقی و معنوی تعظیمات

وبندگی قبول باد ۔ ثانیاً در خدمت صوفیان خانقاہ و طالب علمان درس السلام دعا

من لدیکم قبول باد ۔

فقیر محب اللہ

بندۂ درگاہ
عبد القدوس

۱۸۴

من له المولیٰ فله الکل

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی زین النبیین بحبیبه المصطفیٰ ومن علی المومنین بنبیه المجتبیٰ علیه الصلوٰة وعلیٰ آله البررة التقیٰ والنقیٰ

عرض داشت کمترین غلامان وکہترین عتبہ بوسان محب الله وعبد القدوس بجناب زبدۃ الفضلاء وعمدۃ الاتقیاء مظہر اسرار ربانی محبوب سبحانی حضرت اخوندزاده صاحب جیو ہمیشہ بر مسند ارشاد وتدریس متمکن بوده کامیاب دارین باشند۔

بعد از تعظیمات بندگی وتسلیمات سرافگندگی معروض رائے مہر انجلاء می گرداند احوالات فقیر ذره نظیر تا حالت تحریر مستوجب حمد است۔ وصحت وسلامتی آن ذات شریف عنصر لطیف مدام مطلوب ومرغوب است ثانیاً آنکہ سرفرازنامہ آں منبع الفیوضات کہ نامزد این مسکین بے تمکین نموده بودند۔ بورود آں مبہج ومسرور گردید۔ چوں دریں وقت مسموع گردیده کہ طائر روح صاحبزاده فضل احمد[1] پنجرۂ حواس را درہم شکستہ در جناب قدس پرواز کرده از اصغاء این معنی این جانب را حزن بسیار واندوه بے شمار روئے داد۔ لاکن بحکم کریمہ انا للہ وانا الیہ راجعون سوائے از صبر ورضا چاره وگذر نیست حق جل وعلا در حق آں صاحبان وما یان مقبول الشفاعت سازد۔ ثالثاً آنکہ یک ہفتہ شده کہ خادمۂ آں صاحب تسلیم بحق جل وعلا کرده خلق گرداگرد برائے تعزیت می آیند وباوجودیکہ روضۂ منوره ومرقد مطہره را خلل ظاہر شده بکار چونہ برائے ساختن روضۂ شریفہ

---

[1] صاحبزاده فضل احمد معصومی المعروف "حضرت جیو صاحب" کی وفات ۱۲۳۱ھ میں ہوئی تھی۔ اس لئے یہ مکتوب ۱۲۳۱ھ کا قرار پاتا ہے۔

Marfat.com

این جانب مشغول است۔ بنا برآں در آمدن فقیر نزد آں صاحب توقف افتاده۔
زیاده والسلام والاکرام۔ وازجانب خاکسار غلام آں گلعذار عبدالقدوس
جدید بہ زبدۃ العارفین واسوۃ السالکین جیو ذبر مخدومی استادی صاحب جیو
ومحمد نسیم وملا شاہرت وسید غلام وحافظ کرم ومحمد کاشف وملا نصرت وجمیع
آشنایان وطالب العلمان تعظیمات وتسلیمات قبول باد۔ ودرحق فقیر
دعا رسلامتی ایمان کند کہ فقیر ہم می کند۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

۱۸۵

ہوالقادر

قبلۂ برحق وکعبۂ مطلق دام اقبالہ

از کمترین عاجزان میر محمدی بعد از عرض بندگی آنکہ در مدت ہفت و
ہشت ماہ کہ از نزد مرزا قادر بخش کہ در شہر آمده ام اگرچہ میر صاحب میر فتح علی خان
نسیم نان ہم میسر آمده یک پارچہ بمن ہم می دادند وسوائے (او) درین شہر باہیچ کس
تعلقہ ندارم، وشعار بنده سوال کردن نیست۔ وچونکہ آں قبلہ را بجائے حضرت
خواجہ بہاء الدین صاحب می دانم عرض می نمایم کہ اراده بنده در اجمیر شریف
ہست، ودرین جا مریدان وآشنایان (بے) حد بزرگ من ہستند۔ چنانچہ پیشتر
من درین جا بودم، خبرگیری می کردند۔ الحال از فاقہ میرم پس باز قصد کرده ام
کہ بردم وزاد خرچ ندارم امید کہ اگر دست رس باشد چیزے راه خرچ ہرچہ توفیق
باشد بدہند کہ جان بخشی خواہند نمود۔ واگر نزد آں قبلہ نباشد پس از برائے امن
این قدر مریدان ومعتقدان آں قبلہ ہستند اگر ہمہ ہا یک یک تنکہ بدہند خرچ
راه اجمیر خواہد شد۔ وسوائے این دو صورت اگر در حضرت نواب کسے از خواجہ سرایان
نواب وزیر آشنائے یا خادم آں قبلہ باشد یک خط سفارشی نوشتہ بدہند کہ ایشان
را تا اجمیر رسانند ازین سبب عزم کرده ام کہ اکثر آدمان خواجہ سرا نزد شاه قطب الدین

به ناگور می روند. درین خط هم باید نوشت که ایشان را تا اجمیر رسانند. بنده به صورت پنج چار تنکه از کسے گرفته تا بهرت پور برسم. به هر چه بخاطر شریف دستگیری باید نمود که اگر شما نخواهند کرد به که گویم، دعا ر دارم که به مرزا قادر بخش باز نویسم[1]

۱۸۶

.... که بیرون از حوصلهٔ تحریر و تقریر است معروض می دارد. سرفراز نامه که مشتمل بر ملاحظه فرمودن رسالهٔ فصل ذکر خفی که مرقوم قلم فیض رقم گردیده بود، پرتو ورود فرمود. از مطالعه آن جبین انتخار بر فلک سود، الحمد لله علی ذالک حمداً کثیراً، که منظور نظر عالی گردید. این خادم دیرینه را از (در) تصنیف و تالیف کارے نیست، لیکن آں شخص رساله در فصل ذکر جهر ادعا ر نموده کنایةً طعن بجناب عالی حضرت مجدد الف ثانی رضی الله عنه و به میاں محمد اعظم قدس سره نموده بود. لهذا نسبت غلامی که بجناب اقدس حضرت مجدد و اخلاصے که بروح پر فتوح میاں محمد اعظم قدس سره دارد تاب نیاورده برین سعی اوراق ابیر پنج دشش که در تحقیق معانی قرآن مجید بمطالعه دارد و کتب دیگر را که ملاحظه می نماید ازاں استنباط نموده در رد او نوشته.

و این فقیر شب و روز منتظر موت می باشد و هر سال در بدن خود تغیرے می یابد، دندان همه ریخت - چندکه باقی ماند طاقت خوردن ندارد..........[2]

---

[1] ، [2] یہ دونوں مکتوبات (مکتوب ۱۸۵ ، ۱۸۶) صاحبزادہ حکیم محمد میرآغا جان مرحوم و مغفور کی صراحت کے مطابق حضرت نسیم کے نام تھے اور مجموعۂ ہذا میں بھی انھیں اسی ذیل میں رکھا گیا ہے ۔ مگر یہ دونوں حضرت مظہر کے نام لکھے گئے ہوں گے - اس سلسلے میں توضیحات آخر میں کچھ معروضات پیش کر دی گئی ہیں - ملاحظہ ہو صفحہ ۱۲ (استدراک) -

۱۸۷

ذات والا صفات ابوالبرکات مجمع الکمالات منبع المروت معدن الجود و الاحسان مظہر اسرار ارشادیات موضح اسرار ربانی مخزن انوار ربانی مرشد حقانی مرفق صدقانی عمدۃ الفضلا والکرام زبدۃ العرفا العظام آخوند زادہ جیو محمد نسیم ادام اللہ برکاتہ و فیوضاتہ۔

معروض بعد از ادائے تسلیمات سرافگندگی و تعظیم بندگی آں است کہ ایں جانب تا الحال موجب حمد است و مستوجب شکر است۔ خیر و خیریت است ولیکن از احوال شما اطلاع ندارم۔ من شمایان را از درگاہ ذوالجلال جویانیم کہ اللہ (تعالیٰ) آں ذات بشارۃ الیہ (را) در حفظ و امن خود نگاہ دارد۔ و بر شریعت محمدی مستقیم دارد۔ و بر طریقت حقیقت محکم دارد۔ از دعا فراموشی ندارم فراموشی ازیں جانب محال است۔ در ایں جانب کلی دائم چہ حال است زیادہ از سلام ایام بکام باد۔ امید است کہ ایں کمینہ بے بضاعت و کم ہمت را بدعا یاد آرند۔ و دیگر معروض آنکہ بایان طریقہ شریفہ عالیہ شغل دارم۔ لیکن حضرت جیو محمد غلام حسن در طریقہ عالیہ قادریہ اجازت دادہ و ضرور گفتہ کہ در شب دوشنبہ و جمعہ جہر کنید بنا بر امتثال امر لطیفہ اوقات شغل ایں طریقہ کردم دیدہ ایم کہ نفع بسیار دارد ہر طالبان را۔

۱۸۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بخدمت شریف صاحب کمالات عالیہ و مقامات سامیہ حضرت ملا محمد نسیم جیو سلمہ اللہ تعالیٰ۔ بعد از سلام نیاز گزارش می نماید الحمد للہ بندہ تا سیزدہم محرم بخیریت است۔ و سلامت و عافیت ذات سامی صفات با جمیع توابع

ستدعی است، بنده را ضعف مرض که در پیرسال بواسیر دموی عود نموده ضعف مضاعف شد، نظر برایں ناتوانیہا در عالم اسباب امید حیات نماند الا أن یشاء اللہ سبحانہ فانہ یفعل بالضعیف ما یتحیر فیہ القوی۔ امید که دعا کنند اما اگر حیات باقی است صرف دریاد الٰہی گردد و حسن خاتمہ حاصل شود و اگر عمر بآخر رسید مرگ بر کلمۂ توحید و عفو و عافیت شود آمین۔ به استماع افاده واستفاده که طالبان بسیار بہ توجہات شریف بہ نسبت و آگاہی رسیده ہدایت مستفیدان می نماید دل بسیار خوش است۔ اللّٰہم زد فزد۔ دریں جا بسبب دخلوفات مجمع انعقاد نیافت۔ چند کس در حلقہ می آیند و ہدایت متفرع بر استعدادت، دریں وقت ضعف و سستی و پیری مبتدی شدن سخت متعذر است، الکریم آنچه در دہی بگنجد آں دہد، ملا محمد اعظم چند روز ایں جا تشریف داشتہ بخدمت شریف می رسد۔ بحال ایشاں توجہ فرمایند، ایشاں از مخلصان آنحضرت اند۔ حاجت تحریر و تقریر نیست۔ عیان و آشکار است۔ اگر مناسب دانند، [illegible] نسبت باطنی ایشاں را افشا نید۔ در خدمت شریف خبر حاضر خواہند شد۔ و اوقات بہ توجہات شریفہ بدل جمعی بسر خواہند برد۔ بلکہ توجہ و ہمت بحال ایشاں مبذول دارند کہ در خلوت در نسبت خود در اجتماع طالبان ترقیات پیدا نمایند۔ ایں است آنچه بخاطر فقیر آمده، امید است کہ ہمیں معروض پسند خاطر عاطر آید۔ والسلام بخدمت حضار مجلس شریف و صاحبزادہاے بزرگ منش سلّمہم اللہ تعالیٰ سلام والتماس دعا۔

مشک عنایتی رسید جزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔ کتاب تحفۂ اثنا عشریہ وجہ تحریراں بسیار گراں شده است۔ بعد چند رسید شش روپیہ رسیده دو تولہ مشک برائے اجرت تحریر کتاب کہ بہ شش روپیہ فروختہ می شود خریده بود، ہمیں یا آں کہ فروختہ خواہیم خورد و دستیہا تو نیز ایں چنیں کتاب دگر دہلی و کسے کہ ایں ہا دارد ... مرا اردی اسحاب (کذا)۔

۱۸۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام
علیٰ رسولہ محمد وآلہ الطیبین وصحابتہ الاکرمین امتہ الطاہرین الیٰ
یوم الدین

بعد السلام علیکم ورحمۃ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ کہ سنت اہل اسلام است
وبعد از تعظیمات بلا غایات وتسلیمات بلا نہایات کہ شایانہ خاکساران است
بموقف عرض رسانیدہ می آید، منظر اخلاق کریمانہ آں ذات محمودہ صفات
اگرچہ از حد ادب بیرون است۔ حافظ شیرازی گفتہ است۔

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند ⁂ آیا بود کہ گوشہ چشمے بما کنند
وانانکہ چشم سرخ بصد حیلہ وا کنند ⁂ فاسق ولی کنند مگس را ہما کنند

رفتم بہ طبیب و گفتمش درد نہاں ⁂ گفتا بغیر دوست بربند دہاں
گفتم غذا، گفت از خون جگر ⁂ گفتم پرہیز، گفت از ہر دو جہاں

یَا مُتَخَلِّقًا بِأَخْلَاقِ اللّٰہِ تَعَالیٰ العفو العفو العفو۔ حاصل
الکلام آں کہ فرد

تو ابر رحمتے آں بہ کہ گاہے ⁂ کنی بر حال لب تشنہ نگاہے

زیادہ از حدِ ادب بیرون است۔
عریضۂ کمترین خادمان محمد

۱۹۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حق حق حق نحمدہٗ ونصلی علیٰ نبیہٖ محمد وآلہٖ وصحبہٖ اجمعین

حقایق و معارف آگاہ مسند این طریقۂ عالیہ مولوی محمد نسیم حیوسلمہ اللہ تعالیٰ۔ از فقیر سعو(؟) سیف الدین احمدی النقشبندی السرہندی الفاروقی الحسنی الحسینی بعد از سلام علیک کہ سنت النبی صلی اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام است۔ واضح باد کہ ہمہ برادران ملک رسیدند و این جانب از حب وطن درین ملک افتادہ است، و بہ سبب وابستگان آنچہ تکلیف می گذرد، بخدا روشن است، مرزا صاحب و دیگر خلفاء حضرات درین ملک کہ بودند البتہ خدمت می فرمودند۔ الحال کسے نیست کہ یک دام بدہد۔ اگر نظر بحضرات عالی شان از مخلصان آن ملک چیزے جمع نمودہ خبر این جانب بگیرند، ثواب عظیم خواہد شد۔

دور دستان را بہمت یاد کردن ہمت است
ورنہ ہر نخلے بہ پاے خود ثمری افگند

زیادہ

Marfat.com

مکتوب غلام حسن

اللہ سبحانہ و تقدس شانہ

ہموارہ باوجود مسعود مسعود کمالات و عرفان آمود و معارف آگاہ تورع و اتقا دستگاہ مجموعہ اخوبی با جامع کمالات، مصدر حسنات منبع الفیوض والبرکات مقبول جناب حضرات قدسی درجات اخوی مکانی ملا محمد نسیم زید برکاتہ، را دیدہ باطن فیض مواطن بکحل الجواہر معرفت مکحل نمودہ باشعاعات جمالی لایزالی مبرا ز جیطۂ وہم و خیال است منور و قرین گرداناد - بالنون والصاد از ایں درویش اشتیاق اندیش بعد از سلام مسنون و دعوات مستجاب مقرون مشہود آنکہ للہ الحمد سبحانہ احوال دل اوضاع ایں درویش مستوجب حمد است - والمسئول من اللہ تعالیٰ عافیتکم و صحتکم و سلامتکم و علو درجاتکم دین و دنیا آدم ایشاں دریں جا آمادہ نیز بجہت مذاکرہ موضوع شما ساختہ بہ استماع خبر خیریت ذات سامی ایں درویش کہ غلام حسن نام است از حد بسیار خرسندی ارزانی فرمود جزاکم اللہ تعالیٰ خیر الجزاء - ایں قشانے بجہت معرفت و شناسائی طرفین می نگارد - اول آنکہ یک دفعے من الاوقات از جناب مقدس الالقاب قطب الاقطاب محرم حظیرۂ قدس رب الارباب پیر و مرشد حضرت مرزا صاحب ام قدس اللہ تعالیٰ روحہ الاقدس در ہنگام گذشتن ایام برسات بشما ارشاد شدہ بود کہ مزار فایض الانوار سید نور محمد قدس سرہٗ کہ از سبب کثرت برسات تبدیل صورت مرقد ایشاں شدہ بود بجہت تعمیر و مرمت آں بشما ارشاد شدہ چنانچہ ایں درویش نیز بہمراہ شما رفتہ و سنگ و کلوخ جمع نمودہ باتفاق ہمدیگر مزار شریف مرتب نمودیم و بعد ازاں یک جا از آں جا عود نمودہ بزیارت مرقد شریف حضرت نظام الدین قدس سرہٗ آمدہ در فاتحہ خوانی ماندیم خدمت

شریف شما بزودی فاتحه خوانده روان شدند و این درویش در عقب شما فاتحه خوانده بجستی دزودی در راه آمده ملاقی شد. این نشانی هم یاد آور فرمایند. دوم این است که در هنگام سکونت و حیات حضرت پیر و مرشد مرزا صاحبی ام قدس سره در وجه مکان خلد بنیان ایشان بمقدار یک صد و چند عدد روپیه پیش بنده وان گروی بود، چون جناب حضرت ایشان ازین دار الفنا رحلت فرمود حسب تقاضا بی بی صاحبه جناب حضرت ایشان را در آن جا دفن نمودند. بعد از ارتحال خاندان و مریدان را بنده وان مذکوران بجهت طواف مرقد منور ایشان و بزیارت نمی گذاشتند و می گفتند که این مقام گروی بایان است. تا حساب و معاملت گروی بمایان نه بنند بجهت زیارت نه خواهیم گذاشت. مخلصان و مریدان بسیار به تنگ آمدند. آخر الامر این ماجرا را مولوی محمد نعیم بهراچی در پورب استماع نمود. مبلغ را القدر وسعت و امکان جمع نموده روانه این طرف شد. این درویش دران ایام در رام پور بود. ملاقات طرفین میسر آمده و واقعات را اظهار نموده قدرے مبلغ که به نزد این درویش بود بتسلیم مولوی مذکور نمودم. مولوی در شاه جهان آباد آمده آن مکان سعادت انجام را از بنده وان خلاص نموده و قدرے ازان حجره چه بها فروخت صورت مرقد منور حضرت ایشان قدس سره مرتب نمودند. الحمد لله والشکر لله سبحانه. و بی بی اخال در پانی پت اقامت دارند. چنانچه مولوی ثناء الله دو روپیه در ماهیه می دهند و یک روپیه ملا مرادی می دهند و میر علی فوت شده اند شنیده باشند. و دو پسران ایشان بودند. یکے مداری نام که او شخص نا قابل و دیو اطوار می باشد. و دوم پسر ایشان والده خود را ازین جا بجهت تفرقه المعاش برداشته بجهت پورب نزد لکهنو (؟) خود برده. و میان عبد الحفیظ و میان بهادر فوت شده اند. در روضه مقدس حضرت ایشان قدس سره تدفین یافته اند. و محمد احسان در نوائی خورزده بطرف رام پور آمده بودند. نواب فیض الله خان مبلغ

سه روپیه به اوشان داده بود باز بطرف پورب رفته اند۔ و این درویش در قصبهٔ
امروهه سکونت می داشت۔ از سبب زد و تاخت مردم فرنگی و مرهٹه قصبهٔ
مذکور خراب شده بود۔ ازان این درویش از انجا برخاسته آمده در رامپور
سکونت نمودم۔ دران جا به توجهات حضرات قدسی درجات درویشان این درویش
بعضے مردم آن جاے داخل طریقت شدند و بسیار محظوظ و شاکر گشتند۔ چنانچه
ازان جمله پسران مولوی عبد الرزاق که مرد فاضل و متقی بوده بیعت نمودند
به ارادهٔ الله سبحانهٗ تعالیٰ۔ به موجب قسمت آب خورد۔ این درویش تا درین
ملک رسیده درین جا بعضے مخلصان مستفید شده اند۔ چون خبر شما موضوح
شد بسیار خرسندی رو بداد۔ امید که جواب این مکتوب بزودی قلمی و
ارسال دارند که انتظارے بدرجهٔ اتم و اکمل است۔ چون این درویش
بے سروسامان درین ملک رسیده جست و جوے حالات ایشان در دل بسیار
بود۔ در ربیع الاول وارد این ملک بشاور گردیده ام۔ از احوالات شما
متفحص می بودم۔ شخصے شاه نعمت الله نام به این درویش اظهار نموده
که میان محمد نسیم از راه توجه به طرف دهلی تشریف بردند۔ به سبب لاچاری
صبر نمودیم۔ درین وقت که آدم شما درین جا آمده و از احوالات ایشان بیان
نمود* به همین لب تشنگی گویا که آب حیات رسیدند۔ شکر خداوندی بجا آورده
شد۔ چون محض بے سروسامان و بے خرچ بودیم طاقت رسیدن خود بخدمت
شما ملحوظ نه شد۔ هر چند که آدم شما باعث شد که شما را سوار نموده می بریم
لاکن درین وقت طاقت معلوم نه شد۔ به اشتیاق بالا لطاق حالت گشت
خداوند کریم ارحم الراحمین است به هر قسم که خواهد ملاقات دوستان مخلصان
ما ... خواهد آورد۔

بچه مشغول کنم دیده و دل را که مدام ∴ دل ترا می طلبد دیده ترا می جوید

هر چند که بے سروسامان ازان طرف آمدیم۔ فاما احوال و اوضاع این ملک

و بے سروسامانی این دیار چون معلوم شد لشیمانی رو داد که چرا درین ملک آمده ام - باز خواطر بهمان طرف هندوستان مائل است - فاما اشتیاق ملاقات ایشان از حد متجاوز است - این چند کلمات و نشانی ها که نگارش آمده قطره است از بحر محیط هرگاه آن جامع المتفرقین مواصلت فیما بین میسر آورد - راز ها نیکه در دل ودیعت نهاده اند به معرض اظهار خواهد آمد - زیاده چه قلمی گردد - والسلام

مکرر این که از احوال و اوضاع میان غلام علی واقف اند که چه قدر مرد قابل و هوشیار اند - از شاه جهان آباد تباهی خورده در رامپور رسیده ند - یاران این درویش نوشته اند و خط او شان رسیده و قاصد آورده از صاحبزاده فتح علی خان بخصوص بر طرف این درویش فرستاده دران نوشته اند که بجهت پاس خاطر شما مبلغ پانزده روپیے نواب صاحب توجه درماهه میان غلام علی نموده اند - بسیار خرسندی حاصل گردید - این درویش در پتا ور در کوٹله رشید خان که مشهور است سکونت دارد - اگر کرم بخشی فرمایند این نشانے معتبر است -

والسلام والسلام والسلام

۱۹۲

مکتوب غلام حسن

برادر عزیز القدر ملا نسیم لعافیت باشند

از غلام حسن بعد ادعیہ وافیہ مطالعہ باد۔ مبلغ ہشت و نیم روپے بنام شما نزد اخون عبدالرزاق پیشوری فرستادہ ام بگیرند و رسید مرقوم سازند۔ ملا سیف الدین بعد سلام مطالعہ نمایند مبلغ پنج روپیہ بنام شما نزد اخون عبدالرزاق فرستادہ ام بگیرند و رسید بدہند۔ و مبلغ ہشت و نیم روپیہ بنام ملا تیمور نزد اخون (عبدالرزاق) مسطور فرستادہ ام خبر بہ اوشان برسانند۔ بجمیع یاران طریقہ سلام رسانید۔ و آرزو ہست کہ حق تعالےٰ باز سببے سازد کہ ملاقات میسر آرد۔

مکرر آں کہ ملا رحمت را کہ ہمراہ ما کردہ بودند چوں در موضع الہ ڈنڈ منزل کردیم بہ استاذ ظاہری ملا رحمت بلاقات کردیم۔ چنانچہ مبلغ دو روپیہ بنام استاد ملا رحمت فرستادہ ایم از اخون عبدالرزاق گرفتہ بہ اوشاں رسانند۔

رقیمہ غلام حسن ایں خط از رام پور در سوات
بہ موضع اوچوں متصل چکدرہ بملا نسیم برسد۔

۱۹۳

مکتوب اخوندزاده عبداللہ

عرض داشت کمترین فدویان قدم بوس درویشان فقیر حقیر اخوندزاده عبداللہ بجناب حضرت مشیخت پناہ حقایق آگاہ اخوندزادہ[1] جیو دران وقت کہ از دلی شریف روانہ شدہ بود، در راہ چنیں التماس شد کہ اللہ تعالٰے اگر موئے[2] مبارک را بخیرو عافیت بہ وطن رساند، این حقیر را بعد از چند مدت بیک جزو از اشعار شریف بنوازند۔ حضرت ایشان درجواب فرمودند کہ اگر اللہ تعالٰے مایان را مع اشعار شریف بوطن رساند، سوال شما را بجا خواہیم آورد۔ فی الحال ہرگاہ کہ مرضی صاحب است اگر بدست عامل رقیمہ مہربانی فرمایند۔ فہو المقصود، و اگر فرمایند برادر را می فرستیم یا خود بخدمت حاضر خواہم شد۔

زیادہ بخیر باد

ع۱ مولانا محمد نسیم علیہ الرحمہ

ع۲ این موئے مبارک در خانقاہ اوچ (ریاست دیر) ہنوز محفوظ است

۱۹۸

مکتوب عبداللہ

مربی کامل و مشفق مکمل محقق دقایق و محرم اسرار ربانی مظہر فیوضات و دردات سبحانی، زبدۃ السالکین عمدۃ المتورعین قدوۃ العارفین اعنی اخوند صاحب محمد نسیم جیو سلامت۔ از جانب کمترین قدمبوسان عبداللہ بعد از تحفۂ سلام خیر الکلام و آرزوے ملازمت سراسر سعادت کہ شیوۂ نیازمندی است معروض آں کہ درین وقت بخدمت سامی معروض داشتہ کہ بعضے سخنان از جناب حضرت قبلۂ دوجہانی حضرت صاحب حضرت جیو معلوم و بمفہوم شدہ است بعضے سخنان بفہم فقیر نمی آیند۔ پس ایشان مربی کامل اند۔ امید کہ آں سخنان نامعلومہ برائے طالبان فقیر ارسال فرمایند۔ کہ ایشان بجاے حضرت جیو اند کہ ایں کار فیض رسانی طالبان خواہد شد۔ و از توجہات بحق فقیر می فرمودہ باشند و فقیر نیز از دعاے صاحب فارغ نیست، خاطر شریف فرمودہ باشند۔ مکرر معروض می دارد کہ از کتاب خانہ یک جلد کتاب از کتابہاے حضرت شیخ جیو یعنی جلد اخیر از مکتوبات ضرور ضرور مہربانی فرمودہ عنایت سازند کہ جلد اول بدست آمدہ برائے جلد اخیر بسیار درکار است مہربانی می فرمودہ حوالۂ آدم این جانب فرمایند۔ زیادہ چہ عرض نماید از جانب اخون نعمت خان و محب اللہ خاں و ملا قلندر و تمامی یاران حلقہ تعظیمات بصد اشتیاق قبول باد۔

زیادہ چہ عرض نماید۔

۱۹۵

مکتوب بشارت اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی جناب معظم ومکرم مرکزِ دائرہ عرفان ومحیطِ کرۂ ایقان ادام اللہ فیضانہم۔ مفتقر الی اللہ شریر النفس کثیف الطبع۔ متبع خواہش وہوا واز خدمت گاری اقدس جدا وسرگشتہ بادیۂ رنج وعنا وتنہائی۔ وغریقِ لجہ جدائی امیدوار توجہ وعنایت وراجیِ شفقت وکرامت مدبر روسیاہ بشارت اللہ عفی عنہ وکان اللہ لہٗ اداب ولوازم عبودیت وانکسار ومراسم کورنش وتسلیمات غلامی واضطرار فدوی ساختہ التماس می نماید از زبانی اخون سعد اللہ صاحب سلمہٗ وملا محمد اعظم صاحب سلمہٗ نظر عنایت سامی بحال حضرت مولوی نعیم اللہ صاحب مرحوم مصروف است۔ ازین جہت بندہ ہم عرض نمودہ کہ درحق این فدوی در اوقات مخصوص وامورات مرجو یاد داشتہ دعا فرمایند کہ اللہ تعالیٰ درغلامیِ حضرت صاحب سیدی ومرشدی ومولائی طبیب القلوب والارواح وسیلتی الی وصول اللہ حضرت شاہ شاہان غلام علی صاحب مدظلال کما ہم راسخ داشتہ وترک ہمہ دادہ وتوفیقِ رفیق عنایت نمودہ برائے خود کندہ قولاً وعملاً وفعلاً دیگر بس تمنائے دیگر نیست وہمیشہ یاد فرما باشند واز پارۂ کاغذ دریغ نہ فرمایند زیادہ حد ادب۔

وباقی احوال فدوی زبانی اخون محمد اعظم وملا سعد اللہ معلوم خواہد شد۔ وبہ صاحبزادہا ے عالی مراتب وحضار مجلس شریف بعد اداب وسلام التماس دعا۔

۱۹۶

مکتوب حاتم

بعرض خادمان حضرت صاحبی خدایگانی قبلۂ دوجهانی معدن فضل و کرم منبع تفضل و شریعت صاحبی خدایگانی جیو مدظلہٗ العالی - از بندۂ کمترین حاتم بعد لوازم بندگی و کورنشات کہ ذریعۂ افتخار نیازمندان است بجا آورده می رساند - کمترین شب و روز انتظار و دعاے خیر جناب سامی بوده است - امیدوارم کہ مژدۂ خیر خیریت مزاج شریف و از صاحبزاده قلمی و مرحمت فرمایند - کہ باعث جمعیت و طمانیت خاطر ازین خواهد شد بنده از گوشۂ خاطر فراموش نہ فرموده همواره دعاء خیر در حق بنده می فرموده باشند - ورنہ روز محشر دست بدامان فیض تو امان سامی خواهد داشت - امیدوارم کہ دعاے خیر همواره در حق بنده می فرموده باشند - کہ باعث جمعیت خاطر ازین خواهد شد -

زیاده حد ادب -

۱۹۷

مکتوب محمد فقیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ علی سبحانہ والشکر علی اعطاء فیضانہ

مکتوب بجناب ارشاد مآب قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین لگانہٴ
حضرت صمدیت مقرب لبساط احدیت مقبول بارگاہ بے چون زینت بخش
تحریافت ؎

آرزو دارم کہ خاک آں قدم ❊ توتیائے چشم سازم دم بدم

کمترین عقیدت گزین خلف طالب علم اداب تعظیمات معتقدانہ و مراسم کورنشات
نیازمندانہ بجا آوردہ بموقع عرض حاشیہ بوسان لبساط فیض مناطِ انجمن
ہدایت موطن آں قبلہٴ ارباب تحقیق و توحید کعبہٴ اصحاب تدقیق و تجرید مخزن
لطایف انسیہ معدن معارف قدسیہ کریم الاخلاق عمیم الاشفاق حضرت
پیر دستگیر مد اللہ ظلال اجلالہ وافضالہ می رساند کہ اگرچہ بحکم بیت مولوی

؎ نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ❊ بسا کیں دولت از گفتار خیزد

این فدوی جاں نثار از مدت بسیار آرزوے پاے بوس ناصیہ سایان آستان فیض
نشان کہ اکسیر عسب وجود و فروغ بخش پیشانی سجود دست فوق الحد دارد ؎
زبس بہ مکتب غم مشق لاغری کردم ❊ تنم بہ کاغذ مسطر کشیدہ می ماند
لیکن قطع مسافت بہ سبب کم ہمتی دشوار ساختہ از حصول این دولت محروم
دریں صورت بہ مقتضائے فیض آں قبلہٴ انام امیدوارم کہ اگر آفتاب توجہ
خاص دربارہٴ ذرہٴ بے مقدار تابد ہر آئینہ از گرداب اضطراب مناص خلاص یابد

مصرع

یک نظر فرمالہ مستغنی شوم ز ابنائے جنس

پیوستہ خورشید ہدایت بر اوج (سعادت) و دریائے عنایت موج در موج باد

تونی مقصود گر مشغول غیرم ؛ تونی معبود گر نزدیک دیرم

زہے صفائے عمارت کہ در تماشایش ؛ بدیدہ باز نگردد نگاہ از دیوار

پشتو

دسحر بادہ معتبرہ دہ عاشق خبری

اذا لقیت حبیبی فقل لہ خبری

فرما نظر (لہ) شما شاد درست جہان کہ نہ دی

الی جنابک قد مال دائما بصری

فقیر محمد نصیر

ترجمہ پشتو:۔ اے بادسحری خوشبو عاشق کی طرف لا۔ جب تو میرے محبوب سے ملے تو اس کو میرا احوال پہنچا۔ آپ کی نظر عنایت کافی ہے اگرچہ سارا جہان نہ ہو۔ اس لئے کہ میری نظر صرف آپ کی طرف متوجہ ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

۱۹۸

حشمت پناہ عطوفت دستگاہ اخوندزادہ صاحب سلمہ اللہ ربہ

ازیں جانب خادم الفقرا محمد غلام سلام بالا کلام مقرون بہ صحت باشند بعدہٗ عرض آنکہ عجب انصاف است کہ در غازی استقامت کردند و شب گذرانیدہ مایان و عیال مایان از خادمان آن صاحب باشند اگر تقصیر نمودم توبہ کردم۔ برائے خدا اللہ از آں جانب استقامت در دیتہ کوہی اختیار کردہ کہ بخدمت آں صاحب مشرف بشوم۔

زیادہ

۱۹۹

برادر عزیز اخوندزادہ صبور السلام و خدائے تعالیٰ شما را از آفات دارین محفوظ دارد۔ و در حق ما دعا خیریت خاتمہ و خیریت دارین ما عنایت نمائید۔ بعدہٗ معلوم آن کہ پیش شما حبیب است و حال آن است کہ در ایں جا ضرور درکار است۔ پس باید کہ ہمراہ آدم بفرستید کہ ماجور دارین شوید۔ ایام بکام باد۔

Marfat.com

۲۰۰

انوار اسرار فیض اقدس از باطن منور مقدس عالی جناب ارشاد
مآب شیخ الانام مقتدائے طوائف اسلام منبع علوم روحانیہ مجمع فیوض سبحانی
مرشد کامل اکرم قدوۂ مشایخ عرب و عجم اعنی اخوندزادہ کہ اسمہائے شما
معلوم است جیو بعافیت سلامت باشید۔ ازین جانب بعد از
تعظیمات دو دستہ و تسلیمات پیوستہ آں کہ ازین جانب مقرون
بخیریت و خیر خیریت صاحب جمع خورد و کلاں مدام از درگاہ رب المعبود
مطلوب است۔ مرام آں کہ مایان خدمت گار شما ہستیم و شما فراموشی
دعا ری فرمایند و اشتیاق ملاقات صاحب بسیاری داریم ولیکن
راہ مایان نیست و صاحب مرحمت رفتن ایں جانب نہ فرمایند (می فرمایند)
و مایان را پائے رفتن کوتاہ است۔ چرا متعدیان براہ نشستہ اند۔
امید کہ خدمت گار صاحب قدیم (را) از دعا رحمت مہجور
نفرمایند۔

مہر



تمت بالخیر

Marfat.com

مکتوب حکیم صاحبزادہ محمد میر آغا جان صاحب بنام مرتب

(حکیم صاحب مرحوم نے مندرجہ ذیل مکتوب اپنے دستِ مبارک سے نقل کیے ہوئے مکتوبات کے مجموعے کے آغاز میں لکھ کر شامل فرمایا تھا یہاں تبرکاً درج کیا جا رہا ہے)

جناب محترم مکرم مخدوم مشفقم مہربانم حاجی الحرمین الشریفین مجمع الفضائل ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب، صدر شعبۂ اردو سندھ یونیورسٹی حیدرآباد سندھ زید فضلہٗ وعنایتہٗ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بخیریت جانبین نیک روزی باد۔

ورودِ گرامی نامہ کے وقت احقر بوجہ بیماری لاحقہ شرفِ جواب دہی سے محروم ہو کر جمیل کو مامور کیا۔ سفرِ حج سے بخیریت واپسی مبارک ہو۔ سال بسال آپ کا حج و زیارت روضۂ اطہر سے مشرف ہونا نعمتِ الٰہی ہے۔ آپ کے طفیل خدای عالم احقر کو بھی نصیب فرمائے۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ ویا نصیب۔

حسب الارشاد مکتوباتِ موجودہ نور محل مسجد صاحبزادگانِ اوچ، خود نقل کر کے حاضر خدمتِ گرامی کر رہا ہوں۔ اگرچہ پیرانہ سالی کی کمزوری سنگِ راہ تھی مگر نقل مطلوب کے لیے کوئی اور قابل اور لائق نہ پا کر باوجود کم فرصتی و کمزوری تعمیلِ ارشاد کی کوشش کی گئی، جو محض فضل و توفیقِ الٰہی تھی اور جناب کی نیک نیتی و اخلاص اور فیض رسانی کی برکت۔

اجرتِ تحریر کی ضرورت نہیں اور نہ بھیجنے کی تکلیف فرمائیں کہ یہ اپنا ہی کام ہے اور آپ ہی ہیں امداد نشر و اشاعت کی دے کر، سرفراز و ممنون فرما رہے ہیں۔ جزاکم اللہ خیر الجزا فی الدارین۔ امید ہے رسید سے ممتاز فرمائیں گے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

احقر محمد میر آغا جان عفی عنہ، اوچ ریاست دیر مغربی پاکستان ٩ ربیع الاول ١٣٨٩ھ

اِشاریہ

فہرست اعلام

الف

آصف علی ۲۲
ابراہیم مُلّا ۱۵
ابوالبرکات سید حسن قادری
پشاوری ۱۴
ابوالحسن زید فاروقی ۱
ابوالعوالی ۱۲۵، ۲۲۱، ۲۲۴،
بوالفتح ۷۵، ۱۶۶، ۱۶۷،
۱۷۰، ۱۸۳، ۱۹۲، ۱۹۳،
ابوالقاسم خاں ۳۴، ۱۲۶، ۱۳۳،
ابوسعید ۲۲، ۲۲۱،
احسان حسین فاروقی ۲۲،
احمد اللہ ۱۹، ۱۰۲، ۱۰۷،
احمد حاجی ۱۱۳
احمد حسین ۲۲
احمد خان ۵۸، ۱۶۲، ۲۰۷،
۲۰۸، ۲۲۰،

احمد سعید ۲۲،
احمد شاہ ابدالی (دُرانی) ۵، ۴۸
۵۲، ۵۸، ۶۰، ۷۲، ۸۸، ۹۰
۱۲۲، ۱۳۶، ۱۲۷، ۱۵۵، ۲۰۴
۲۰۶، ۲۲۵، ۲۳۹، ۲۴۹،
احمد علی شاہ نقشبندی ۲۲،
احمد کبیر ۲۲
احمد، میر ۲۲۴،
احمد خواجہ ۱۸۳،
ارشاد حسین فاروقی ۲۲
ارشاد خاں، نواب ۴، ۶، ۸،
۹، ۲۳، ۳۱، ۳۳، ۳۶، ۴۳،
۵۸، ۵۹، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۷۵،
۸۲، ۸۵، ۸۸، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۴۷،
۱۶۵، ۱۸۲، ۱۸۸، ۱۹۱، ۲۱۵،
ارشد خاں ۷، ۶، ۴۹، ۸۵، ۱۰۵،

۱۸۵ و ۱۸۹
ارشد علی ۲۲، ۱۶۳
اسد اللہ ۸۶،
اسد اللہ بیگ ۱۶۴،
اسلم خاں ۱۴۱،
اسلم اخون، ملّا ۲۲
اسمٰعیل، میر ۱۲۵، ۱۹۲،
اسمٰعیل، میرزا ۱۷۹
اصالت محمود خاں ۱۳۹
اعظم علی خاں ۵۳
افضل ۱۴۴،
افضل خاں (افضل الدولہ) ۲۹، ۶
۳۱، ۳۸، ۴۸، ۴۹، ۵۲، ۵۳
۵۳، ۵۴، ۱۱۵،
اکرام اللہ ۱۶۲، ۱۶۸،
اکرام الدین ۱۸۳، ۱۹۶
اکرام الدین احمد، حافظ ۲۲
اکرام خاں ۲۲۶
اکرم ۷۷

اللہ یار ۲۱۷
اللہ یار خاں ۲۲۴
اللہ یار شیخ ۲۲۸
امام الدین احمد خاں ۶۶، ۶۷
۶۹، ۷۲، ۸۵، ۱۶۵، ۲۰۶
امام الدین، اخوند ملّا ۲۲
امامن ۶۶
امامی بیگم ۲۲۰
امان اللہ ۱۴۳
امان اللہ، اخون ۱۷، ۲۲، ۱۱۳
امان، حاجی ۲۲۵
امان خاں، ملّا ۲۲۵
امان، شاہ ۲۳۵
امانی بیگم ۱۳۰
امداد حسین ۲۲
امرناتھ ۱۶۰
امیر ۲۱۹
امیر ناصر ۱۴۹
امین ۲۱۹

امین احمد اظہر، شاہ ۲۲
امین الدولہ (امین الدین خان)
۶۴، ۷۵
امین محمد خاں ۷۲
امینہ ۱۹، ۸۱
اَنا مَل، لالہ ۶۷، ۶۸، ۷۲، ۷۳
الوزر خاں ۲۱۹، ۲۲۷
اولیا، مُلّا ۱۵
ایزد بخش ۱۱۲
ایمن، اخون ۲۲۸
ایمنہ ۲۳۴، ۲۳۷

ب

باز خاں ۲۲
باز خاں، میر ۱۰۱
بحر الدین ۱۳
بختاور خاں ۶۰، ۲۱۵
بخشی سردار خاں ۸۸
برکت اللہ ۱۴۴
بسا ون رائے بیدار ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۱
بشارت اللہ ۲۶۵
بندے علی خاں ۱۷۰
بہادر ۲۱، ۲۵۹
بہار، مُلّا ۱۷، ۲۰۵
بہاء الدین، خواجہ ۲۵۲
بہاء الدین، میر ۱۴۷
بہرام بخش ۵۰، ۵۳
بہرہ مند شاہ ۱۷۰
بیان ۲۵
بیتو ۶۶

پ

پٹو ۱۰۸
پیر جان، سید ۱۲، ۱۳
پیر علی (شاہ علی) ۱۶، ۱۹، ۲۱، ۳۶
۳۸، ۳۹، ۴۵، ۶۱، ۶۴، ۶۶
۶۸، ۶۹، ۷۱، ۷۳، ۷۴، ۷۷
۸۱، ۸۵، ۸۶، ۹۹، ۱۳۳، ۱۳۴
۱۵۸، ۱۷۵، ۱۷۸، ۱۸۳، ۱۸۷
۲۲۰، ۲۳۳، ۲۳۷، ۲۴۱، ۲

۲۴۲، ۲۵۹
پیر محمد ۹۱

ت

تیمر خان ۱۶۱
تیمور، ملا (ملا تیمر) ۱۴، ۱۵،
۱۸، ۲۱۱، ۲۱۷، ۲۲۳، ۲۶۲

ث

ثناء اللہ پانی پتی، قاضی (ثناء اللہ)
۱، ۲، ۴، ۵، ۷، ۸، ۹، ۱۱،
۱۵، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۸،
۲۹، ۳۱، ۴۴، ۴۶، ۴۷، ۴۹،
۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۸،
۶۴، ۸۷، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۰۷،
۱۱۱، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۲۲،
۱۲۳، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۳۲، ۱۴۰،
۱۴۵، ۱۵۳، ۲۲۴، ۲۳۵،
۲۳۶، ۲۳۸، ۲۴۰، ۲۵۹،
ثناء اللہ سنبھلی ۴، ۹، ۷۵،
۷۹، ۸۳، ۸۴، ۸۶، ۱۸۷

ج

جانجاناں (دیکھیے مظہر)
جان عالم خاں ۱۲۹، ۱۳۰
جان محمد، ملا ۱۴، ۲۴۹
جانی خانم ۲۲۴
جگنو ۱۶۲
جلال الدین، حکیم ۱۶۲
جلیل، ملا ۱۴
جمال احمد مجددی ۳۲
جمال خان ۲۲۷
جنگی خان ۲۰۶
جہانگیر، ملا ۲۲
جیون، سید ۱۵۱
جیون مل ۱۴۸، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲

چ، چھ

چتور رام ۱۴۸، ۱۵۰، ۱۸۴
چھتر مل ۹۹، ۱۴۸، ۱۵۱، ۱۵۲

ح

حاتم ۲۶۶

Marfat.com
Marfat.com

حاجی ۱۴۱
حاجی، مُلّا ۲۲، ۲۴۹
حاجی بیگم ۲۲۱
حافظ رحمت خاں (حافظ) ۵، ۵۸، ۶۲، ۷۶، ۸۸، ۹۱، ۹۶، ۹۷، ۱۳۲، ۱۷۰، ۱۸۳، ۱۸۴، ۲۰۵، ۲۰۸،
حافظ شاہ محمد ۲۱۲
حافظ شیرازی ۶۸، ۲۵۶
حبیب احمد ۲۲
حبیب اخوند، مُلّا ۲۲
حبیب الرحمٰن خاں ۲۲
حبیب اللہ، شیخ ۹۹
حجت اللہ ۱۰۳
حجن ۸۱، ۱۰۳
حسام الدین ۱۸۳، ۱۹۶
حسن خاں، مُلّا ۱۲۳
حشمت خاں، سید ۸۶، ۸۹، ۱۳۶
حفیظ الدین ۱۰۵
حقیقت رائے ۱۵۹
حکمت اللہ ۸۱، ۲۰۱
حکومت رائے ۱۵۵
حمایت اللہ خاں ۱۲۷، ۱۲۸
حمزہ ۱۹۶
حمزہ، سید ۲۰۶
حمزہ، میر ۱۶۴
حمزہ خاں ۱۲۵
حنیف اللہ صدیقی ۱
حیدر خاں ۲۱۹

خ

خادم حسین ۱۶۷
خاذی محمد، مُلّا ۱۷، ۲۰۵
خدیجہ بنت بحر الدین ۱۳
خضر خاں ۲۲۶، ۲۲۷
خلیق انجم ۱، ۴، ۳۳، ۷۹، ۸۷، ۸۹، ۱۰۲، ۱۰۷، ۱۲۰
خلیل احمد سرہندی ۲۲
خلیل الرحمٰن سواتی ۲۲

خواجہ بادشاہ نقشبندی ۱۴۷
خواجہ محمد، مُلا ۱۷، ۲۱۷
خواص، مُلا ۲۲
خوشحال، مُلا ۲۲۴
خیرالدین حسین، میر ۱۳۱
خیر علی، میر ۱۳۹
خیر محمد، مُلا ۱۶، ۲۴۳

د

دائم علی سرہندی ۲۲
درانی (دیکھیے احمد شاہ ابدالی)
درگاہی خان ۲۲۶
دلیل اللہ ۱۲۶، ۲۳۵، ۲۳۷،
۲۳۸، ۲۴۰
دوندیا خاں ۲۷۰
دوندے خاں ۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸،
۷۰، ۷۳، ۷۶، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۹۵
دیندار (میاں دیندار) ۲۱۶، ۲۱۸،
۲۱۹
دین محمد ۲۷۰

ر

راز محمد ۲۱۹
راگھو (رگھناتھ راؤ مرہٹہ) ۲۰۴، ۲۸
رام پرشاد ۱۵۵
رائے بہادر سنگھ ۱۴۰
رحمت اللہ، شیخ ۶۶، ۶۸، ۷۱،
۷۴، ۸۳، ۹۹
رحمت اللہ کشمیری ۵۲، ۵۴
رحمت خاں (دیکھیے حافظ رحمت
خاں)
رحمت، مُلا ۱۶، ۱۸، ۲۱۷، ۲۴۹،
۲۶۲
رحم خاں ۱۰۰، ۱۲۵
رحم داد (رحیم داد) ۵، ۳۱
۳۴، ۳۵، ۳۸، ۴۰، ۵۷، ۵۸،
۸۷، ۸۸، ۱۲۰، ۲۲۶
رحیم الدین ۱۸۲، ۱۸۴
رحیم خاں ۸۶
رحیم خاں خانزادہ ۶، ۴۸، ۵۵

Marfat.com
Marfat.com

۵۷، ۱۱۴
رحیم داد (دیکھئے رحم داد)
رسول خان ۲۲۶
رُشد علی خان ۲۰۲
رشید النبی مجددی ۲۲
رضا ۶۷، ۲۰۲
رضا خان ۲۲۶
رفیع، مُلّا ۲۰۲
روح الامین ۱۴۶، ۱۷۴، ۲۰۳
روشن خان ۱۶۳، ۱۸۷، ۲۰۶
رؤف احمد رافت ۲۲
ریحان حسین ۲۰۲

ز

زبردست، مُلّا ۱۶، ۲۳۴،
۲۳۷، ۲۳۸،
زبیدہ ۲۲۴

س

سیالم شاہ ۱۸۵
سبحان شاہ ۱۲۹، ۲۰۵
سجاد ۲۱۹
سراج احمد مجددی ۲۲
سراج شاہ بونیری ۲۲
سراج، مُلّا ۲۲
سردار، مُلّا ۱۶، ۲۳۴، ۲۳۵،
۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰
سرفراز خان ۲۱۹
سعد اللہ، اخون ۱۷، ۲۶۵
سعد اللہ خان ۲۲، ۹۶
سکندر خان، خواجہ ۸۲
سلیم، اخوند میاں ۲۲۶
سنا، معصوم ۹۰
سید احمد ۶۶
سید احمد، اخوند ۲۲
سید جیون ۱۵۱
سید حمزہ ۲۰۶
سید غلام ۱۳، ۱۴، ۱۷، ۲۴۵
سید قاسم خان (دیکھئے قاسم علی خان)
سیدن بیگم ۲۲۰

Marfat.com
Marfat.com

سیف الدین احمدی سرہندی ۲۵۷
سیف الدین، اخوند ۲۴۹
سیف الدین، مُلّا ۱۵، ۱۷، ۲۱۷، ۲۶۲؛
سیف اللہ ۵۶، ۵۷، ۱۱۴

ش

شادی رام ۹۹
شادی لعل ۱۵۸
شاہت، مُلّا ۱۷
شاہستار ۲۱۹
شاہ علی (دیکھئے پیر علی)
شاہ محمد ۶۷، ۲۰۷، ۲۱۰
شاہ محمد پیر مجذوب ۲۲
شاہ محمد خاں ۲۲۵
شاہ مدار ۴۳، ۵۹
شاہ نذر ۶۷، ۷۲
شاہ نور ۶۹
شاہ نور خاں ۲۲۲
شاہ ولی اللہ ۲۳، ۸۳، ۱۴۰
شجاعت علی ۱۰۵
شنبھورائے ٹھاکر ۵۹
شیخ محمد ۸، ۱۷
شیر محمد ۱۲۸

ص

صالح خاں ۱۰۵
صالح محمد ۹۳
صالح محمد، مُلّا ۱۷
صبغۃ اللہ ۵۲، ۲۳۵، ۲۳۷
صدر الدین، مُلّا ۲۲
صدر المشائخ (فضل عثمانی) ۱۳
صفوۃ اللہ ۱۹، ۲۳۷، ۲۳۸
صفی القدر ۲۲
صفی اللہ، خواجہ ۱۳

ض

ضابطہ خاں ۳۴
ضیاء الدین حسین ۱۳۵
ضیاء المشائخ (محمد ابراہیم) ۱۳
ضیاء النبی مجددی ۲۲

Marfat.com
Marfat.com

ظ

ظفر، مُلّا ۲۲۵

ظفر علی ۴، ۶، ۹، ۳۳، ۳۴، ۶۷، ۶۹، ۷۰، ۷۲، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۴، ۹۳، ۱۰۰، ۱۶۳، ۱۷۶، ۱۸۹، ۲۰۵۔

ظہور الحسن مجددی ۲۲

ع

عابد خانم ۲۲۴

عارف خان ۱۹۱

عاشوری، میر ۹۶

عالم خان، مُلّا ۹۰

عباس علی امروہوی، حافظ ۲۲

عبدالاحد (شاہ گل) المتخلص وحدتؔ

عبدالباقی ۱۹، ۲۱، ۲۲۷

عبدالباقی، خواجہ ۱۳

عبدالجبار ۹۲

عبدالجلیل ۴۹، ۵۲، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷

عبدالجلیل، مُلّا ۹۴

عبدالحفیظ ۲۱، ۹۳، ۲۵۹۔

عبدالحق، شیخ ۵۷، ۲۱۱

عبدالحی ۱۸۳

عبدالخالق، حاجی ۱۷، ۲۲۱

عبدالرحمٰن خان ۱۷۶

عبدالرحمٰن، خواجہ ۱۳، ۱۴

عبدالرحمٰن شیخ ۴۵، عبدالرحمٰن، مُلّا ۲۲

عبدالرحیم، حافظ ۲۲۵

عبدالرحیم، مُلّا ۱۷، ۹۰، ۱۲۴۔

عبدالرزاق ۹۲، ۹۳، ۱۷۰، ۲۰۵، ۲۱۵، ۲۱۷، ۲۶۰، ۲۶۲۔

عبدالرزاق، شاہ ۱۲۔

عبدالرزاق قریشی ۱، ۴، ۵، ۸، ۱۰، ۱۱، ۳۳، ۴۶، ۵۸، ۶۴، ۶۶، ۷۶، ۸۷، ۹۹، ۱۰۱، ۱۰۴، ۱۰۹، ۱۱۱، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۲۰، ۱۲۶، ۱۲۹، ۱۳۲۔

عبدالرزاق، مُلّا ۱۴، ۱۷، ۲۲، ۲۳، ۲۴۔

عبدالرسول ۱۸، ۲۱۶، ۲۱۷۔

عبدالرشید مجددی ۲۲
عبدالستار جان ۱۴
عبدالعزیز خان ۱۷، ۱۱۸، ۲۲۳،
عبدالعلی، سید ۱۵۱
عبدالغفور پشاوری ۲۲
عبدالقدوس ۱۶، ۲۳، ۲۴۶،
۲۵۰، ۲۵۱۔
عبدالقدیر اخوند ۱۶
عبدالقدیر، ملا ۱۶، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۹
عبدالقیوم ۱۹۶
عبدالقیوم، شاہ ۱۳
عبداللہ ۱۹۶، ۲۱۶، ۲۱۷۔
عبداللہ انصاری ۷۶
عبداللہ جان ۱۴، ۲۱۹
عبداللہ جان فاروقی ۱۳
عبداللہ خان ۲۰۸، ۲۱۸
عبداللہ، ملا ۱۴، ۱۵، ۲۴۲،
۲۶۲، ۲۶۴
عبدالنبی ۱۸، ۲۱۶، ۲۱۸
عبدالہادی، میر ۶، ۷، ۲۸، ۴۰،
۴۴، ۹۹، ۱۷۸، ۱۹۱۔
عبیداللہ اخون سواتی ۲۲
عبید خان، خواجہ ۶
عرفان، ملا ۲۲
عزت اللہ ۲۲۰
عزت اللہ ابن راسخ ۵۱
عزت اللہ شاہ ۱۳
عزیز اللہ خان ۱۱۵
عزیز خان روہیلہ ۱۱۷
عصمت اللہ شاہ ۵۶
عظیم خان، ۲۲۶
علاؤ الدین مجددی ۲۲
علی احسن، سید ۱۳۰
علی اصغر، میرزا (میر ملکص بہ) ۱۰،
۹۲، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۲۰۸۔
علی خان ۱۲۵
علی رضا خان ۴۷، ۴۸، ۵۱
علی شاہ، سید ۱۵، ۳۷

علی شیر ۱۹، ۲۴۳
علی محسن، میر ۱۳۱
علی محمد ۲۱۹
علی محمد خان ۱۱۴، ۲۰۸
علی نذر ۱۷۰
عماد الملک ۵، ۸۰، ۸۶، ۸۷
عمر خان ۱۱۴
عمر، ملّا ۹۲، ۹۳، ۱۱۸
عنایت اللہ ۲۲۰
عنایت خان ۴۴، ۵۴
عنایت غوث ۱۰۵

غ

غالب علی خان ۶۹
غلام امام ۶۰، ۶۱، ۸۱، ۸۲، ۱۹۱، ۲۰۷،
غلام حسن ۴، ۱۰، ۱۷، ۱۸، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۵۹، ۶۰، ۶۲، ۶۳، ۷۹، ۸۱، ۸۷، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۴۵، ۲۱۱، ۲۱۵، ۲۱۷،
۲۵۴، ۲۵۸، ۲۶۲۔
غلام حسن، شاہ ۱۴۳
غلام حسین ۱۶۵
غلام حسین، شیخ ۱۵
غلام حسین تھانیسری ۱۸
غلام حسین خان ۹۷
غلام رسول ۱۸، ۱۰۵، ۱۴۵، ۱۹۴، ۱۹۵، ۲۱۹
غلام عسکری خان ۴، ۶، ۴۳، ۵۹، ۶۴، ۷۹، ۸۰، ۸۲، ۹۵، ۹۷، ۱۰۱، ۱۰۲، ۲۰۷، ۲۱۰۔
غلام علی ۸، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۳۰، ۸۳، ۸۷، ۲۳۵، ۲۳۷، ۲۶۱، ۲۶۵
غلام غوث ۱۸، ۲۱۷
غلام فرید ۲۰۶
غلام قادر شاہ ۱۸، ۲۱۱، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸۔
غلام محمد ۶۷، ۶۸، ۷۳، ۱۴۵، ۱۵۴، ۱۸۳، ۱۹۶، ۲۳۶۔

Marfat.com

غلام محمد (حضرت جی) ۱۳
غلام محمد معصوم ثانی ۱۳
غلام محی الدین ۱۳، ۱۳۴
غلام مصطفیٰ ۴۴، ۹۹، ۱۰۶، ۱۳۴،
۱۳۷، ۱۷۸-
غلام مصطفیٰ خاں ۶۹، ۷۰، ۷۴، ۹۱
غلام نبی ۲۳، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸
غلام نبی، شاہ ۱۳
فاروق، مُلّا ۱۷، ۲۱۱، ۲۳۱
فتح اللہ ۱۸۳، ۱۹۶
فتح اللہ حافظ ۲۱۰، ۲۱۲
فتح اللہ، خواجہ ۱۴۱
فتح اللہ، مرزا ۱۴۲
فتح خاں ۱۱۳، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳،
۲۱۹، ۲۲۳-
فتح علی ۱۸۳، ۱۹۶
فتح علی خاں ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۶، ۲۶۱
فتح علی خاں، میر ۲۵۲

فتح محمد ۱۴۳
فخر الدین ۲۰۷
فخر الدین ۲۵
فدا احمد مجددی ۲۲
فدائے محی الدین ۱۳
فرحت اللہ ۱۴۲
فصیح اللہ خاں ۲۴
فضل احمد معصومی ۱۲، ۱۶، ۲۳، ۲۵۱
فضل عثمان (دیکھئے صدر المشائخ)
فضل عمر (دیکھئے نور المشائخ)
فضل قیوم ۱۳
فضل محمد ۲۱۷
فقیر اللہ ۱۲۷
فیض اللہ خاں ۲۱، ۸۸، ۹۱، ۱۶۷،
۲۵۹
فیض اللہ، خلیفہ ۱۵۴، ۱۶۴، ۱۶
۱۶۵، ۱۸۷، ۱۸۸
فیض اللہ، مُلّا ۱۷، ۹۲
...

Marfat.com

ق

قادر باز خاں ۹۶
قادر بخش، مرزا ۲۵۲، ۲۵۳
قادر داد خاں ۱۳۴
قادر شاہ ۱۸
قاسم ۶۷، ۷۲
قاسم بیگ ۲۲۲
قاسم، شیخ ۱۱۴، ۱۹۸
قاسم علی خاں (محمد قاسم خاں، سید
قاسم خاں) ۵، ۶، ۴۰، ۱۱۹، ۱۷۲،
۱۷۸، ۱۸۰، ۱۹۰، ۲۰۲
قائم خاں ۱۰۱
قائم خاں، ملّا ۱۰۰
قدرت اللہ ۵۶
قطب الدین ۱۷۷
قطب الدین، شاہ ۱، ۲۱، ۲۵۳
قطب الدین، شیخ ۱۵
قلندر بخش ۱۳۶، ۱۳۷
قلندر خاں، خواجہ ۸۲
قلندر، ملّا ۱۷، ۴، ۲۶۴
قمرالدین، شیخ ۴۲

ک

کامو ۱۴۶
کامیاب، خواجہ ۴۴، ۴۵، ۱۳۲، ۱۷۵
کبیر، ملّا ۲۲
کرم، حافظ ۱۷
کرم خاں ۸۵
کریم الدین ۱۸۳، ۱۹۶
کریم خاں ۸۶
کلو کوکہ ۹۷
کلو، میر ۶۸، ۷۲، ۱۴۵
کلیم اللہ ۱۲۰، ۱۷۹
کمال خاں ۲۲۸
کمال شاہ ۱۵۳

گ

گل محمد ۱۷، ۲۱۶، ۲۱۸

ل

لال محمد ۱۲۵

لچھمن سنگھ ۱۴۴
لغل خاں.....
لطف اللہ خاں، شاہ ۲۴۹
لطف اللہ، شاہ ۱۵، ۱۴

م

مبارک النساء ۱۹۹
مجدالدولہ ۵، ۸۸، ۱۲۶
مجدد الف ثانی ۱۶۲، ۲۱۱، ۲۵۳
مجیدن ۸۱
محب اللہ ۱۶، ۲۳، ۸۶، ۲۳۸
۲۵۰، ۲۵۱۔
محب اللہ (پسر محمد طاہر) ۱۹۸
محب اللہ خاں ۵، ۳۴، ۸۰، ۹۶، ۱۰۷
۱۴۵، ۱۷۵، ۱۹۵، ۲۱۵، ۲۶۴
محب اللہ، ملا ۱۳۸
محبت خاں ۲۲۷
محبو ۷۲
محبوب علی، حافظ ۱۱۷
محسن، ملا ۵۸، ۶۲

محمد ۶۷، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۸۸
محمد ابراہیم خاں ۲۳
محمد احسان احمدی ۴، ۸، ۱۹، ۲۱،
۲۳، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱،
۶۲، ۷۹، ۸۰، ۸۲، ۹۵، ۹۷،
۱۰۱، ۱۰۲، ۱۱۷، ۲۱۱، ۲۳۷، ۲۵۹
محمد اسمٰعیل جان ۱۴
محمد اشرف ۲۲۵
محمد اعظم، اخون ۱۷۰
محمد اعظم (خلیفہ حاجی محمد افضل) ۱۶۲، ۲۵۳
محمد اعظم، ملا ۱۵۵، ۲۶۵
محمد افضل ۱۶۲
محمد افضل خاں ۱۲۵
محمد اکبر ۱۷
محمد اکبر خاں ۲۱۷
محمد اکرم، شیخ ۲۰۶
محمد امیر شاہ قادری ۱۱
محمد امین پشاوری ۱۲
محمد امین شیخ ۴۵

محمد انور ۴۳، ۷۷، ۸۲، ۸۵،
۹۳، ۱۷۵۔
محمد بشیر خاں ۱۵، ۳۰، ۳۵
محمد بصر ۲۴۶
محمد بصیر ۱۶
محمد پارسا، خواجہ ۱۲
محمد (پسر عبدالقدوس) ۱۶، ۲۴۶/۲۵۶
محمد توکل ۱۶، ۲۴۳
محمد جیو ۲۳۶
محمد حسن جان ۱۴
محمد حسن خاں خانزادہ ۶، ۴۸،
۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴۔
محمد حسین پراچہ ۱۸، ۲۱۸
محمد حسین جان ۱۴
محمد حنیف جان ۱۴
محمد حنیف، مُلّا ۱۶، ۲۳۴، ۲۳۷/۲۳۸
محمد خاں ۱۵، ۲۳، ۱۵۴، ۱۶۴،
۱۶۵، ۱۹۱،
محمد خاں آفریدی ۶
محمد خاں، میر ۱۲۵
محمد خاں (ہمشیرزادہ دوندے خاں)
۵، ۷۴، ۹۰، ۱۰۰، ۱۲۲، ۱۳۳، ۱۳۴
محمد دلیل اللہ ....
محمد درجات ۱۶، ۲۴۳
محمد ذاکر ۲۱۱، ۲۱۳
محمد رسا، شاہ ۱۲
محمد رسول ۲۲۴
محمد رضا ۵۱، ۵۴
محمد رفیع ۹۹، ۱۷۵
محمد روشن ۱۵۴
محمد سرور، حافظ ۲۰۸
محمد سرور خاں ۶۱، ۶۲
محمد سلیم ۲۱۸، ۲۲۵، ۲۲۶۔
محمد شاکر ۷۴، ۷۷، ۱۵۴
محمد شاہ ۱۸، ۲۸
محمد شاہ پیشوری ۲۱۶
محمد شاہ خاں باجوڑی ۲۲
محمد شاہ ولد غلام غوث ۱۶۱، ۲۱۷

Marfat.com

محمد اشرف ۱۶
محمد شریف ۱۳
محمد شعیب ۴۶، ۵۵، ۵۶
محمد شفیع ۱۸، ۲۱۶، ۲۱۷
محمد صادق، خواجہ ۱۳
محمد صالح ۱۷۷
محمد صبغۃ اللہ ۱۹
محمد صبغۃ اللہ، خواجہ ۱۳
محمد صدیق ۱۹، ۲۳۷
محمد صدیق خواجہ ۱۳
محمد طاہر ۱۹۸، ۲۲۴
محمد عارف ۱۷، ۲۱۷
محمد عبید اللہ، خواجہ ۱۲
محمد عتیق ۱۶، ۲۴۳
محمد عجب ۲۲۶
محمد عظیم ۸۶، ۲۰۶، ۲۲۴
محمد عظیم، حافظ ۱۲
محمد عظیم فریدآبادی، شیخ ۱۶۴

محمد عظیم ملّا ۱۲
محمد علی ۶۹، ۹۱، ۹۳، ۱۸۹
محمد علی بیگ ۶، ۱۰۱
محمد علی خاں ۱۶۶، ۱۷۲
محمد علی، میر ۲۴
محمد عمر، خواجہ ۱۵
محمد عمر مجددی ۲۲
محمد عنایت خاں بونیری ۲۲
محمد غلام ۲۶۹
محمد غوث، سید شاہ ۱۲، ۱۳
محمد فاروق ۷۰
محمد فضل اللہ، شاہ ۱۳
محمد فقیہ الدین خاں ۱۶۶، ۱۶۸، ۱۷۲
محمد فیاض ۱۶، ۲۴۳
محمد قدوس ۲۴۸
محمد کاشف ۱۷، ۲۱۷
محمد کاظم ۱۶، ۲۴۹
محمد کلیم ۴، ۱۰۴، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱

محمد مبین، میر ۴، ۹، ۱۷، ۴۳، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۱، ۹۴، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۴۶، ۱۹۸۔

محمد مجیب ۵۷

محمد محسن، حافظ ۵۷

محمد مراد ۴، ۱۰، ۱۹، ۲۱، ۳۶، ۴۳، ۶۰، ۶۱، ۷۷، ۹۸، ۹۹، ۱۳۲، ۱۳۴، ۱۷۴، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۹، ۱۸۹، ۲۳۷

محمد مرتضیٰ خان ۱۴۶، ۱۴۷

محمد مسرور ۹۳

محمد مشرف ۲۴۶

محمد مظہر ۲۲

محمد معصوم ۳، ۱۸۳، ۱۹۶

محمد معصوم، خواجہ ۱۲، ۱۳

محمد معتبر شاہ ۲۴۹

محمد مقیم ۱۰۵

محمد میر ۱۰۵

محمد میر آغا جان ۲۰۱، ۲۵۲

محمد نبی ۱۶، ۲۴۳

محمد نسیم، اخوند ملّا ۱، ۲، ۳، ۴، ۷، ۸، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۲، ۲۳، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۶۶، ۶۸، ۶۹، ۷۱، ۷۲، ۷۴، ۷۵، ۷۷، ۱۰۰، ۱۱۳، ۱۲۳، ۱۳۴، ۱۷۵، ۲۰۵، ۲۱۱، ۲۱۷، ۲۲۱، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۶۰، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴۔

محمد نصیر ۲۶۷، ۲۶۸۔

محمد نعیم، ملّا ۲۴۹

محمد نقشبند ثانی، خواجہ ۱۲

محمد نور ۲۱۶، ۲۴۹

محمد وجیہ الدین (شیخ مٹھا) ۱۳۶/۱۴۰

محمد ہاشم جان ۱۴

محمدی ۶۲، ۸۱، ۸۵، ۱۰۱، ۱۰۲

محمد یار خان ۱۲۵

محمدی بیگم ۲۲۰
محمدی، مُلّا ۱۶، ۲۴۹
محمدی، میر ۲۵، ۲۵۲
محمد یوسف، حافظ ۲۱۰، ۲۱۱
محمد یونس ۵۱
محمود خاں، خواجہ ۸۲
محمود، خواجہ ۵۳، ۵۵
مدار، شاہ ۴۳، ۵۹
مداری ۱۹، ۲۱، ۷۷، ۲۲۴، ۲۲۷
مراد، غازی شاہ ۱۲۰
مرزا خاں ۲۲۴
مرلی دھر ۵، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۵، ۱۵۶،
۱۵۷، ۱۵۸۔
مرید حسین ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴۔
مسرور ۲۰۷۔
مسعود پیرزادہ ۱۷، ۲۱۷
مشتاق رائے ۴۲، ۱۷۶
مظہر، میرزا جان جاناں ۱، ۲، ۴،
۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۳، ۱۸،
۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۸،
۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷،
۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۳، ۴۶، ۴۸، ۵۷،
۵۸، ۶۴، ۶۵، ۷۵، ۷۶، ۷۸، ۷۹،
۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۹۴،
۹۵، ۹۶، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲،
۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۱۰، ۱۱۲،
۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۷، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱،
۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶،
۱۲۷، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۲، ۱۳۳،
۱۳۵، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۱، ۱۴۳،
۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸،
۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۵،
۱۵۹، ۱۶۱، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳،
۱۸۵، ۱۹۱، ۱۹۴، ۱۹۷، ۱۹۹،
۲۰۹، ۲۱۷، ۲۳۴، ۲۴۱، ۲۵۳،
۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹۔
معز اللہ ۱۸۷
معنبر شاہ جیو، سید ۱۶

معین الدین، خواجہ (خواجہ بزرگ) ۱۷۴، ۱۷۸، ۲۰۳۔
معین خاں ۱۹۶
مغلو ۱۴۱
ملکھو ۱۶۲
منصب خاں ۱۳۸
منظور ۶۷، ۷۰، ۷۲، ۷۷
منوّر علی ۱۰۵
موسیٰ خاں، خواجہ ۸۲
موسیٰ خاں دھبیدکی، سید ۸۰
موسوی خاں ۵۹، ۷۱، ۷۷
مولوی (جلال الدین رومی) ۲۶۷
مہربان، ملّا ۹۲، ۹۴۔
میرزا محمد ۶۷

ن

نادعلی ۱۴۵
نامدار، حافظ ۲۱۲
نامدار خاں ۱۰۰، ۱۰۱، ۲۰۳
نانک چند ۴۲، ۴۸، ۱۵۳، ۱۵۴

نتھن خاں ۴۸، ۵۳، ۱۶۰
نثار علی خاں ۱۲۵
نجابت روہیلہ ۱۵، ۲۸، ۳۹
نجابت علی ۱۰۵
نجف خاں ۷
نجیب الدولہ (نجیب خاں) ۵، ۳۱، ۳۴، ۳۸، ۵۲، ۵۸، ۶۵، ۶۶، ۶۸، ۷۰، ۷۲، ۷۳، ۷۷، ۸۶، ۹۱، ۹۲، ۹۴، ۹۷، ۱۱۱، ۱۸۰، ۱۸۵، ۲۲۵، [illegible]
نصراللہ ۱۸۵
نصرالدین ۲۲۸
نصرت اللہ خاں ۹۶
نصرت، ملّا ۱۷
نصرت یار، شیخ ۲۰۶
نصری، ملّا ۱۷، ۹۰
نصیر احمد، سید ۱۴۹
نظام الدین ۵۷

Marfat.com
Marfat.com

نظام الدین اولیاء ۲۵۸

نظامی ۱۹، ۲۳۴، ۲۳۷

نظر احمد (نذیر احمد) ۲۲۴

نعمت اللہ ۱۱، ۲۱، ۲۱۴

نعمت اللہ، شاہ ۲۶۰

نعمت خان ۱۳

نعمت خان اخون ۱۷، ۲۶۴

نعمت، مولوی ۱۱۲، ۱۳۲، ۲۱۱

نعیم اللہ ۴، ۱۰، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵/۲۹۵

نعیم اللہ بہرائچی (محمد نعیم بہرائچی)
۸، ۲۰، ۲۱، ۱۰۴، ۲۵۹

نعیم اللہ، سید ۱۰۴

نورالدین حسین ۶۰

نورالعلی ۱۶۰

نوراللہ ۲۹، ۱۹۱

نور اللہ، شاہ ۲۲۷

نور اللہ میر ۱۹۱

نورالمشائخ (فضل عمر، ملا شور بازار) ۱۳

نورالمصطفیٰ ۱۶۰

نورالنساء ۲۲۴

نورالہدیٰ ۱۶۰

نور خان، شاہ ۲۲۱

نور محمد ۱۶

نور محمد بدایونی، سید ۲۰، ۲۵۸

نور محمد قندھاری، اخون ۱۴

نور محمد ملا ۱۵، ۱۶، ۲۴۲

و

وحید الدین خان ۱۲۴

ولایت شاہ ۱۸، ۲۱۸

ولی اللہ، شاہ ۳۳، ۸۳، ۱۴۰

ولی اللہ میر ۱۹۳

ولی النبی ۲۲

ولی محمد، ملا ۱۶، ۲۱۷، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۹۔

ولی نظر (ولی نذر) ۷، ۹۱، ۹۲/۱۲۰

ی

یار علی خان ۷۱، ۷۴۔

یار محمد، حافظ ۲۲۵
یحییٰ، شیخ (حضرت جی صاحب) ۲
یوسف خاں، سید ۱۴۰
یونس، خواجہ ۱۵

اماکن

آنولہ ۔ ۷، ۳۷، ۷۰، ۹۰، ۹۲، ۹۵،
۹۶، ۱۴۰، ۲۲۵
اترچھینڈی ۴۲
اجمیر ۲۵۲، ۲۵۳
ارکاٹ ۲۲۶
اکبرآبادی ۲۵، ۶۹
الہ آباد ۹۲
الہ ڈنڈ ۱۸، ۲۱۷، ۲۶۲
امروہہ ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۳۷، ۱۴۹،
۱۸۵، ۲۶۰۔
انوچہ ۱۵۷
اوجھیانی ۹۴
اوچ ۱، ۲، ۱۴، ۱۵، ۱۹۳، ۲۰۵
۲۴۳، ۲۶۳
اوچوں ۲۶۲
بابڑہ ۲۱۷
باجوڑ ۲۱۷
بٹالہ ۱۸، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸
بچھرایوں ۱۶۲
بدایوں ۱۳۳
بڈھانہ ۲۹، ۳۱
بریلی ۴۲۰۶، ۸۶، ۹۱، ۱۷۶، ۲۲۰
بسولی ۳۷، ۶۰، ۶۶، ۶۸، ۷۰، ۷۴،
۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۴۵، ۱۶۳،
۱۷۹، ۱۸۷، ۱۹۱، ۲۰۰
بصرہ ۲۴۴
بغداد ۲۲۴
بکسر ۶
بمبئی ۱
بنارس ۲۲۷
بندرابن ۱۵۶
بنگال ۱۱۹، ۱۲۱

بھرت پور ۲۵۲، ۲۵۳
بھکر ۱۵۱
پانی پت ۱، ۱۹، ۲۱، ۲۹، ۳۱، ۳۵،
۴۰، ۴۴، ۴۶، ۴۹، ۵۰، ۵۳، ۵۵،
۵۶، ۵۸، ۶۹، ۷۴، ۸۸، ۱۱۶،
۱۲۳، ۱۲۶، ۱۳۵، ۱۷۳، ۲۳۴/۲۳۸
پٹنہ (دیکھیے عظیم آباد)
پٹرانگ ۲۱۷
پشاور ۱۲، ۱۳، ۱۷، ۲۲۶، ۲۲۳/۲۰۴
پنجاب ۲۱۷
پیپلی ۹۱
پیلی بھیت ۲۴، ۷۶، ۱۶۷، ۱۸۲
تنگی ۱۳
تھانہ ۱۳
تھانیسر ۱۳۶
جموں ۳۱
جدّہ ۲۴۴
چاندپور ۱۱۴
چٹلی قبر ۱
چکیدرہ ۲۴۲
چوک ناصر خاں
حصار ۳۴
حضروں قاضی والا ۲۱۷
حیدرآباد سندھ ۱۳
خورجہ ۱۵۷
خیرپور ۱
درگاہ شاہ ابوالخیر ۱
دکن ۲۰۴
دوآبہ ۱۲۱
دہلی (شاہجہاں آباد) ۱، ۱۴، ۱۹
۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۹، ۳۵، ۳۶
۳۷، ۳۸، ۴۰، ۴۱، ۴۳، ۴۶، ۵۰
۵۳، ۵۶، ۵۸، ۶۰، ۶۲، ۶۸، ۶۹
۷۸، ۸۹، ۱۰۴، ۱۲۰، ۱۳۲، ۱۳۳
۱۴۰، ۱۶۶، ۱۷۰، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۸۱،
۱۸۳، ۱۸۵، ۱۹۱، ۱۹۴، ۲۰۴، ۲۰۶،
۲۲۵، ۲۳۴، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۴۳، ۲۴۴،
۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱-

Marfat.com

ڈھولانہ ۹۹
دیرا ۲۰، ۹، ۱۴۰، ۲۶۳
ڈاسنہ ۱۴۹، ۱۵۳
رام پور ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳،
۲۳۴، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۵۹،
۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲۔
روہیل کھنڈ ۴
ریواڑی ۱۴۰
سرائے چودھری ۲۰۶
سرائے ہندوان ۱۵۵
سرحد ۲۱۱
سرولی ۹۰، ۹۲، ۱۰۱
سرہند (سہرند) ۱۲، ۱۴۹، ۱۵۲،
۲۲۵، ۲۳۹۔
۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۳، ۴۴،
۴۶، ۴۹، ۵۳، ۶۰، ۶۱، ۸۲، ۸۳،
۹۳، ۱۰۱، ۱۳۲، ۱۶۴، ۱۷۶، ۱۶۸،
۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۳، ۱۸۱، ۱۸۸، ۲۰۰، ۲۰۶
سندھ ۱، ۱۳
سوات ۱۳، ۱۷، ۱۸، ۲۳، ۲۱۷، ۲۶۲
سورت ۲۳۶، ۲۳۷
سونی پت ۸۸
سہسپور ۱۴۵
سہسوان ۶۶
شاہ آباد ۱۹۱
عظیم آباد (پٹنہ) ۱۹، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۹،
۱۳۰، ۱۳۱، ۱۴۶، ۱۴۹، ۱۷۳، ۲۳۴
غازی آباد ۹۶
فرخ آباد ۵۹، ۸۰، ۸۷، ۹۵، ۹۷، ۹۹
فرخ نگر ۹۹
فرید آباد ۲۰۶
قندھار ۱۳
کابل ۱۳
کٹرہ محمد یار خاں ۶۰
کرولی ۱۰۲، ۱۰۳
کلانور ۱۸، ۲۱۶، ۲۱۷
کنج پورہ ۴۷، ۵۲
کوٹلہ رشید خاں ۲۲، ۲۱۴، ۲۱۸، ۲۶۱

Marfat.com
Marfat.com

کوٹہ بوندی ۱۱۷
کول ۸۷
گڑھی ۲۱۷
گڑھی حضرت خیل ۱۳
گلاوٹھی ۱۰۴
گمبٹ ۱
لاہور ۵۸، ۶۰، ۲۳۵، ۲۳۹
لکھنؤ ۱۳۰، ۱۷۱
مالاکنڈ ۱، ۱۳
محلہ فضل حق ۱۳
محلہ کاکا جمعدار ۱۲
مدرسہ غازی الدین خاں ۱۰۴
مدینہ منورہ ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۶
مراد آباد ۴۵، ۱۳۹
مرادنگر ۲۲۸
مسجد محبت خان ۲۱۸
مرشد آباد ۹۵، ۱۱۹
مظفرنگر ۳۱
مکہ معظمہ ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۸
میرٹھ ۹۹، ۱۴۹، ۱۵۳، ۲۲۸
ناگور ۲۵۳
نجیب آباد ۶۷
نرتوپہ ۲۱۴، ۲۱۷، ۲۶۰
نورمحل، خانقاہ ۱، ۲، ۳، ۶۴
نولہتہ ۵۴
ہانسی ۳۴
ہرتاری ۵۱، ۵۲، ۵۴
ہرداس پور ۱۰۱
ہشت نگر ۱۷، ۲۱۷
ہند ۱۷، ۲۱۷
ہوتی ۱۷، ۲۱۷

Marfat.com

فہرستِ کتب و رسائل

احمد شاہ درانی (نصیر احمد جامی) ۸۹

اخبار الصنادید ۹۱

بحرِ مواج، تفسیر ۱۶۲

بیضاوی، تفسیر ۱۶۲، ۱۶۸

جلالین، تفسیر ۱۶۲، ۱۶۸

حُسینی، تفسیر ۱۶۲

حصن حصین ۱۶۸

حیات حافظ رحمت خاں ۱۳۲

رسالہ در فضل ذکر جہر ۱۶۲، ۲۵۳

رسالہ فضل ذکر خفی ۲۵

رسالہ اردو کراچی (بابت جولائی ۱۹۶۷ء، اکتوبر ۱۹۶۷ء)

رشحات ۱۶۲

رقعاتِ کرامت سعادت ۸۷

سفرنامہ پولیر ۱۱۶

سفینۃ الاولیا ۲۲۴

سفینۂ خوشگو ۹۴

شرح وقایہ ۲۲۴

شمائل ترمذی ۱۶۸

عمدہ، تفسیر ۱۶۲

عوارف ۱۶۸

غنیۃ الطالبین ۱۶۲

قرآن مجید ۱۶۶

قصص الانبیاء ۲۲۴

کاملانِ رام پور ۲۲

کلماتِ طیبات ۴، ۵، ۸، ۱۰، ۲۴، ۲۵، ۴۶، ۷۵، ۷۶، ۷۸، ۸۰، ۸۳، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۹۵، ۹۹، ۱۰۴، ۱۰۷، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۴۶، ۱۵۱، ۱۹۴، ۲۱۱، ۲

مآثر الامرا جلد اول ۶۴

مدارک، تفسیر ۱۶۲، ۱۶۸

مرزا مظہر جانجاناں کے خطوط (مرتبہ خلیق انجم) ۱، ۳۳، ۷۹، ۸۰، ۸۷، ۸۹، ۱۰۲، ۱۰۷۔

مشکوٰۃ ۱۱۶، ۱۶۸، ۲۴۰

معمولات مظہریہ ۲۰، ۲۱، ۸۳،
۱۰۴، ۱۱۹، ۲۱۱ -
مقامات مظہری ۲، ۴، ۱۴، ۱۵،
۱۹، ۲۱، ۲۳، ۳۰، ۳۳، ۵۷، ۶۴،
۸۳، ۸۴، ۸۷، ۹۴، ۹۸، ۹۹،
۱۰۱، ۱۰۴، ۱۶۲، ۲۱۱ -
مکاتیب میرزا مظہر (مجموعہ مجتبیٰ مرتبہ
عبدالرزاق قریشی) ۱، ۳۲، ۳۴،
۳۸، ۴۶، ۴۸، ۵۷، ۶۴، ۷۶،
۸۷، ۱۰۴، ۱۰۶، ۱۱۱، ۱۱۳، ۱۱۵، ۱۱۶
۱۱۷، ۱۲۰، ۱۲۶، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۲،
۱۳۹ -
موسیٰ نامہ ۲۲۴
نیشاپوری، تفسیر ۱۶۲
وقائع عبدالقادر خانی ۲۲
ہدایہ ۱۶، ۲۴۰ -

Marfat.com

کتابیات

(بسلسلہ مقدمہ و حواشی)

احمد ابوالخیر: ہدیۂ احمدیہ، مطبوعہ، مخزونہ کتب خانۂ خاص، انجمن ترقی اردو کراچی
احمد علی خاں شوق: تذکرہ کاملانِ رام پور، ہمدرد پریس دہلی ۱۹۲۹ء۔
الطاف علی بریلوی: حیات حافظ رحمت خاں، نظامی پریس، بدایوں ۱۹۳۳ء
خلیق انجم، ڈاکٹر: مرزا مظہر جانجاناں کے خطوط، مطبوعہ الجمعیۃ پریس، دہلی ۱۹۶۲ء
رحمان علی: تذکرہ علمائے ہند۔ اردو ترجمہ محمد ایوب قادری، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۱ء
رؤف احمد رافت: دُرّ المعارف، ملفوظات شاہ غلام علی، مطبوعہ نادری پریس دہلی۔
رؤف احمد رافت: جواہر علویہ، مطبوعہ نول کشور گیس پرنٹنگ پریس، لاہور۔
عبد الرزاق قریشی: مکاتیب میرزا مظہرؒ، مطبوعہ اجمل پریس بمبئی، ۱۹۶۶ء
عبد اللطیف: ہسٹری آف پنجاب (انگریزی)، مطبوعہ دہلی ۱۹۶۴ء۔
غلام حسین طباطبائی: سیر المتاخرین، مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ ۱۸۹۷ء
غلام سرور لاہوری: خزینۃ الاصفیاء، مطبوعہ نول کشور پریس لکھنؤ ۱۹۱۴ء
غلام علی، شاہ: مقامات مظہری، مطبوعہ مطبع احمدی ۱۲۶۹ھ ہجری۔
فقیر اللہ علوی: مکتوبات، مطبوعہ کتب خانہ اسلامی پنجاب لاہور۔
محمد امیر شاہ قادری: تذکرہ علماء و مشائخ سرحد، مطبوعہ اتحاد پریس لاہور
عبد القادر خاں: علم و عمل جلد اوّل (اردو ترجمہ وقائع عبد القادر خانی مرتبہ محمد ایوب قادری) مطبوعہ کراچی ۱۹۶۰ء۔
محمد حسن کرتپوری: مشائخ نقشبندیہ مجددیہ، اللہ والے کی قومی دکان، لاہور

نصیب اختر : شاہ عالم ثانی کے عہد کا دہلی دربار طبع اوّل کراچی، سنہ ۱۹۶۷ء (سفرنامہ پولیر)۔
نصیر احمد جامعی : احمد شاہ درانی، مطبوعہ پنجاب پریس لاہور، سنہ ۱۹۶۹ء
نعیم اللہ بہرائچی : معمولات مظہریہ، مطبوعہ مطبع نظامی کانپور، سنہ ۱۲۷۱ ہجری

(نوٹ :- مزارات کی تصاویر، ترکی کے جناب .... Ahmed Tuncer Akalin کے شکریہ کے ساتھ ان کے تصویری کتابچہ "SERHEND" سے اخذ کر کے پیش کی جا رہی ہیں)۔

پروفیسر محمد ایوب قادری صاحب کی مرتبہ کتاب
وقائع عبدالقادر خانی

مولوی عبدالقادر رامپوری (۱۷۹۵ء - ۱۸۴۹ء) اپنے زمانے کے نامور عالم اور فاضل تھے۔ انھوں نے تحصیل علم کے بعد انگریزی حکومت کی ملازمت اختیار کی۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ انگریز شمالی ہند میں اپنی حکومت کو مضبوط سے مضبوط تر کر رہے تھے۔ مولوی عبدالقادر نے اپنے خود نوشت حالات فارسی زبان میں لکھے تھے۔ اس کتاب میں روہیل کھنڈ، بنگال، دہلی اور راج پوتانہ، جے پور، جودھ پور وغیرہ کے متعلق نہایت نادر معلومات ملتی ہیں۔ دراصل اس دور کی علمی و ثقافتی تاریخ ہے آل پاکستان ایجوکیشنل کانفرنس نے اس کتاب کا اردو ترجمہ دو جلدوں میں شائع کیا ہے اور یہ کتاب پروفیسر محمد ایوب قادری صاحب نے نہایت محنت اور قابلیت سے مرتب کی ہے۔ قیمت بیس روپے

"وقائع نصیر خانی"

مولوی عبدالقادر کے پوتے مرزا نصیر الدین برلاس نے اپنے دادا کی تقلید میں اپنے خود نوشت حالات فارسی زبان میں نگینہ انگشتری کے نام سے لکھے تھے اس کتاب میں جنگ آزادی ۱۸۵۷ء سے متعلق بعض اہم معلومات ملتی ہیں۔ پروفیسر محمد ایوب قادری صاحب نے اس کتاب کا مصنف کا تحریر کردہ قلمی نسخہ حاصل کر کے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ حسب ضرورت حاشیے بھی لکھے ہیں۔ یہ کتاب وقائع عبدالقادر خانی کے جلد دوم میں بطور ضمیمہ شامل ہے۔

ملنے کا پتہ ــ پاک اکیڈیمی ۱/۱۴۱ وحید آباد کراچی ۱۸۔